الدعاء المقبول

المعروف بہ

اسلامی وظائف

جس میں قرآن وحدیث کی ۶۵۰ دعائیں مع حوالہ و ترتیب درج ہیں





بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مجھ سے مانگو، تم کو میں ہی دوں گا

الدعاء المقبول

المأثور عن القرآن واحادیث الرسول ﷺ

المعروف بہ

اسلامی وظائف

جس میں قرآن حدیث کی دعائیں مع حوالہ و ترکیب لکھی گئی ہیں

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد السلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ و ترتیب جدید

عبد الرشید بن شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد السلام بستوی علیہ الرحمۃ

اسلامی اکیڈمی

اردو بازار جامع مسجد دہلی

نام کتاب ——— الدعاء المقبول المأثور عن القرآن واحادیث الرسول
المعروف بہ " اسلامی وظائف "
نام مصنف ——— شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ
اضافہ و ترتیب جدید ——— عبدالرشید ازہری بن شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی
صفحات ——— ۵۴۸
سن اشاعت ——— ۲۰۰۵
قیمت ——— ۶۰
ناشر ——— اسلامی اکیڈمی، ۴۰۸۵، اردو بازار، دہلی ۶
خوشنویس قلم ——— عبیدالرحمن المحمدی، ایف ۳۹/۱، ابوالفضل انکلیو پارٹ II
جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

ملنے کے پتے

1. اسلامک پبلشنگ ہاؤس ۴۰۸۵، اردو بازار، دہلی ۶
2. مکتبہ مسلم، سری نگر، کشمیر
3. مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، وارانسی
4. دارالمعارف ۱۳ محمد علی بلڈنگ، محمد علی روڈ، بمبئی

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اٰخِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ والد مرحوم شیخ الحدیث مولانا عبد السلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مایہ ناز کتاب "الدعاء المقبول الماثور عن القرآن واحادیث الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)" المعروف بہ "اسلامی وظائف" اعلیٰ معیارِ طباعت کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت ہم حاصل کر رہے ہیں۔

یہ کتاب جو قرآن واحادیث سے مستنبط دعاؤں کا لاجواب مجموعہ ہے اس میں تقریباً ۶۵۰ دعائیں شامل ہیں۔ اس ایڈیشن میں ہر دعا کا حوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ اور احادیث کی معتبر مسانید و مجامیع سے حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔ یہ تحقیقی کام بڑا ہی محنت طلب تھا جو اللہ کے فضل و کرم سے پایۂ تکمیل کو پہنچا، دعاؤں کے مستند حوالوں کے ذکر سے اس کتاب کی شان دوبالا ہو گئی۔ ہر خاص و عام ان حوالوں سے یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کتاب میں دعائیں جو بھی ذکر کی گئی ہیں وہ مستند ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی دعائیں ہیں، کوئی من گھڑت اور موضوع و غیر مستند دعائیں نہیں ہیں۔

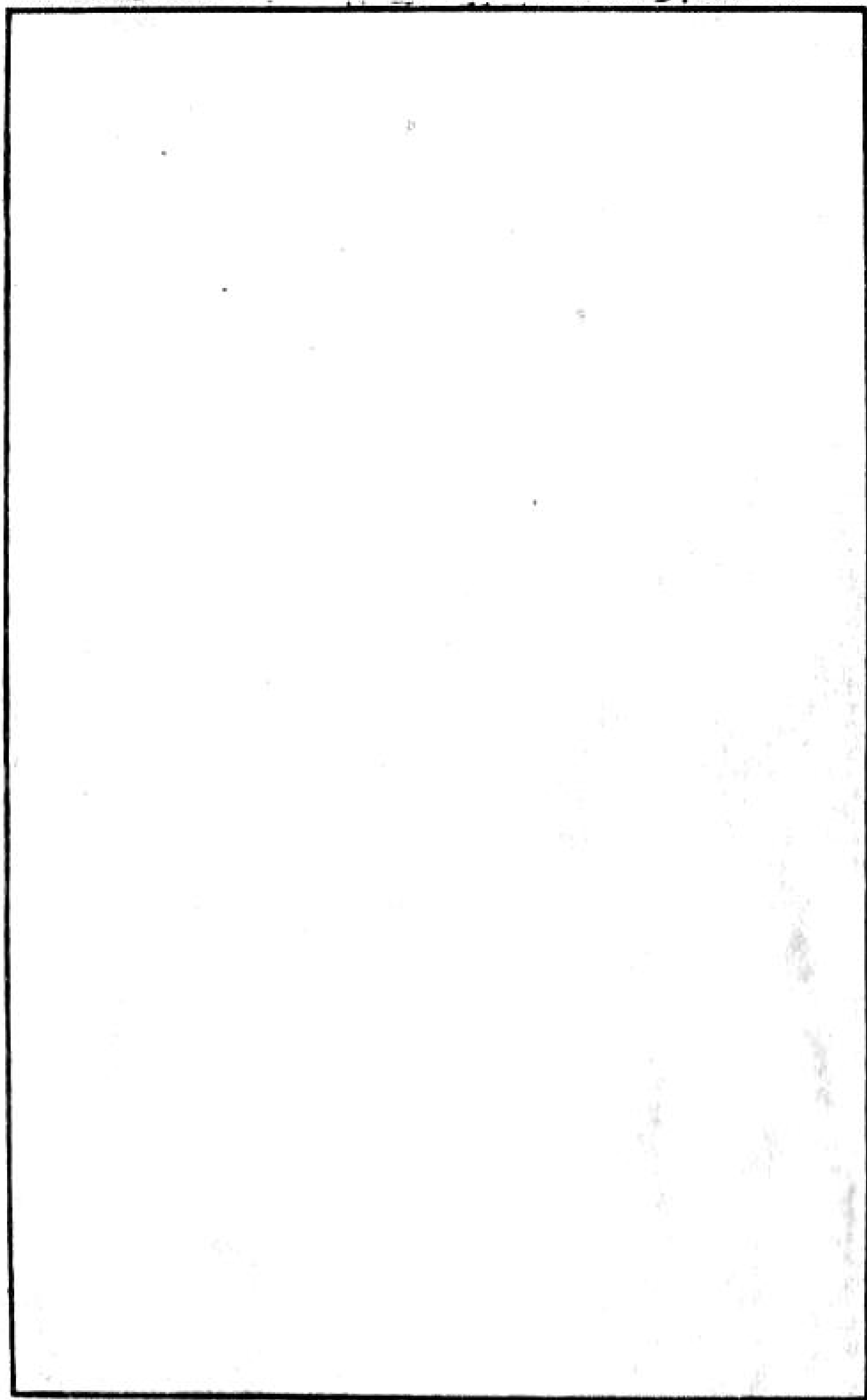
حقیقت میں ہمیں وہی دعائیں پڑھنی اور یاد کرنی چاہئیں جس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث رسول میں موجود ہو اور طبع زاد ہونے کے بجائے ماثور ہوں، جنھیں پڑھ کر اتباعِ سنت کا اثر ظاہر ہو اور رسولِ کریم کی اقتدا ہو۔ اس کتاب میں آپ کو دعاؤں میں کتاب و سنت کا واضح اور صحیح انداز ملے گا، اردو زبان میں ایسی مدلل و مستند دعاؤں کا ذخیرہ آپ کو اس کتاب کے علاوہ شاید ہی اور کسی کتاب میں نظر آئے۔ اس کتاب کا مطالعہ اس حقیقت کی وضاحت کے لیے بین ثبوت ہے اور مؤلف شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خلوص و للّٰہیت کا واضح ثبوت بھی۔ ہم نے اس کتاب میں مدلل اور مستند انداز اور اعلیٰ معیارِ طباعت کے علاوہ صحت کا خاص طور پر لحاظ رکھا ہے پھر بھی اگر بہ تقاضائے بشریت نادانستہ کوئی کمی یا غلطی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں مطلع فرمائیں، ہم آپ کے ممنون و مشکور رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نیک کوششوں اور دعوت و تبلیغ کے اس سلسلے کو قبول فرمائے اور ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق عنایت فرمائے۔ آپ اپنی خاص دعاؤں میں مؤلف کتاب شیخ الحدیث مرحوم اور جملہ ارکان و کارکنان و معاونین اسلامک پبلشنگ ہاؤس کو بھی یاد رکھیں، خدا آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

ناشر

عبد الرشید بن شیخ الحدیث مولانا عبد السلام البستوی



فہرست

مضمون	صفحہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَآءِ وَاٰلِہِ النُّجَبَآءِ وَاَتْبَاعِہِ الْکُرَمَآءِ۔

اما بعد: پروردگار عالم نے اس کارگاہ عالم فانی میں آرام وتکلیف رنج وغم دوست ودشمن، بیماری تندرستی اور طرح طرح کی صدہا راحتوں اور مصیبتوں کو پیدا فرما کر سب مخلوق اور خاص کر انسانوں کو اس میں مبتلا کیا جیسا کہ اس نے فرمایا: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ[1] ہم نے انسان کو مشقت اور تکلیف میں پیدا کیا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک گوناگوں پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی اس کی نجات کے لیے مختلف احتیاطی تدبیریں بھی مقرر فرمادی ہیں کہ جن پر گامزن رہنے سے پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں جیسے سردی سے بچاؤ کے لیے گرم سامان اور گرمی سے بچاؤ کے لیے ٹھنڈ پہونچانے والی چیزیں اور دشمن سے بچاؤ کے لیے سامانِ جنگ۔ رنج وغم کے دور کرنے کے لیے آرام وراحت کے اسباب، بیماری کے دور کرنے کے لیے دعائیں اور دوائیں پیدا کیں۔ حدیث میں ہے مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَآءً (بخاری[2]) ہر

---

[1] سورۃ البلد آیت: ۴　　[2] بخاری: ۵۶۷۸ الطب، حاکم: ج ۴ ص: ۴۰

بیماری کے لیے شفا اور دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی ہے۔

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج وغم، تکلیف ومصیبت وغیرہ دینے والا اور وہی ان مصیبتوں کو دور فرما کر راحت وآرام، صحت وتندرستی عطا فرمانے والا ہے۔ ہر چیز پر قادر اور مختار کل ہے۔ وہ بڑا داتا ہے۔ وہ اس بات کو بہت محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی پکارے۔ اسی پکار کو دعا کہتے ہیں۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ[1] بھلا ہے کوئی جو بے قرار وپریشان حال کی فریاد کو سُنے جب کہ وہ اسے پکارے اور وہ تکلیف کو دور کر دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی بے چین وبے قرار کی فریاد کو سنتا اور اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔

انسان ہر مصیبت کے دور کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی سہارا ضرور تلاش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دہریئے خدا کے منکر ملحد اور بڑے بڑے مغرور بھی اپنی سمجھ اور عقیدے کے موافق اپنے سے بڑی ذات کا وسیلہ وذریعہ ٹھہراتے ہیں اور اس کے دامن کو پکڑ کر نجات حاصل کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ بعضوں نے مورتوں کو پکارا، کسی نے چاند، سورج مریخ وغیرہ ستاروں کی منت وسماجت خوشامد کی اور دہائی دی کہ اس آڑے وقت میں کام آئیں مگر جب ان سے حاجت روائی نہیں ہوئی تو تمام مادی وصوری اور ظاہری ذریعوں سے منھ پھیر کر صرف ایک ذات اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر نہایت عاجزی وانکساری آہ وزاری سے پکارتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پریشان حال لوگوں کی پکار کو قبول فرما کر انہیں دامن رحمت میں چھپا لیتا ہے۔ جب خدا ہی اس آڑے وقت ومصیبت میں کام آنے والا ہے تو ہر حالت میں اسی کو پکارنا چاہیئے۔ دوسرے عاجز ومحتاجوں کو پکارنے

---

[1] سورۃ النمل آیت ۶۲

سے کیا فائدہ کیوں کہ وہ تو اس پکار کو سنتے ہی نہیں۔ فائدہ پہونچانا تو درکنار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ[1] (احقاف) ان سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی بات کو نہیں سن سکتے۔ وہ توان کی پکار سے بھی بے خبر ہیں (وہ تم ہی جیسے عاجز و مجبور بندے ہیں) فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ[2] بے شک اللہ کے سوا جن کو تم اپنی مدد کے لئے پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے عاجز بندے ہیں بلکہ وہ تم سے بھی زیادہ عاجز ہیں۔ کیوں کہ زندہ انسان اپنی بعض مصیبتوں کو دور کرسکتا ہے اور وہ بے جان تو اپنی مصیبت کو دور کرہی نہیں سکتے۔ دوسروں کی کیا مصیبت دور کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ[3] وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں اور نہ وہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں آیات مذکورہ سے یہ ظاہر ہوا کہ خدا کے مقابلہ میں سب ہیچ اور بے بس ہیں کوئی کسی کی مدد اور تکلیف کو دور نہیں کرسکتا صرف اور صرف اللہ ہی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، لہٰذا ہر حالت میں اللہ ہی کو پکاریں۔ اور اسی سے دُعا کریں اور اس پکار میں دوسرے کو شریک نہ کریں فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا[4] اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو (ورنہ تمہارے سب کام خراب ہوجائیں گے۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ[5] اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو مت پکارو جو (پکارنے سے) فائدہ

---

[1] سورۃ احقاف آیت ۵ [2] سورۃ الاعراف آیت ۱۹۴ [3] سورۃ الاعراف آیت ۱۹۷
[4] سورۃ الجن آیت ۱۸ [5] سورۃ یونس آیت ۱۰۶

اور چھوڑنے سے کچھ تکلیف نہ پہونچا سکیں پھر اگر تم ایسا کروگے تو اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہوجاؤگے۔

قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہئے۔ اور ہر چیز کو اسی سے مانگنا چاہئے پھر بھی بہت سے ناواقف مسلمان مصیبت میں خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں کوئی کسی نبی، ولی کو پکارتا ہے کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کی مالا جپتا ہے۔ کوئی خواجہ غریب نواز کی دہائی دیتا ہے۔ کوئی پیروں، مرشدوں کی من گھڑت دعاؤں کی تسبیح پڑھتا ہے اور قرآن مجید و حدیث کی دعاؤں سے کوسوں دور بھاگتا ہے حالاں کہ قرآن وحدیث کی دعائیں اصل ہیں اور جو ان میں تاثیر ہے اور دعاؤں میں نہیں ہوسکتی۔ اور ان میں عقائد[1] کی اصلاح بھی ہے اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دعا میں عقیدے کی درستی موجود ہے۔ کیوں کہ بلا اس کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ قرآنی دعائیں خود اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم فرمائیں جن کی برکت سے ان کی ضرورتیں وحاجتیں پوری ہوئیں کیوں کہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی انسان ہی تھے جو دوسرے انسانوں کی ضرورتیں پیش آتی ہیں ان کو بھی آیا کرتیں تھیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے تو صحت اللہ تعالیٰ ہی سے چاہتے۔ اِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ[2] بے اولاد ہوتے تو اولاد کے لیے دعا فرماتے۔ رَبِّ هَبۡ لِيۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ[3] لوگ ستاتے تو ان

---

[1] عقائد کے متعلق خاکسار نے "اسلامی عقائد" کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں قرآن وحدیث سے ثابت شدہ عقیدوں کو نہایت توضیح وتشریح کے ساتھ بیان کیا ہے قابل دید ہے قیمت صرف ۱۲/روپے، ناشر کے پتہ سے طلب فرمائیے۔ [2] یہ حضرت ابراہیمؑ کا مقولہ ہے جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ مجھے اچھا کرتا ہے سورۃ الشعراء آیت ۸۰

[3] اے پروردگار تو مجھے نیک اولاد دے سورۃ الصافات آیت ۱۰۰

سے نجات کے لئے دربار خداوندی میں دست بدعا ہوتے ہیں رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ [۱] لغزشیں ہوجاتیں تو ان کی معافی چاہتے۔ حضرت ابوالبشر آدم علی نبینا و علیہ السّلام سے لغزش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں القاء کیا کہ تم یہ دعا پڑھو ہم تمہاری لغزش معاف کردیں گے۔ حضرت آدم علیہ السّلام رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [۲] پڑھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرماکر عفو و کرم سے مشرف فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السّلام سے بھی غلطی ہوگئی تو لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [۳] کی التجا سے دریا اور شکم ماہی سے نجات حاصل کی۔ حضرت نوح علیہ السّلام نے دشمنوں سے خلاصی کے لیئے دعا کی۔ جو قبول ہوئی۔ حضرت زکریا علیہ السّلام نے طلب اولاد کے لئے دعا کی دربار الٰہی میں مقبول ہوکر ایسا فرزند عطا ہوا کہ جو لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا اور سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا [۴] سے سرفراز ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بھی یہ دُعا کی رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ جو قبول ہوکر اسماعیل صدیقاً نبیاً جیسا یادگار عالم عطا ہوا اور وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ [۵] کی بشارت عظمیٰ سے مسرور ہوکر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ [۶] سے شکریہ

---

[۱] ظالم قوموں سے نجات دے۔ سورۃ القصص پ ۲۰ آیت ۲۱

[۲] اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہمارے اوپر رحم نہ فرمائے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے سورۃ الاعراف آیت ۲۳

[۳] نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہے ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ ہم ظالموں میں سے ہیں سورۃ الانبیاء آیت ۸۷

[۴] سورۃ مریم آیت ۷ اور ۱۵ [۵] سورۃ الانبیاء آیت ۷۲ [۶] سورہ ابراہیم پ ۱۳ آیت ۳۹

ادا فرمایا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون جیسے جابر بادشاہ سے آزاد ہونے کی درخواست کی جو قبول بارگاہ ہوئی اور ان کو قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى[1] سے تسلی دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مائدہ کی دُعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا[2] وغیرہ کی دُعائیں فرمائیں جو مقبول بارگاہ ہوئی۔ اور آپ سید الاولین والآخرین کے لقب سے پکارے گئے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موت وحیات، دنیا وآخرت کے کسی گوشہ کو نہیں چھوڑا جس کے لیے کم از کم دو چار دعائیں نہ ارشاد فرمائی ہوں آپ اس کتاب کی مختصر فہرست پر سرسری نظر ڈال جایئے اور پھر دیکھئے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے کس کس قسم کی دعائیں ارشاد فرمائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کر کے امت کو بتایا کہ اپنے مالک سے اس طرح مانگو وہ تم کو دے گا ہمارے اسلاف نے اس پر عمل کیا اور اپنے دینی ودنیوی مقاصد میں کامیاب ہوئے۔ ان میں علم وعمل دونوں تھے۔ صرف تعویذ گنڈے پر عامل نہ تھے اگر وہ دن کو میدان جنگ میں ہوتے تو رات کو مصلی پر اپنے پیارے مالک کے حضور میں گڑگڑاتے جس ہاتھ سے تلوار اٹھاتے وہی ہاتھ دُعا میں اٹھا کر فتح ونصرت چاہتے۔ اس زمانہ میں نہ علم ہی ہے اور نہ عمل مصیبتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ آج کل جنگ کے بادل چاروں طرف چھائے ہوئے ہیں، جنگ[3] نے جس کی ابتدا ۱۹۳۹ء سے ہوئی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ کر رکھدیئے۔ عالی شان شہروں اور

---

[1] سورہ طٰہٰ آیت ۶۸ [2] سورہ طٰہٰ پ ۱۶ آیت ۱۱۴

[3] یہ مضمون ۱۹۴۲ء میں لکھا جاچکا تھا۔ جب کہ سنگاپور، رنگون پر بمباری ہو رہی تھی اور تمام ہندوستان میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے اس وقت یہ رسالہ چھپ نہ سکا۔ یادگار کے طور پر اسی مضمون کو باقی رکھا گیا ہے۔ ۱۲ منہ

آبادیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور کر رہی ہے اور کتنی انسانی جانیں ہلاک ہوگئیں اور ہلاک ہو رہی ہیں اور لاکھوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو رہے ہیں ۔ عزیز و اقارب داغ مفارقت دے رہے ہیں ۔ غرباء پریشان حال ہیں ۔ رؤسا کا عیش و آرام تلخ ہو رہا ہے ۔ ہر طرف سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے ۔ آگ کی دھواں دھار بارشیں ہو رہی ہیں ۔ یہ بارشیں ابھی بیرون ہند میں ہیں ۔ مگر ہندوستان بھی ان خطرات سے قریب تر ہوتا جارہا ہے ۔ حکومت کی طرف سے انتظامات ہو رہے ہیں ۔ خندقیں کھودی جارہی ہیں جگہ جگہ بازاروں میں پناہ گاہیں تیزی کے ساتھ تعمیر ہو رہی ہیں فلک بوس عمارتوں پر ریت کی بوریاں رکھی جارہی ہیں ۔ بمباری اور گولہ باری کے انتظامات اپنی سمجھ کے موافق نہایت عمدہ پیمانے پر جاری ہیں مگر مجھے معاف فرما کر یہ تو فرمائیے کہ سارے انتظامات اور بچاؤ کے سامان کیوں کئے جارہے ہیں غالباً آپ یہی جواب دیں گے کہ موجودہ پریشانیوں سے نجات مل جائے تو میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ ساری پریشانیاں اور مصیبتیں ہماری بداعمالیوں ، بدکاریوں اور اسلامی تعلیم سے روگردانی کا نتیجہ ہیں ، مادی اسلحہ والے تو ان مصائب و شدائد کا مقابلہ توپوں ، مشین گنوں اور بمبار ہوائی جہازوں وغیرہ سے کرتے رہتے ہیں مگر ہم نہتے مسلمانوں کے پاس نہ توپ و مشین گنیں ہیں اور نہ آبدوز کشتیاں ، نہ بحری جہاز اور نہ بمبار جہاز وغیرہ پھر خدائی عذاب کا مقابلہ کیوں کر ہو ۔ عقلیں حیران و پریشان ، ہوش و حواس باختہ ہیں مگر اس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ارحم الراحمین کا فرمان اور نہتوں کا کامیاب ہتھیار نہ بھولئے ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[1] (یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو) جہاں خدائے جبار و قہار کا جوش انتقام بھڑکا ہوا ہے ۔ وہاں اس کا دریائے رحمت بھی موجزن ہے ۔ آیئے ہم سب مل کر اس وقت توبہ استغفار

---

[1] سورۃ الزمر آیت ۵۳

اور گریہ وزاری کے آنسوؤں سے اس آگ کو بجھائیں۔ جب تک بچہ نہیں روتا ماں نہ دودھ دیتی ہے۔ اور نہ پیار و محبت کرتی ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تا نہ گرید ابر کے خندد چمن تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن
تا نہ گرید کودک حلوا فروش بحر بخشائش نمی آید بجوش

اور رحمانی ہتھیار سے مسلح ہو کر اس جنگ (عذاب) کا مقابلہ کریں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[1] (مستدرک حاکم) مومن کا ہتھیار دُعا ہے جس سے مصیبتوں اور دشمن خدا کا مقابلہ کرتا ہے دین کا ستون ہے، زمین اور آسمان کا نور ہے۔ اسی ہتھیار (ایمانی اخلاص) سے یونس علیہ السلام کی قوم نے آتشی بمباروں خدائی عذاب سے مقابلہ کیا تھا جس سے وہ عذاب ٹل گیا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ[2] (یونس پ۱۱) جب یونس علیہ السّلام کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے عذاب ان سے ہٹالیا اور ایک عرصہ تک کے لیے ان کو فائدہ دیا۔ اس لیے حدیث میں فرمایا: لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَآءِ اَحَدٌ[3] (ابن حبان) دعا کرنے سے عاجز مت ہو اور اس سے غفلت مت کرو۔ کیونکہ دُعا کرنے والا ہرگز برباد و ہلاک نہیں ہوتا ہے۔

دُعا سے مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث میں فرمایا: اَلدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَلْقَاهُ الدُّعَآءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[4] (مستدرک، بزار طبرانی) اور دُعا نجات دلاتی ہے۔ اس بلا سے جو اتری

[1] حاکم ج ۱ / ۴۹۳ [2] سورہ یونس آیت ۹۸
[3] ابن حبان ج ۲ / ۱۱۶
[4] البزار والطبرانی فی الاوسط (المجمع ۱ ص ۱۴۶) الحاکم (ترغیب ج ۲ ص ۴۸۲) مشکوٰۃ کتاب الدعوات ص ۲۱۵

ہے اور جو ابھی نہیں اتری ہے۔ بلکہ اترنے والی ہے دونوں کے لیے نافع ہے۔ اور بلاومصیبت اترتی ہوتی ہے کہ دعاء اس سے جاملتی ہے تو دونوں لڑتی ہیں۔یعنی بلا آسمان سے اترنا چاہتی ہے کہ دُعا اس کو روکتی ہے اور دُعاو بلا دونوں کا یہ مقابلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

خالص دعاؤں میں یہ اثر ہے کہ تقدیر کو بھی پھیر سکتی ہیں۔فرمایا: لَایَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ۔ یعنی تقدیر کو دُعا ہی پھیر سکتی ہے[1] (ترمذی) سچ ہے:

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا نگاہ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو زباں تو ہے یقیں پیدا کرا ے غافل کہ پابند گماں تو ہے

اگر ہم سچے دل وخلوص اعتقاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق قرآن وحدیث کی دعاؤں کو پڑھیں گے تو آئی ہوئی اور آنے والی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ انشاءاللہ۔

میں نے اس مختصر رسالہ میں قرآن وحدیث کی دعائیں حوالہ اور طریق وترکیب کے ساتھ مسلمان بھائی بہنوں کے فائدے کی غرض سے لکھی ہیں۔مسلمان بھائی بہنوں سے نہایت مودبانہ گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں اس عاجز کو یاد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرادوں کو قبول فرمائے۔ آمین

اصل مضمون کے شروع ہونے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دُعاء کی خوبی وفضیلت، شرائط وادب قبولیت کے اوقات ومقام کو مختصر بیان کردیا جائے تاکہ اس کے پڑھنے والوں کے لئے مقاصد کے حصول میں آسانی ہو۔

---

[1] ترمذی ۲/۲۸۳ رقم ۲۱۳۹، ابن ماجہ ۴۰۲۲، احمد ۵/۲۷۷، الحاکم ۱/۴۹۳

دعا کی فضیلت

دعا کے معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تاکہ وہ اس ضرورت کو پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ[1] تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور فرمایا:
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ[2] جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرلیتا ہوں اور فرمایا: اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً[3]، لوگو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔ (اعراف)
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ[4]، (ترمذی) دعا ہی عبادت ہے اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ[5]، دعا عبادت کا مغز و گودا ہے۔ (مشکوٰۃ، ترمذی)
اور فرمایا: اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ[6]، دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مستدرک حاکم، حصن حصین)
اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں[7] ہے اور دعا تقدیر کو بھی پھیر دیتی[8] ہے۔ دُعا ہر مصیبت کو روکنے والی[9] ہے۔ (مشکوٰۃ و ترمذی)

---

[1] المؤمن پ ۲۴ آیت ۶۰ [2] البقرہ آیت ۱۸۶ [3] سورۃ الاعراف پ ۸ آیت ۵۵۔
[4] احمد ج ۴ ص ۲۶۷، ابوداؤد ۱۴۷۹ الصلوٰۃ، الترمذی ۳۳۷۲ الدعوات، ابن ماجہ ۳۸۲۳ فضل الدعاء، جامع الاصول ۲/۲۴۲ اور ۹/۵۱۱، مصنف ابن شیبہ رقم ۹۲۱۶، بخاری الادب المفرد ۲/۱۷۸ [5] الترمذی ۳۳۷۱ الدعوات [6] المستدرک، الحاکم ج ۱ ص ۴۹۲ باسناد صحیح من حدیث ابی ہریرۃ، عدۃ الحصن والحصین مع الشرح ص ۳۳ [7] الترمذی ۳۳۷۰ الدعوات، ابن ماجہ ۳۸۷۴ الدعاء [8] احمد ج ۵ ص ۲۷۷، الترمذی ۲۱۴۰ القدر، ابن ماجہ ۴۰۷۱ الفتن، الحاکم ۱/۴۹۳۔ [9] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ۱۰ ص ۱۴۶) البزار (المجمع ۱۰ ص ۱۴۶) الحاکم (الترغیب ج ۲ ص ۴۸۲)، مشکوٰۃ کتاب الدعوات ۲۱۳۲، ترمذی ۳۴۴۱ الدعوات۔

اور فرمایا جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناخوش ہوتا ہے[1]۔ (ترمذی)
یعنی دنیا کے لوگ مانگنے سے ناخوش ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

لَاتَسْئَلَنَّ بَنِيْٓ اٰدَمَ حَاجَتَهٗ ۔ وَاسْئَلِ الَّذِيْٓ اَبْوَابُهٗ لَاتُحْجَبُ
اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُوَالَهٗ ۔ وَابْنُ اٰدَمَ حِيْنَ يُسْئَلُ يَغْضَبُ

یعنی کسی انسان سے اپنی حاجت مت مانگو اس سے مانگو جس کے کرم وسخاوت کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں بند نہیں ہوتے، انسان اور اللہ کے درمیان تو یہی فرق ہے۔ اگر اللہ سے مانگنا چھوڑ دو گے تو اللہ ناخوش ہو جائے گا۔ اور انسان سے جب مانگو گے ناخوش ہو جائے گا۔

اور فرمایا تمہارا رب بڑا ہی حیا و کرم والا ہے جب کوئی بندہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا اور مانگتا ہے تو اس کو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے شرم آتی ہے[2]۔
اور فرماتے ہیں جس کے لئے دُعا کے دروازے کھول دیئے گئے یعنی اس کو دعا کرنے کی توفیق دی گئی تو اس کے لئے جنت و قبولیت و رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ (ابن ابی شیبہ، حصن حصین[3])
اور فرماتے ہیں جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اس کی دُعا قبول کی جائے تو اس کو چاہئے کہ آرام و کشادگی و فراخی کے وقت دُعا کرتا رہے۔ (حاکم، حصن حصین[4])

---

[1] احمد ج ۲ ص ۴۴۳، ابن ماجہ: ۳۸۲۷ الدعاء، ترمذی: ۳۳۷۳ الدعوات۔
[2] ابوداؤد: ۱۴۸۸ الصلوٰۃ، ترمذی: ۳۵۵۱ الدعوات، فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۴۳، شرح السنہ ۵/۸۵،
[3] الترمذی: ۳۵۴۸ الدعوات، مصنف ابن ابی شیبہ من حدیث ابن عمرؓ ج ۱۰ ص ۲۰۰، حصن حصین ص ۵۔
[4] الترمذی: ۳۳۸۲ الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۵۴۴۔

اور فرماتے ہیں جو اللہ سے سوال کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے (۱) یا تو اس چیز کو عطا فرماتا ہے جس کو وہ مانگتا ہے۔ (۲) یا اس سے بہتر کوئی چیز دیتا ہے۔ (۳) یا اس کے ذریعہ سے کوئی بڑی آنے والی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔[1] (احمد و حصن حصین)

دعا کے آداب و شرائط

دعا کی فضیلت کے باب میں بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ دُعا کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے۔ دُعا کرنے والے کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو مانگتا ہے اس کو دیتا ہے مگر یہ سب اسی وقت ہوگا جب کہ وہ دعا کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری پابندی کرے ورنہ قبولیت کی امید نہیں رکھنی چاہئے، دُعا کرنے والا بیمار کی طرح ہوتا ہے۔ بیمار اگر تندرستی چاہتا ہے تو اس کے لئے دوا کے ساتھ پرہیز کرنا اور نقصان دینے والی چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر دوا کرتا رہا اور پرہیز نہ کیا تو صحت یابی مشکل ہو جائے گی اور بقول شخصے۔ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا مصداق ٹھہرے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا اگر چاہتا ہے کہ میری دعا مقبول ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بیمار مصیبت زدہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہتیرا علاج کیا اور بہت سی دعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا

---

[1] احمد ج ۳ ص۱۸ ، الترمذی : ۳۳۸۱ الدعوات ۔

اس کی دنیا و آخرت تباہ ہو رہی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے جس سے اس کو شفاء کلی حاصل ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفا نازل فرمائی ہے۔ قرآن مجید و حدیث شریف سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن مجید تمام جسمانی بیماریوں کے لئے باعث شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ[2] قرآن مجید کو مومنوں کے لئے رحمت و شفا بنا کر اتارا ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید پڑھ کر دم کرتے تو اس کو شفاء کلی ہو جاتی اس دوا (دعا سورہ فاتحہ) کی شفا دینے میں عجیب و غریب تاثیر ہے اگر بندہ اس سورہ فاتحہ سے دوا کرے تو اس کی نہایت ہی عجیب تاثیر دیکھے گا۔

میں مکہ معظمہ میں ایک زمانہ تک مقیم تھا بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا نہ کوئی دوا ہی پاتا تھا نہ حکیم ہی تھا، خود ہی سورہ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اس کو صرف یہی سورۃ فاتحہ بتا دیتا بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے۔ بہرکیف قرآن و حدیث کی دعائیں شفا دینے والی ہیں۔ لیکن یہ اسی وقت ہو گا جب کہ محل قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہو اور فاعل میں اثر قبول کرنے کی استعداد موجود ہو۔ کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوی مانع اور عدم صلاحیت کی وجہ سے اس کا پورا پورا اثر نہیں ظاہر ہوتا۔ جیسے دواؤں کے استعمال میں عدم احتیاطی یا اور کسی مانع قوی کی وجہ سے اثر اچھی طرح ظاہر نہیں ہوتا اور جب طبیعت کے موافق دوا ہوتی ہے تو وہ فائدہ پہونچا دیتی ہے۔ اسی

---

[1] الجواب الکافی لمن سأل عن دواء الشافی۔

[2] سورۃ الاسراء پ ۱۵ آیت ۸۲۔

طرح دل ہے کہ جب اس کے موافق دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کا اثر ضرور پڑے گا۔
لیکن اگر دعاؤں کا اثر بعض اوقات نہیں ہوتا اس لئے کہ دعا کرنے والا دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طریق پر متوجہ نہیں ہوتا، اور حرام چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا، گناہ اور ظلم کے کاموں سے کنارہ کشی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کی دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا۔

اس کی مثال کمان کی طرح ہے اگر کمان نرم و کمزور ہے تو تیر بھی کمزوری ہی سے لگے گا، اور اگر کمان مضبوط ہے تو تیر تیزی سے نکل کر نشانہ پر پوری طاقت سے جا لگے گا۔ اسی طرح دُعا کرنے والا جیسا ہوگا ویسا ہی اس کی دُعا کا اثر ہوگا اگر مومن مخلص ہے اور تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو اس کی دُعا قبول ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غافل دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور نہ حرام خور کی دعا قبول ہوتی ہے۔

مزید تفصیل علامہ موصوف کی کتاب "الجواب الکافی لمن سال عن دواء الشافی" سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ہمیں صرف یہاں یہ بتانا ہے کہ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ جب کہ ان کی تمام شرطوں کی پوری پابندی کی جائے۔ اس جگہ دعا کے چند آداب و شرائط کو بیان کیا جاتا ہے۔ دعا کرنے والا پہلے ان پر ضرور عمل کرے تاکہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں۔

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان کامل کے ساتھ ہی ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو۔ غیر کا خیال بالکل نہ ہو۔ کیوں کہ بلا اخلاص کے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ[ے] یعنی اللہ تعالیٰ

ے سورہ حج پ ۱۷ آیت ۳۷۔

کو اس قربانی کا گوشت وخون نہیں پہونچتا۔ لیکن تمہارا التقویٰ واخلاص اس کو پہونچتا ہے۔ اور فرمایا وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ[1] اطاعت الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔ اور فرمایا فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ[2] اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دعا کرو وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ[3]، سب کاموں کا دارو مدار نیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ[4]، اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو قبولیت کا یقین کامل رکھتے ہوئے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو اللہ واقعی غافل کی دعا ہرگز قبول نہیں فرماتا اجابت دعا کے لئے حضور قلب واخلاص کامل ہونا ضروری ہے ورنہ اگر زبان سے دعا کی اور دل اِدھر اُدھر کے خیالات میں لگا رہا تو وہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ ؎

برزباں تسبیح در دل گاؤ خر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر
زباں ور ذکر دل در ذکر خانہ — چہ حاصل زیں نماز پنج گانہ

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا پہننا وغیرہ حلال وپاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ[5] پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے

---

[1] سورۃ بینہ پ ۳۰ آیت ۵ [2] سورۃ غافر: ۶۵ [3] البخاری ۱۶
[4] الترمذی: ۳۴۷۹ الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۴۹۳، مشکوٰۃ: ۲۱۳۸ الدعوات۔
[5] مسلم: ۲۲۰۲ ص ۳۲۶، الترمذی: ۲۹۸۹ التفسیر۔

دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب کہہ کر دُعا کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا پینا پہننا حرام طریقوں سے ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی۔ یعنی اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ اور فرماتے ہیں:

اِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادٰى لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ مَازُوْرٌ غَيْرُ مَبْرُوْرٍ۔[1]

جب حاجی حرام مال لے کر حج کو جاتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا جواب دیتا ہے کہ تیرا لبیک وسعدیک قبول نہیں کیونکہ تیرا توشہ حرام کا ہے۔ اور خرچہ حرام کا ہے تیرا حج سراسر مازور گناہ ہے۔ مقبول نہیں ہے (رواہ الدارقطنی والترغیب)

اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کسب حلال کا حکم دیا کہ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا[2] اے رسولو حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ[3]۔ اے مومنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی کھاؤ۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے مکرو فریب دینے قمار بازی، شراب نوشی حسد وتکبر، کینہ کپٹ، غیبت وچغلی وغیرہ گناہ کرنے سے بچے کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے۔

---

[1] الطبرانی فی الاوسط ، الترغیب ج ۲ ص ۱۸۰ ، البزار مثلہٗ ، المجمع ج ۳ ص ۲۱۰ الدارقطنی ،
[2] سورہ مؤمنون پ ۱۸ آیت ۵۱
[3] سورہ بقرہ پ ۲ آیت ۱۷۲

آداب دعاء

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ (۱) تضرع انکساری، خشوع وخضوع سے دعا کرے اللہ تعالیٰ اس آداب کو خود سکھاتا ہے اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا[1]۔ اپنے رب کو گڑگڑا کر پکارو اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات کو سنتا اور میرے ہر ہر حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے۔ وہ میرے سامنے موجود ہے، وہ اپنے بھکاریوں کو ضرور دیتا ہے۔ محروم نہیں کرتا اور اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرنے[2] ایسے لوگوں کی اللہ تعریف کرتا ہے اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا[3]۔ وہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور ہم کو شوق سے اور ڈر سے پکارتے تھے۔

(۲) دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجئے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کریں گے آگے چل کر دعاؤں میں پڑھیں: ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ جَمِیۡعَهَا[4]۔

(۳) اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کرو۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیوں کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ تین آدمی دوران سفر میں بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لئے گئے۔ ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا منھ بند ہوگیا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پروردگار نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی[5]۔ (بخاری)

---

[1] سورۃ اعراف پ ۸ آیت ۵۵ [2] بخاری ۶۳۳۹ الدعوات، مسلم ۲۶۷۸ الدعاء۔
[3] سورۃ الانبیاء پ ۱۷ آیت ۹۰ [4] ابوداؤد ۱۴۸۳ الصلاۃ [5] بخاری ج ۴ ص ۲۷، مسلم ص ۲۰۹۹

(۴) دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفلی نماز پڑھے۔ ارشاد نبوی ہے: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَدَعَا رَبَّهٗ اِلَّا كَانَتْ دَعْوَتُهٗ مُسْتَجَابَةً مُعَجَّلَةً اَوْ مُؤَخَّرَةً[1] یعنی جس نے اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے رب سے دعا کی تو اس کی دعا دیر سویر ضرور قبول ہوگی۔ (طبرانی حوالہ نزل الابرار) اور آپ نے ابی عامر کے لئے وضو کرکے دعا کی تھی[2] (بخاری)

(۵) دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منھ کیجئے۔ کیوں کہ شریعت نے نماز کا رخ اسی کو بنایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منھ کرتے تھے۔ جیسا کہ جنگ بدر اور استسقاء میں کیا تھا[3] (نزل الابرار)

(۶) دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے پھر دعا کرکے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر ختم کیجئے یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد و صلوٰۃ ہونا چاہیئے[4]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[5] یعنی جس کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اس کو چاہیئے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر دعا کرے۔ (الحدیث ترمذی مستدرک حاکم)

---

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۲ ص ۲۷۸) [2] البخاری: ۶۳۸۳ الدعوات۔
[3] بخاری ج، ص ۱۵۲ کتاب الدعاء، باب الدعاء مستقبل القبلہ، البخاری: ۶۳۴۳ الدعوات، الترمذی: ۳۰۸۱ التفسیر، فتح الباری ۱۱ ص ۱۴۴ [4] ترمذی: ۳۴۷۶، ابوداؤد ج ۲ ص ۷۷، ص ۱۴۸۱، نسائی ج ۳ ص ۴۴ فی السہو باب التمجید۔ [5] الترمذی: ۴۷۹ الصلاۃ، ابن ماجہ: ۱۳۸۴ اقامۃ الصلوٰۃ، الحاکم ج ۱ ص ۳۲۔

(۷) دونوں ہاتھ کشادہ کرکے چہرے اور دونوں مونڈھوں کے مقابلہ میں اٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح اٹھاتے اور فرماتے:

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھاکر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اس کو شرم آتی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)[1]

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد[2]۔

(۸) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی چہرے کے سامنے کرکے دعا مانگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا[3]۔ جب اللہ سے سوال کرو تو اپنی باطنی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو۔ (ابوداؤد، احمد)

(۹) دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِھَا وُجُوْھَکُمْ[4]۔ یعنی جب دعا سے فراغت پالو تو ان ہاتھوں کو چہرے پر مَل لیا کرو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۱۰) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا[5]۔

---

[1] ابوداؤد: ۱۴۸۸ الصلاۃ، الترمذی: ۳۵۵۱ الدعوات، شرح السنہ ۵/۸۵، ابن ماجہ ۳۸۵۵ کتاب الدعاء
[2] بخاری کتاب الدعوات، باب رفع الیدین فی الدعاء، مشکوٰۃ ج ۳ ص ۲۲۵۳۔
[3] ابوداؤد: ۱۴۸۵ الصلاۃ، ابن ماجہ: ۳۸۶۶ الدعاء، احمد ۴/۵۶۔
[4] ابوداؤد: ۱۴۸۵ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۳۹۱۲ الدعاء، ترمذی: ۳۳۸۳ الدعوات، بلوغ المرام مع اتحاف الکرام ص ۲۲۵۳۔ [5] سورۃ اعراف پ ۸ آیت ۱۸۰۔

(۱۱) دعاء و استغفار تین مرتبہ کرو[1]: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار دُعا فرماتے تھے۔

(۱۲) دُعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ جب تک قبول نہ ہو دُعا کرتے جاؤ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دعا کر رہا ہوں۔ قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ[2] تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ ہے کہ کہے میں دعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۳) کسی گناہ اور قطع رحم کے لئے دعا نہ کیجئے۔ کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ[3]۔ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے۔ (مسلم)

(۱۴) دعا میں شرط نہ استعمال کی جائے یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے کلمات کے استعمال سے منع فرماتے ہیں: اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ لَيَفْعَلُ مَايَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ[4]۔ جب دعا کرو تو یہ نہ کہو اے اللہ تو چاہے تو بخش دے

---

[1] ابوداؤد: ۱۴۸۲ الصلوٰۃ، النسائی فی عمل الیوم: ۴۵۷، ابن حبان: (۲۴۱۰ الموارد) مسلم: ۲۱۸۹ السلام، ۱۷۹۴ الجہاد، بخاری ۴/۶۵ الوضوء باب اذا القی علی ظہر المصلی جیفۃ،

[2] البخاری: ۶۳۴۰ الدعاء، مسلم: ۲۷۳۵ الذکر والدعاء وجمع اصحاب الستۃ الّا النسائی۔

[3] مسلم: ۲۷۳۵ الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۶۰۲ الدعوات، [4] بخاری: ۶۳۳۹، ۶۳۳۸ الدعوات مسلم: ۲۶۷۸ الدعاء، ابوداؤد: ۱۴۸۳ الصلوٰۃ۔

اور اگر تو چاہے تو رحم کردے اگر تو چاہے تو روزی دے بلکہ نہایت عزم و پختگی سے سوال کرے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، کوئی اس کو مجبور نہیں کرسکتا (بخاری)

(۱۵) اگر امام ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے اور تمام مقتدیوں کے لئے دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ فَیَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ[1]۔ مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے ہی دعا نہ کرے اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔ (ترمذی)

(۱۶) اور ہر دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ اپنے لئے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار کو یہ دعا پڑھتے سُنا۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْنِیْ مَعَنَا اَحَدًا[2]۔ یعنی اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر (بخاری) تو فرمایا: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ یعنی خدا کی کشادہ رحمت کو روک دیا۔

(۱۷) تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگئے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَسْئَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ کُلَّهَا حَتّٰی یَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ[3]۔ اپنے رب سے ہر چیز مانگو حتی کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔

(۱۸) امر محال کو نہ مانگئے کیوں کہ یہ تعدی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ یعنی اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور حدیث

---

[1] الترمذی: ۳۵۷ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۹۰ الصلوٰۃ [2] البخاری: ۶۰۱۰ الأدب، مسلم: ۲۸۴ الطہارۃ وجمیع اصحاب السنۃ۔

[3] الترمذی: ۳۶۰۷ الدعوات، ابن حبان: ۲۴۰۲ الأدعیہ۔

میں فرمایا: سَیَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ[1]
میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کر جایا کریں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۱۹) دعا میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہیئے۔ اور[2] حاصل شدہ کام کے لئے دعا کرنا بے سود ہے۔ ہاں استقامت اور استمرار کے طور پر جائز ہے۔

(۲۰) دعا کو "آمین" حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ بِاٰمِیْنَ۔
واجب کر لیا اگر ختم کیا آمین پر۔ (ابوداؤد)[3]

دعاء کی قبولیت کا وقت

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے وہ کبھی بھی غافل نہیں اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے ع

صلائے عام ہے تشریف لائے جس کا جی چاہے

مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کی خاص خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، ان وقتوں میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں ذیل میں درج ہیں

(۱) ہر رات کا پچھلا حصہ۔ اس وقت خود اللہ تعالیٰ بندوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یَنْزِلُ

---

[1] ابوداؤد: ۹۶ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۳۸۶۴ الدعاء، احمد ۴/۸۷۔

[2] بخاری ج ۷، ص۱۵۳ [3] ابوداؤد: ۹۳۸ الصلوٰۃ۔

رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ[1]

ہمارا پروردگار ہر آخر رات میں آسمان سے دنیا کی طرف آکر فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے۔ جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔ کوئی روزی کا طلب گار ہے۔ جو مجھ سے روزی مانگے میں اس کو روزی دوں (بخاری، مسلم) اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کی نصف رات اور ثلث اوّل کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲) جمعہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً اَلدُّعَآءُ فِيْهَا مُسْتَجَابَةٌ[2]

جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت گھڑی ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی، نزل الابرار ص۴۱)

(۳) جمعہ کے دن بھی ایک وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ[3] جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس مسلمان کو نماز پڑھتے ہوئے مل جائے اس میں اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اس کو ضرور دے گا۔ (بخاری، مسلم) وہ عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک ہے[4]

---

[1] البخاری: ۱۱۴۵ التہجد، مسلم: ۷۵۸ المسافرین، وجمیع اصحاب الستۃ۔ [2] ترمذی: ۳۵۷۰ الدعوات، نزل الابرار ص۴۱ [3] البخاری: ۹۳۵ الجمعہ، مسلم: ۸۵۲ الجمعہ وغیرھما۔ [4] نزل الابرار ص۱۳۹، احمد ج۲ ص۲۷۲، ابوداؤد ج۱ ص۲۷۵، نسائی ج۳ ص۹۹-۱۰۰ باب وقت الجمعہ، الحاکم ج۱ ص۲۷۹، زاد المعاد ج۲ ص۳۸۸ تا ص۳۹۷۔

(۴) شب قدر ہے اس کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے [۱]

(۵) اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثِنْتَانِ لَاتُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ [۲] دو وقت دُعا مردود نہیں ہوتی اذان کے وقت اور جنگ کے وقت۔

(۶) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَایُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ [۳] اذان واقامت کے درمیان دعامردود نہیں ہوتی یعنی مقبول ہوتی ہے۔

(۷) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ [۴] کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

(۸) اقامت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَآءُ [۵] اقامت کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے اور فرمایا سَاعَتَانِ لَاتُرَدُّ فِیْهِمَا عَلٰی دَاعٍ دَعْوَتُهٗ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوۃُ وَفِی الصَّفِّ [۶] اقامت نماز کے وقت دعاقبول ہوتی ہے اور صف بندی کے وقت (حاکم)

(۹) جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے [۷]

---

[۱] سورۃ القدر پ ۳۰، ترمذی ج ۵ ص ۵۳۲، ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۶۵، احمد ج ۶ ص ۱۸۲، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۴۹

[۲] ابوداؤد: ۲۵۴۰ الجہاد، الدارمی ج ۱ ص ۲۷۲، ابن خزیمہ ۴۱۹ الصلوٰۃ۔

[۳] ابوداؤد: ۵۲۱ الصلوٰۃ، احمد ج ۳ ص ۱۵۵، الترمذی: ۲۱۲ الصلوٰۃ، ابن خزیمہ: ۴۲۶، ۴۲۷

[۴] الحاکم ج ۱ ص ۵۴۶، نزل الابرار ص ۴۲

[۵] احمد ج ۳ ص ۳۴۲

[۶] الحاکم ج ۱ ص ۱۹۸، ترغیب ج ۱ ص ۱۹۱، ابن حبان (۲۹۷ موارد)

[۷] سابقہ حوالہ ۶ اسی صفحہ پر۔

(۱۰) فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے دریافت کیا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ کس وقت دعا قبول ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا: جَوْفُ اللَّيْلِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ [۱]۔ یعنی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

(۱۱) سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ [۲]۔ سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے تو زیادہ دعا مانگا کرو۔

(۱۲) قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ [۳]۔ قرآن مجید پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے کیوں کہ آئندہ ایسے لوگ ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔

(۱۳) عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کو دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: خَيْرُ الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ [۴]۔ (ترمذی) عرفہ کا دن کے لئے بہتر دن ہے۔

(۱۴) رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ

---

[۱] الترمذی: ۳۴۹۴ الدعوات ب، النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۸۔
[۲] مسلم: ۴۸۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۵ الصلوٰۃ، النسائی ج ۲ ص ۲۵۶ الصلوٰۃ۔
[۳] الترمذی: ۲۹۱۸ ثواب القرآن، احمد ج ۴ ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۹۔
[۴] الترمذی: ۳۵۸۵ الدعوات، مالک ج ۱ ص ۴۲۲، مشکوٰۃ برقم ۲۵۹۵، صحیح الجامع ج ۳ ص ۱۲۱ برقم ۳۲۶۹

حَتّٰی یُفْطِرَ اَوْحِیْنَ یُفْطِرُ[1]۔ تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ایک روزہ دار کی جس وقت وہ روزہ کھولے وغیرہ۔

(۱۵) بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہوکر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش میں کھڑے ہوکر دعا مانگتے تھے[2]

(۱۶) زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (دارقطنی، حاکم)[3]

(۱۷) مرغ کی آواز کے وقت[4] (بخاری ومسلم) اور مسلمانوں کے اجتماع ذکرالٰہی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے[5]۔

(۱۸) امام کے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنے کے بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ (بخاری مسلم)[6]

دعاء کے قبول ہونے کے مقامات

کس کس جگہ دعا کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے وہ مقامات یہ ہیں۔

---

[1] الترمذی: ۲۵۲۶ الجنۃ، ابن خزیمہ: ۱۹۰۱ الصوم، ابن ماجہ: ۱۷۵۲ الصوم۔ [2] الحاکم (صحیح الجامع: ۳۰۷۳)، ابوداؤد: ۲۵۴۰ الجہاد، الأم ج۱ ص۲۲۳، ۲۲۴۔ [3] ابن ماجہ: ۳۰۶۲، احمد ج۳ ص۳۵۷، اروا الغلیل ج۴ ص۳۲۰ برقم ۱۱۲۳، الحاکم ج۱ ص۴۷۳، الدارقطنی ج۲ ص۲۸۹، [4] البخاری: ۳۳۰۳ بدء الخلق، مسلم: ۲۷۲۹ الذکر، ابوداؤد ج۴ ص۳۲۷، ترمذی ج۵ ص۵۰۸۔ [5] مسلم: ۲۶۹۹ الذکر، ابوداؤد: ۴۹۴۶ الآدب الترمذی: ۱۴۲۵ الحدود، بخاری: ج۷ ص۱۶۸ الدعوات باب فضل ذکر اللہ۔ [6] البخاری: ۷۸۰ الآذان، مسلم: ۴۰۹، ۴۱۰ الصلوٰۃ، ترمذی: ج۲ ص۲۵۴، ابوداؤد: ج۲ ص۲۰۴، احمد: ج۴ ص۳۰۴۔

(۱) بیت اللہ شریف (۲) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) بیت المقدس میں دعا قبول ہوتی ہے[1]

(۴) رکن و مقام ابراہیم کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَابَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمُقَامِ مُلْتَزَمٌ مَایَدْعُوْا بِہٖ صَاحِبُ عَاھَۃٍ اِلَّا بَرِئَ[2] رکن اور مقام کے درمیان ملتزم ہے۔ اس جگہ جو بیمار مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہو جائے گا۔ (طبرانی بحوالہ نزل الابرار ص۴۵)

(۵) بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں دعا کی۔[3]

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہ زمزم کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو فرمایا:

اِنْ شَرِبْتَہٗ لِتَسْتَشْفِیَ شَفَاکَ اللّٰہُ وَاِنْ شَرِبْتَہٗ لِتَشْبَعَ اَشْبَعَکَ اللّٰہُ وَ اِنْ شَرِبْتَہٗ لِیَقْطَعَ ظَمَأَکَ قَطَعَہُ اللّٰہُ[4] (دار قطنی)

اگر زمزم کو حصول شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ شفاء دے گا اور اگر آسودگی کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ آسودہ کر دے گا۔ اور اگر پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا۔ (دار قطنی)

(۷) صفا و مروہ پہاڑی پر۔ حدیث میں ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ عَلَی الصَّفَا فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَ وَھَلَّلَ ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا۔[5]

---

[1] تحفۃ الذاکرین فی عدۃ الحصن والحصین للشوکانی ص۵۷، ۵۸۔

[2] الطبرانی فی الکبیر (المجمع ج۳ ص۲۴۶) نزل الابرار ص۴۵، تحفۃ الذاکرین ص۵۸۔

[3] البخاری: ۳۹۷ الصلوٰۃ القبلہ، مسلم: ۱۳۲۹ الحج۔

[4] الحاکم ج۱ ص۴۷۳ (الترغیب ج۲ ص۲۱۰) دار قطنی ج۲ ص۲۸۹۔ [5] مسلم: ۱۲۱۸ فی قصۃ حجۃ النبی ﷺ، ابوداؤد: ۱۹۰۵ فی قصۃ حجۃ النبی ﷺ، النسائی: ج۵ ص۱۴۳ الحج۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر اللہ کی وحدت و عظمت اور تہلیل بیان فرمائی۔ پھر اس کے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔

(۸) جہاں سعی کی جاتی ہے[۱]

(۹) مقام ابراہیم کے پیچھے[۲]

(۱۰) عرفات میں[۳]

(۱۱) مشعر الحرام مزدلفہ میں[۴]

(۱۲) دونوں جمروں کے پاس یعنی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد[۵]

کن کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کے بعض مقبول بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ وہ مقبول بندے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ ہیں:

(۱) مظلوم مضطر (۲) مسافر (۳) باپ کی دعا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثَلَاثَةُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَاشَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

[۱] مسلم: ۱۲۱۸ الحج، ابوداؤد: ۱۹۰۵ الحج۔ [۲] عدۃ الحصن والحصین ص۳۷۔ [۳] الترمذی: ۳۵۸۵ الدعوات، مشکوٰۃ برقم: ۲۵۹۵، صحیح الجامع ج۳ ص۱۲۱، برقم: ۳۲۶۹، مالک ج۱ ص۴۲۲۔

[۴] مسلم: ج۲ ص۱۹۹ برقم: ۸۸۸ الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

[۵] البخاری: ۱۷۵۱، ۱۷۵۳ الحج، النسائی: ج۵ ص۲۷۶ الحج۔

وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ۔[1]

تین آدمیوں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ باپ کی، مسافر کی، مظلوم کی (ترمذی، احمد، ابوداؤد)

(۴) نیک مطیع فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَيُرْفَعُ لِلرَّجُلِ دَرَجَةٌ فَيَقُوْلُ اَنّٰى لِيْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ بِدُعَآءِ وَلَدِكَ۔ یعنی آدمی کا درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ اتنا بڑا مرتبہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔

(نزل الابرار ص۲۶)[2]

(۵) روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُوْمُ۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ قبول ہوتی ہے۔ روزہ دار کی جب وہ افطار کرے۔ انصاف کرنے والے امام، بادشاہ اور مظلوم کی (ابن حبان[3]، ابن خزیمہ)۔

(۶) مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لئے دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ۔ مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے دل سے دعا کرے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (مسلم[4]) فرمایا اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَآءِ

---

[1] الترمذی: ۱۹۰۵ البر والصلۃ، ابوداؤد: ۱۵۳۶ الصلوٰۃ، احمد ج ۲ ص۲۵۸، البخاری ج۲ ص۹۹، مسلم ج۱ ص۵، ابن ماجہ ج۲ ص۱۲۷ برقم ۳۸۶۲، احمد ج ۲ ص۲۵۸۔

[2] البزار (المجمع ج۱۰ ص۱۵۳)، نزل الابرار ص۲۶،

[3] الترمذی: ۲۵۲۶ الجنۃ، ابن خزیمہ: ۱۹۰۱ الصوم، ابن ماجہ: ۱۷۵۲ الصوم۔

[4] مسلم: ۲۷۳۳ الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۵۳۴ الصلوٰۃ، مشکوٰۃ

اِجَابَۃ دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ غائب کی دعا غائب کے حق میں جلد مقبول ہوتی ہے۔
(ترمذی، ابوداؤد[1])

(۷) تائب، گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔ (مسلم[2]) اور فرمایا: اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ لِکُلِّ عَبْدٍ مِنْھُمْ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ[3] ہر رات اور دن میں اللہ تعالیٰ بہت سے بندوں کو آزاد کرتا اور ان میں سے ہر ایک کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔

(۸) رات کو جاگنے والا جب یہ دعا پڑھا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ[4]۔

جو شخص رات کو جاگنے کے بعد اس دعا کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تک پڑھے یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور وضو کرکے نماز پڑھے نماز قبول ہوگی۔

(۹) آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والے کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] ابوداؤد: ۱۵۳۵ الصلوٰۃ، الترمذی: ۱۹۸۰ البر ص۵
[2] ابن ماجہ: ۴۲۵۰ الزہد، الطبرانی (المجمع ج۱۰ ص۲۰۰) المقاصد الحسنہ والصیحۃ: ۶۱۵، ۶۱۶۔
[3] احمد ج ۲ ص۲۵۴۔ [4] البخاری: ۱۰۸۶ التہجد، ابوداؤد: ۵۰۶۰ الادب، الترمذی: ۳۴۱۱ الدعوات، الکلم الطیب ص۵۰۔

دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [1] جو مسلمان پڑھے گا۔ اس کی دعا قبول ہوگی۔

(۱۰) حاجی جب تک کہ اپنے گھر واپس نہ آجائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔[2]
(حصن حصین)

ذکر الٰہی کے فضائل

ذکر الٰہی (یاد الٰہی) یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے کیا ثواب ملتا ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تکبیر، تحمید، تہلیل، تلاوت قرآن مجید وغیرہ سب ذکر الٰہی کی شاخیں ہیں۔ اور سب عبادتوں کا مقصد یہی ذکر الٰہی ہی ہے۔ کہ بندہ ہر وقت اپنے آقا و مالک کی یاد میں لگا رہے کیوں کہ وہ اسی لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ [3] ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اگر بندہ اس عبادت و ذکرِ الٰہی کو ادا کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کو فراموش

---

[1] الترمذی: ۳۵۰۵ الدعوات ۸۳/ب، الحاکم ج۲ ص۳۸۳، احمد ج۱ ص۱۷۰، الکلم الطیب: ۱۲۲

[2] الحصن والحصین ص۴۰ بحوالہ جامع ابی منصور، مسند احمد المجمع ج۴ ص۱۶۔

[3] سورۃ الذاریات پ ۲۷ آیت ۵۶۔

نہیں کریگا کیوں کہ وہ خود فرماتا ہے: فَاذْكُرُونِیْٓ اَذْكُرْكُمْ[1] میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور فرمایا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[2]۔ تم اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔ جو لوگ یاد الٰہی میں ہر وقت لگے رہتے ہیں ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔ فرمایا: اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ[3]۔ عقل مند وہ لوگ ہیں جو اللہ کو کھڑے بیٹھے لیٹتے یاد کرتے رہتے ہیں کبھی بھی اس کی یاد سے غافل نہیں رہتے ہیں۔ فرمایا: اُذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ[4]۔ (اے نبی) تم اپنے رب کو یاد کرو صبح و شام تضرع و زاری اور پوشیدہ طور سے اور غفلت کرنے والوں میں سے مت ہو" اور فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ نماز حرکات ناشائستہ سے روکتی ہے اور یاد الٰہی تو سب سے بڑی چیز ہے[5]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُ[6]۔ میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا

[1] سورۃ البقرہ پ ۲ آیت ۱۵۲ [2] سورۃ انفال پ ۱۰ آیت ۴۵
[3] سورۃ آل عمران پ ۴ آیت ۱۹۱
[4] سورۃ اعراف پ ۹ آیت ۲۰۵
[5] سورۃ عنکبوت پ ۲۰ آیت ۴۵
[6] البخاری: ۷۴۰۵، التوحید، مسلم: ۲۶۷۵ الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۶۰۳ الدعوات ب ۱۳۲

ہوں اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کس بندے کا درجہ سب سے بڑا ہوگا فَقَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ[1]۔ آپ نے فرمایا ان مردوں اور عورتوں کا جو یاد الٰہی زیادہ کرنے والے ہوں گے بڑا درجہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا: کیا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں مجاہد شہید سے بھی ذکر الٰہی کرنے والوں کا زیادہ درجہ ہے اور فرمایا یاد الٰہی کرنے والوں کی مثال زندوں کی سی ہے اور اس سے غفلت کرنے والوں کی مُردوں کی سی[2] (ابوداؤد، احمد، ترمذی) اور فرمایا جو قوم ذکر الٰہی کے لئے کسی جگہ بیٹھتی ہے تو اس کو رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی کی اس پر بارش ہوتی ہے اور کھڑے ہوتے وقت ان سے کہا جاتا ہے قُوْمُوْا قَدْ غَفَرْتُ ذُنُوْبَكُمْ کھڑے ہو جاؤ تمہارے سب گناہ بخش دیئے۔ (بخاری ومسلم[3]) اور ذکر الٰہی کرنے والوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مباہات (فخر) کرتا ہے کہ میرے بندے مجھے دنیا میں یاد کر رہے ہیں[4] (طبرانی، بیہقی) اور فرمایا لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ

---

[1] الترمذی: ۳۳۷۶ الدعوات ب ۵، احمد ج ۵ ص ۷۵

[2] البخاری: ۶۴۰۷ الدعاء، مسلم: ۷۷۹ المسافرین معناہ۔

[3] احمد (المجمع ج ۱۰ ص ۷۶) الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۷۷) البیہقی فی الشعب (صحیح الجامع: ۵۴۸۶)

[4] البخاری: ۶۴۰۸ الدعاء، مسلم: ۲۶۸۹ الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۶۰۰ الدعوات ب ۱۳۰۔

ذِکْرُ اللّٰہِ[1] ہر چیز کو جلا دینی والی ہوتی ہے اور دلوں کو جلا دچمکانے والی چیز یاد الٰہی ہے۔ یعنی ذکر الٰہی کی وجہ سے دل صاف ہوتا اور میل کچیل نکل جاتا ہے اور دل میں سکون وطمانیت پیدا ہوتی ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ[2] اللہ کی یاد کرنے کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ جو دل ذکر الٰہی سے خالی ہوگا۔ اس پر شیطان مسلّط ہوگا اس لئے کہا جاتا ہے کہ اِنَّ الشَّیْطَانَ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ اِبْنِ اٰدَمَ اِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ اِلَیْہِ[3] (خازن) شیطان انسان کے دل پر قابض رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوجاتا ہے تو اس میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ اس لئے فرمایا غافلیں کے درمیان ذکر الٰہی کرنے والے بھگوڑوں کے پیچھے جہاد کرنے والے ہیں[4] (موطا امام مالک، مشکوٰۃ) اور فرمایا: اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُرَاءُوْنَ[5] تم ذکر الٰہی اس قدر زیادہ کرو کہ منافقین اس کثرت کو دیکھ کر ریاکار کہنے لگیں۔ اور کہنے والے تم کو پاگل اور مجنون بنائیں (ابن حبان[6]) اور فرمایا جو لوگ مجلس سے بلا ذکر الٰہی کئے چلے آتے ہیں وہ قیامت کے روز ندامت اٹھائیں گے[7] اور فرمایا جو صبح کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکر الٰہی کرتا ہے اس کو بنی اسمٰعیل کے

---

[1] البیہقی (الترغیب ج ۲ ص ۳۹۶، المشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۰۶ - [2] سورۃ الرعد آیت ۲۸ پ ۱۳

[3] تفسیر الطبری ج ۳۰ ص ۲۲۸، الحاکم ج ۲ ص ۵۴۱، فتح الباری ج ۸ ص ۷۴۱۔

[4] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۸۰) ابونعیم الحلیہ ج ۶ ص ۱۸۱، المشکوٰۃ: ۲۱۷۷ بحوالہ رزین الدعوات باب ذکر اللہ، مرقاۃ ج ۳ ص ۴۳ - [5] البیہقی فی شعب الایمان (الترغیب ج ۲ ص ۳۹۹، والطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً (المجمع ج ۱۰ ص ۷۶) - [6] ابن حبان (الترغیب ج ۲ ص ۳۹۹) احمد ج ۳ ص ۶۸، ابویعلیٰ (المجمع ج ۱۰ ص ۷۵)۔

[7] ابوداؤد: ۴۸۵۶ الادب، الترمذی: ۳۳۸۰ مثلہ، الحاکم ج ۱ ص ۴۹۶۔

چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو عصر کی نماز پڑھ کر غروب آفتاب تک یاد الٰہی میں مصروف رہے گا اس کو بھی چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔[1] (ابوداؤد) حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کرنے والا اپنے کو محفوظ قلعہ میں داخل کرلیتا ہے۔ شیطان اس کو گمراہ نہیں کرسکتا۔ (ترمذی[2] ابن حبان، احمد)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ کون سا مال افضل ہے جس کا ہم ذخیرہ بنائیں آپ نے فرمایا اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَۃٌ مُؤْمِنَۃٌ۔[3]
سب سے بہتر یاد الٰہی کرنے والی زبان۔ شکر کرنے والا دل اور مومنہ نیک بیوی ہے۔

ذکر الٰہی کے درجے

ذکر الٰہی کی فضیلت کے بعد اس کے درجوں کو بھی معلوم کرلینا مناسب ہے تاکہ ہر شخص بہتر سے بہتر درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

ذکر الٰہی کے چار درجے ہیں۔ (۱) صرف زبان سے ذکر الٰہی ہو اور دل اس سے غافل ہو۔ اس کا بہت ہی کم اثر ہوتا ہے۔ مگر بیہودہ گوئی سے تو لاکھ درجہ بہتر ہے۔ (۲) ذکر قلبی ہو مگر یہ ذکر دل میں قرار نہ پکڑے۔ بہت

[1] ابوداؤد: ۳۶۶۷ العلم، ابویعلی: (الترغیب ج ۱ ص ۲۹۵)
[2] احمد ج ۴ ص ۲۰۲، ابن خزیمہ: ۹۳۰، الترمذی: ۲۸۶۳ الامثال
[3] الترمذی: ۳۰۹۴ التفسیر، ابن ماجہ: ۱۸۵۶ النکاح، احمد ج ۵ ص ۲۷۸۔

مشکل سے وہ ذکر پر آمادہ ہوتا ہے۔ (۳) ذکر دل میں جم گیا اور کاموں کی طرف اس کا دل نہیں لگتا۔ (۴) ذکر کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی محبت وخیال دل میں بس گیا۔ اور ذکر قلبی کے ساتھ تمام اعضاء، بلکہ اس کے ذکر کی وجہ سے تمام چیزیں ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ یہ ذکر کا آخر درجہ ہے: دل صاف ہو کر سورج کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔[1]

جس نے نفس کو صاف کر لیا وہ مراد کو پہونچ گیا۔ ذکر الٰہی کے بہت سے فائدے ہیں۔ جن کو شیخ الاسلام علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے الوابل الصیب میں بیان فرمایا ہے یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ آگے چل کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بیان میں کچھ فائدے بیان کئے جائیں گے اور یہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سب ذکروں سے بہتر ذکر ہے اس کی فضیلت دعاؤں کے ذکر میں انشاءاللہ بیان کی جائے گی۔

قرآن مجید کی بزرگی

قرآن مجید سارا ہی دعا وشفا ہے، اگر کوئی صرف قرآن مجید ہی پڑھتا رہے اور کوئی دعا نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو دعا کرنے والے سے بھی زیادہ عنایت فرمائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں فرماتے ہیں: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ۔ (ترمذی)[2]

---

[1] سورۃ الشمس آیت ۹ پ ۳۰۔ [2] الترمذی: ۲۹۲۶ ثواب القرآن، الدارمی ج ۲ ص ۲۴۲، البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ برقم: ۲۰۳۵ فضائل القرآن

جو قرآن مجید پڑھنے کی وجہ سے میری یاد اور سوال سے باز رہا تو میں اس کو سائلین سے بھی زیادہ دوں گا۔

کیوں کہ قرآن مجید کا پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے، اور اللہ اپنے کلام کو زیادہ توجہ سے سنتا ہے اور اللہ کے کلام کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوق پر۔ اس مضمون کے ضمن میں ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید اور اس کی سورتوں اور بعض آیتوں کی فضیلت کو بیان کر دیں، تاکہ دعا کرنے والا اس ثواب سے محروم نہ رہے کیوں کہ یہ دعا کی کتاب ہے۔

قرآن مجید کی تعریف انسانی طاقت سے باہر ہے۔ چند حدیثوں کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ۔ (الحدیث[1])

جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کو نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکی کے برابر ہے، الٓمٓ ایک حرف نہیں ہے بلکہ "الف" ایک حرف ہے "لام" ایک حرف ہے "میم" ایک حرف ہے تو ان تینوں حرفوں کے بدلے تیس نیکیاں ملیں گی اور پورے قرآن مجید میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر (۳۲۲۶۷۰) حروف ہیں۔ تو پورے قرآن مجید کے پڑھنے کا ثواب بتیس لاکھ چھبیس ہزار سات سو (۳۲۲۶۷۰۰) ملے گا، اور فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جس کی روشنی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی، اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو جس نے پڑھ کر عمل کیا اس کا کیا حال ہوگا۔ یعنی پڑھنے والے کو بہت کچھ ملے گا۔

---

[1] الترمذی: ۲۹۱۰ ثواب القرآن، الحاکم ج ۱ ص ۵۵۵، صحیح الحاکم: ج ۲ ص ۳۳۹۔

(احمد، ابوداؤد[1]) اور فرمایا کہ قرآن کے پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، تیرا آخری درجہ وہی ہوگا جو آخر آیت پڑھے گا اور قرآن مجید میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیتیں ہیں تو ان کو اسی قدر درجے ملیں گے اور ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی[2]) اور فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھرانے کے دس دوزخی آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ جس میں نہیں پڑھا جاتا اس میں نہیں ہوتی (بزار[4]) اور فرمایا:

اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ۔ (بیہقی[5])

میری امت کی بہترین عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے اور قرآن مجید کی ظاہری تعظیم بھی کرنی چاہیے اس سے بہت ثواب ملتا ہے۔ زمین پر قرآن مجید کے گرے ہوئے ورقوں کا اٹھانے والا اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام لے لکھے ہوئے کاغذوں کو زمین سے اٹھانے والے علیین میں بلند مرتبہ پائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ کِتَابٍ یُّلْقٰی بِمَضْیَعَۃٍ

---

[1] ابوداؤد: ۱۴۵۳ الصلوٰۃ، احمد ج ۳ ص ۴۴۰، الحاکم ج ۱ ص ۵۶۷، تلخیص مستدرک الحاکم معہ ج ۱ ص ۵۶۷، المرقاۃ ج ۳ ص ۳۴۱۔ [2] الترمذی: ۲۹۱۴ ثواب القرآن، ابوداؤد: ۱۴۶۴ الصلوٰۃ، احمد ج ۲ ص ۱۹۲، المرقاۃ ج ۳ ص ۲۳۶۔ [3] الترمذی: ۲۹۰۵ ثواب القرآن، ابن ماجہ: ۲۱۵ المقدمہ، احمد ج ۱ ص ۱۴۸، المرقاۃ ج ۳ ص ۳۲۲۔

[4] البزار (المجمع ج ۷ ص ۱۷۱)۔

[5] البیہقی فی شعب الایمان۔

مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ مَلَآئِكَتَهٗ يَحْفَظُوْنَهٗ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُقَدِّسُوْنَهٗ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ وَلِيًّا مِّنْ اَوْلِيَآئِهٖ فَيَرْفَعُهٗ مِنَ الْاَرْضِ وَمَنْ رَفَعَ كِتَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فِيْهِ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَفَعَ اللّٰهُ اِسْمَهٗ وَخَفَّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ الْعَذَابَ وَاِنْ كَانَ كَافِرَيْنِ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر جب کوئی کتاب گر پڑتی ہے تو اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے وہ فرشتے اپنے پروں سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں میں سے کسی ولی کو بھیج دیتا ہے وہ اس کو زمین سے اٹھالیتا ہے اور جو زمین سے کسی ایسی کتاب (کاغذ) کو اٹھالے جس میں اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو علیین میں بلند کرے گا اور اس کے ماں باپ کے عذاب میں کمی کردے گا اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔

استعاذہ وبسملہ کے فضائل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ [2]

جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو مردود شیطان سے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ استعاذہ قرآن مجید کے لئے کنجی ہے۔ قرآن مجید

---

[1] الطبرانی الصغیر ج ۱ ص ۱۴۴۔ یہ حدیث مذکورہ مولانا مولوی احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرماکر خاکسار کو مرحمت فرمائی تھی۔ [2] سورۃ النحل آیت ۹۸۔

کے شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے، تاکہ زبان فضول باتوں سے پاک وصاف ہو جائے، اس کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وہ کام ادھورہ وناقص ہی رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو ہر کام کے شروع میں ضرور پڑھنا چاہیے[1]۔ حضرت وہب بن منبہؒ مشہور محدث فرماتے ہیں کہ بسم اللہ کو ایسی شرافت وسلطنت حاصل ہے جو اور کلموں کو حاصل نہیں۔ ذبیحہ اسی سے حلال ہوتا ہے، تمام عبادتوں وطہارتوں میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ سچے دل سے کہنے والا نہ دریا میں غرق ہوگا، نہ آگ میں جلے گا، نہ سانپ بچھو اس کو ڈسے گا اور دوزخ کے زبانیہ (فرشتوں) سے محفوظ رہے گا۔ (فصل الخطاب فی فضل الکتاب) حضرتؓ نے ایک بسم اللہ لکھنے والے کو دیکھ کر فرمایا:

جَوِّدْهَا فَاِنَّ رَجُلًا جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ۔ (الداء والدواء)

اس کو اچھا کر کے لکھو۔ کیوں کہ ایک شخص نے بسم اللہ کو بہت خوش خط واچھا لکھا اس کو بخش دیا گیا۔ حضرت مجدد الدین مجاہد ملت والاجاہ نواب سید صدیق حسن خانصاحبؒ (جو ان دعاؤں کی برکت سے نوابی کے تخت پر متمکن ہوئے) بسم اللہ کے خصائص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص بسم اللہ کو زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو روزی زیادہ عطا فرمائے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ہوگی، سوتے وقت ۲۱ ربار پڑھنے سے اس رات جن وانسان وشیطان کے شرو فساد اور چوری، ڈاکہ اور آگ لگنے اور اچانک موت کے آجانے اور تمام بلاؤں وآفتوں سے محفوظ رہے گا۔ دیوانے کے کان میں ۴۱ مرتبہ پڑھنے سے جلد صحت

---

[1] ترمذی کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح۔ احمد ج ۲ ص ۳۵۹۔ الطبقات للسبکی ج ۱ ص ۶۔

یابی ہوجاتی ہے۔ مرگی والے پر دَم کرنے سے جلد افاقہ ہوتا ہے۔ ظالم و جابر حاکم کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اس کے دل میں رعب و خوف آجاتا ہے۔ تکلیف زدہ اور جادو کئے ہوئے (مسحور) آدمی پر متواتر سات دن تک سَو سَو بار پڑھنے سے خدا کے حکم سے جادو اور تکلیف کی شکایت دور ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ بے شمار فائدے ہیں جن کا اہلِ علم و عمل نے تجربہ کیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سچ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں حالانکہ وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کے علاوہ کسی پر نہیں اتری۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو دوزخ کے فرشتے (زبانیہ) سے نجات چاہے وہ بسم اللہ پڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روم کے بادشاہ نے خط لکھا کہ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا ہے، کبھی بند نہیں ہوتا۔ آپ کوئی دوا روانہ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی بھیجی۔ جب بادشاہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا تو سر کا درد موقوف ہوجاتا، جب اس کو اتار دیتا پھر درد ہونے لگتا، اس کو بہت تعجب ہوا، ٹوپی میں دیکھا تو صرف بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کے سوا کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس بسم اللہ کے برکت سے ہی دردِ سر موقوف ہوجاتا ہے۔ اس نے کہا:

مَا اَكۡرَمَ هٰذَا الَّذِیۡ وَعَزَّهٗ شَفَانِیۡ وَاحِدٌ مِّنۡهُ۔ پھر وہ پکا مسلمان ہوگیا۔ (کتاب الداء والدواء)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

اس سورۂ فاتحہ (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ) کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ - [1]

(اے نبیؐ) ہم نے تم کو سبع مثانی اور قرآن مجید دیا ہے - اس سبع مثانی سے مراد سورۂ فاتحہ ہے، یہ تمام سورتوں سے بڑی ہے - حدیث میں فرمایا کہ چاروں آسمانی کتابوں (توراۃ، انجیل، زبور، قرآن) میں اس سورت جیسی کوئی سورت نہیں نازل ہوئی - (ترمذی)[2] اور حدیث میں فرمایا کہ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی - (بخاری)[3] اور فرمایا:

اَخْيَرُ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - [4]

قرآن مجید میں سب سورتوں سے بہتر سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔

حضرت سائب بن یزیدؓ روایت کرتے ہیں:

عَوَّذَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تِفْلًا - [5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو رقیہ (منتر) فرمایا - (بخاری)[6] ایک صحابیؓ نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر دم کیا، خدا کے حکم سے وہ اچھا ہوگیا اور فرمایا: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ - (احمد) سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے - (احمد، بیہقی)[7] ایک روایت میں فرمایا: خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ - قرآن سب دواؤں سے بہتر

---

[1] سورۃ الحجر پ ۱۴ آیت ۸۷ -

[2] الموطا ج ۱ ص ۸۳ الصلوٰۃ، الحاکم ج ۱ ص ۵۵۷ فضائل القرآن، ترمذی ص ۳۱۳۴ تفسیر القرآن، النسائی ج ۲ ص ۱۳۹ الصلوٰۃ

[3] البخاری: ۷۵۶، الأذان، مسلم: ۳۹۴ الصلوٰۃ وجمیع اصحاب الستۃ -

[4] البیہقی فی الشعب (الدرالمنثور ج ۱ ص ۵، احمد ج ۴ ص ۱۷۷ -

[5] الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۵ ص ۱۱۳) الدارقطنی فی الافراد (الدرالمنثور ج ۱ ص ۲) -

[6] بخاری: ۲۲۷۶ الاجارۃ، مسلم: ۲۲۰۱ السلام، ابوداؤد: ۳۴۱۸ البیوع -

[7] الدارمی ج ۲ ص ۳۲۵ فضائل القرآن، البیہقی (المشکوٰۃ: ۲۱۷۰ ج ۱ ص ۶۶۷)

دوا ہے۔[1] (ابن ماجہ) اور فرمایا: اِذَا قَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ نَقَدْ اٰمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْئٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔[2] جب تم نے سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھ لیا تو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو گئے۔

خاصیت: سورۃ فاتحہ کی خاصیت یہ ہے کہ ہر بیماری کے لئے باعث شفاء ہے۔ وبار، طاعون زدہ پر بسم اللہ اور یہ الحمد للہ دو دو بار پڑھ کر دم کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت جلد شفا ہوگی۔ علامہ ابن عربی فرماتے ہیں کہ مغرب کے فرض وسنت کے بعد اسی جگہ پر چالیس مرتبہ پڑھے اور اس جگہ سے اٹھے نہیں تو اللہ تعالیٰ سے جو حاجت مانگے گا پائے گا۔ اگر قیدی ایک سو اکیس بار پڑھ کر بیڑی پر دس بار دم کرے تو وہ اللہ کے حکم سے رہا ہو جائے گا۔ علامہ ابن القیمؒ فرماتے ہیں:

كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَوَاءٌ وَاَنَا اَحْسَنْتُ الْمُدَاوَةَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُ لَهَا تَاثِيْرًا عَجِيْبًا فِي الشِّفَاءِ۔ (الجواب الکافی)

سورۃ بقرہ کی فضیلت

اس مبارک سورت کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا

---

[1] ابن ماجہ: ۳۵۰۱، الطب۔

[2] البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۲۱)، الدر المنثور ج ۱ ص ۵۔

يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ ۔ [۱](مسلم) سورۂ بقرہ پڑھا کرو، اس کا لینا برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے۔ جادوگر اس کی نہیں طاقت رکھتے۔ قیامت کے روز پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی۔ فرمایا جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔[۲] (مسلم) اور فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ وَفِيهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ۔ ہر چیز کے لئے کوہان و رفعت ہے، قرآن مجید کی رفعت سورۂ بقرہ ہے اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے[۳] (ترمذی) اور فرمایا: اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں[۴] (مسلم) اور فرمایا: اس سورت کے آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ پڑھنے والے کو کفایت کریں گی۔ (الجواب الکافی)

اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَأَبِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (مسلم[۵])

آیت الکرسی کی فضیلت

اس مقدس آیت کی بڑی بزرگی ہے۔ قرآن مجید کی آیتوں میں سب سے بڑی آیت ہے۔ (مسلم[۶]) سوتے وقت اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب

---

۱ مسلم: ۸۰۴ صلوۃ المسافرین، احمد ج ۵ ص ۲۴۹، الدارمی ج ۲ ص ۴۴۶۔
۲ مسلم: ۷۸۰ صلوۃ المسافرین، الترمذی: ۲۸۸۰ ثواب القرآن۔
۳ الترمذی: ۲۸۸۱ ثواب القرآن۔ ۴ الدر المنثور ج ص ۲۰۔
۵ البخاری: ۵۰۰۹ فضائل القرآن، مسلم: ۸۰۸ صلوۃ المسافرین، ابوداؤد: ۱۳۹۷ الصلوۃ
۶ مسلم: ۸۱۰ المسافرین، ابوداؤد: ۱۴۶۰، احمد (المجمع ج ۲ ص ۳۲۱) عن ابی بن کعبؓ وایضًا ابوداؤد: ۴۰۰۳ القراءات وغیرہ۔

نہیں آسکتا۔ اللہ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔ ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ (طبرانی[1]) اس آیت میں اسم اعظم (الحی القیوم) ہے اور پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہوجاتا ہے۔ روزی میں کشائش ہوتی ہے۔ گھر سے نکلتے وقت پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے شیطان ہٹ جاتے ہیں اور ہر آفت وبلا سے محفوظ رہتا ہے۔ جہاتِ ستہ اور داخل جوف میں پڑھنے سے ایک مضبوط قلعہ حفاظت کے لئے ہوجاتا ہے۔ کوئی چور ڈاکو داخل نہیں ہوسکتا۔

اٰمَنَ الرَّسول

یہ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں۔ جس گھر میں روزانہ متواتر یہ آیتیں پڑھی جائیں گی اس گھر میں شیطان نہیں آئے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو ان دونوں آیتوں کو رات میں پڑھے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کی کفالت کرتی ہیں[2]۔ یعنی اس رات کے شر وفساد اور شیطانی خطرات سے کفایت کرے گی یا تہجد کی نماز سے کفایت کرے گی۔ اور فرمایا کہ یہ آیتیں عرشِ الٰہی کے نیچے خزانہ سے ملی ہیں[3]، اس کو سیکھو، اپنی بیوی اور بچوں کو سکھاؤ اور نماز میں پڑھا کرو۔

[1] النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، ص۱۰۱، الطبرانی (المجمع ج۱۰ ص۱۰۲)، ابن حبان (الترغیب ج۲ ص۳۷۵)
[2] الحاکم ج۱ ص۵۶۲، الترمذی: ۲۸۸۵ ثواب القرآن، ابن حبان: ص۱۷۲۶۔
[3] الحاکم ج۱ ص۵۶۲، ترغیب ج۲ ص۳۷۲۔

سورۂ کہف کی فضیلت

اس سورتِ کریمہ کی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو اس کو جمعہ کو پڑھے گا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے لئے روشنی ہوگی[1] اور جو اس کے شروع کی دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا[2] اسی طرح آخر کی دس آیتیں پڑھنے سے دجال کا تسلط نہیں[3] ہوگا۔ غرض اس کے پڑھنے سے دجال کے فتنے اور دیگر بری آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ یٰسین کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ لَا یَقْرَأُهَا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اللّٰهَ وَالْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ۔ الخ[4]

سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے جو اللہ اور آخرت کے لئے پڑھے گا اس کی بخشش ہوجائے گی، اور فرمایا ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین[5] ہے۔ جو اس کو ایک

---

[1] البیہقی فی الشعب (المشکوٰۃ: ۲۱۵۷ ج۱ ص۶۶۷) الحاکم ج۲ ص۳۶۸۔

[2] مسلم: ۸۰۹ المسافرین، ابوداود: ۴۳۲۳ الملاحم، الترمذی: ۲۸۸۸ ثواب القرآن۔

[3] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج۷ ص۵۳)، احمد ج۶ ص۴۴۶۔ [4] النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۱۰۷۵، احمد ج۵ ص۲۶۔ [5] الترمذی: ۲۸۸۹ ثواب القرآن، الدارمی: ج۲ ص۴۰۶ فضائل القرآن المرعاۃ ج۳ ص۴۴۴۔

بار پڑھے گا دس قرآن پڑھنے کا ثواب پائے گا اور فرمایا: مَنْ دَاوَمَ عَلٰی یٰسٓ کُلَّ لَیْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ شَهِیْدًا۔ جو ہمیشہ ہر رات کو سورۂ یٰسین پڑھتا رہا اور اسی حالت میں مرگیا تو شہید مرے گا۔[1] (طبرانی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ یَّنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔[2]

اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے پڑھا۔ فرشتوں نے سن کر کہا اس امت کو مبارک ہو جس پر یہ نازل ہوں گی اور ان دلوں کو بشارت ہو جو اس کو اٹھائیں اور ان زبانوں کے لئے مبارک ہو جو اس کو پڑھیں۔

حضرت ابوبکرؓ اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِلٰى قَوْلِهٖ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ وَدَعَا عَلٰٓى اَثَرِهَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ۔

جو سورہ یٰسین کو شروع سے اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ تک پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ (دارمی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَاجَتُهٗ۔[3] (دارمی) جو سورۂ یٰسین کو

---

[1] الطبرانی الصغیر ج ۲ ص ۸۹، الدر المنثور تفسیر سورۂ یٰسین۔

[2] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج ۷ ص ۵۶)، الدارمی ج ۲ ص ۴۵۶۔

[3] الدارمی ج ۲ ص ۴۵۷۔

دن کے شروع حصہ میں پڑھ لے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔

سورۂ فتح کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَۃَ سُوْرَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا۔[1]

(بخاری ۱۲)

آج کی رات مجھ پر ایک ایسی سورہ نازل ہوئی ہے جو دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ اس سے مراد سورۂ فتح (اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا) ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت

اس سورۃ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ سُوْرَۃً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ...... الخ قرآن میں تیس آیت کی ایک سورۃ ہے جس نے آدمی کے لئے شفاعت کی حتی کہ بخشش ہوگئی، وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ (دارمی، ابن ماجہ[2] ۱۲) دوسری روایت میں فرمایا:

مَنْ قَرَأَھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ مَنَعَہُ اللہُ بِھَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[3] جو اس

[1] البخاری: ۷۷ا۴ المغازی، الترمذی: ۳۲۵۷ التفسیر۔ [2] ابوداؤد: ۱۴۰۰ الصلوٰۃ، الترمذی: ۲۸۹۳ ثواب القرآن، ابن ماجہ: ۳۷۸۵ الادب۔ [3] النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ ص۷۱۱، الحاکم ج۲ ص۴۹۸

سورۃ کو ہر رات پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو عذابِ قبر سے بچالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سوتے وقت الم تنزیل (سورۃ سجدہ) اور تبارك الذی (سورۃ ملک) دونوں کو پڑھ کر سوتے۔ (احمد، ترمذی)[1]

سورۃ واقعہ کی فضیلت

اس سورت کے متعلق حدیث میں ہے کہ جو اس کو ہر رات پڑھے گا اس کو فاقہ نہیں ہوگا اور جو ہمیشہ پڑھا کرے گا وہ اللہ کے فضل و کرم سے کبھی محتاج نہیں ہوگا خود بھی پڑھے اور بچوں کو سکھادے۔[2] (ابویعلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا۔[3] جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا اس کو فاقہ کشی کی نوبت نہیں آئے گی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن مسعودؓ کو کچھ مال دینا چاہا کہ اس کو اپنی لڑکیوں پر خرچ کریں۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: أَتَخْشَىٰ عَلَيْهِنَّ الْفَقْرَ وَقَدْ أَمَرْتُهُنَّ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ الْفَاقَةُ۔[4] کیا آپ ان لڑکیوں پر محتاجگی کا خیال کرتے ہیں جب کہ میں نے ان کو سورۃ واقعہ پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا ہے کہ جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا وہ محتاج نہیں رہے گا۔

---

[1] الترمذی: ۲۸۹۴ ثواب القرآن، احمد ج ۳ ص ۳۴۰، الحاکم ج ۲ ص ۴۱۳، الدارمی ج ۲ ص ۴۵۵۔
[2] ابن السنی: ۶۸۵ ص ۲۵۳، تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ الواقعہ۔
[3] نفس المصدر
[4] ابن عساکر فی تاریخہ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۲)۔

سورۃ نبا، وغیرہ کی فضیلت

اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۃ نبا، (عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ) کی آیت وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا کو بار بار پڑھے، اللہ کے حکم سے نیند آجائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا زُلْزِلَتْ نصف قرآن ہے[1]۔ یعنی اس سورت کے پڑھنے سے آدھے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح وَالْعَادِيَاتِ کا ثواب بھی ہے[2] اور فرمایا قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کو سوتے وقت پڑھا کرو تم کو شرک سے بچائے گی اور اس کے پڑھنے سے ربع قرآن (چوتھائی قرآن پڑھنے کا) ثواب ملتا ہے[3]۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھائی قرآن کے ہے[4]۔ سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثلث قرآن ہے[5]۔ یعنی اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ جو اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، جو سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹے لیٹے سو مرتبہ پڑھا کرے گا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے داہنی جانب سے جنت میں داخل کرے[6] گا۔ معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پناہ مانگنے کیلئے بہترین سورتیں ہیں۔ جادو کئے ہوئے آدمی پر پڑھ کر دم کرنے سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا

---

[1] الترمذی: ۲۸۹۶ ثواب القرآن، الحاکم ج۱ ص۵۶۶، المرقاۃ ج۴ ص۴۴۵۔
[2] تفسیر البیضاوی ص۸۰۵ تفسیر سورۃ "العادیات"۔ [3] البیہقی فی شعب الایمان (صحیح الجامع ۲۱،۱)، الترمذی: ۳۴۰۱ الدعوات، ابو داؤد: ۵۰۵۵ الادب عن قرۃ بن نوفل عن ابیہ۔ [4] الترمذی: ۲۸۹۷ ثواب القرآن، فتح الباری: ج۹ ص۶۳۔ [5] البخاری: ۵۰۱۴ فضائل القرآن، ابو داؤد: ۱۴۶۱ الصلوٰۃ، النسائی ج۲ ص۱۷۱ الصلوٰۃ۔ [6] الترمذی: ۲۹۰۰ ثواب القرآن، قیام اللیل: ۶۶۔

آپ نے ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر اپنے جسم مبارک پر دم کیا، جادو کا اثر دور ہوگیا۔ سوتے وقت آپ ان دونوں سورتوں کو ہتھیلیوں پر دم کرکے تمام جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ اسی طرح یہ عمل تین مرتبہ کرتے[1] اور اس کے بہت سے فضائل ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ اَلْفَلَقَ وَالنَّاسَ ..... الحدیث[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعوذ کے بارے میں معوذتین کی مثل کوئی سورت نہیں دیکھی گئی۔

---

[1] البخاری: ۵۷۶۳، الطب، مسلم: ۲۱۸۹ السلام۔

[2] مسلم: ۸۱۴ المسافرین، الترمذی: ۲۹۰۴ ثواب القرآن، النسائی: ج ۲ ص ۱۵۸ الصلوۃ۔

خاکسار مؤلف کی ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ اس مختصر تمہید میں دعاؤں کی اہمیت وحقیقت وفضائل اوراس کے آداب وشرائط وقبولیت کے مقاماتِ مقدسہ واوقات مبارکہ اور ذکرالٰہی کے فوائد، قرآن مجید کی تلاوت وخصائص کو پڑھ چکے۔ آگے چل کر قرآن مجید واحادیث رسول کی دعاؤں کو پڑھیں گے۔ لیکن دعاؤں کے سلسلہ کے شروع کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ان دعاؤں کا ماخذ قرآن مجید وصحاح ستہ، مشکوٰۃ، حصن حصین اور نزل ابرار وغیرہ معتبر کتابیں ہیں۔ جن کا ترجمہ وحاشیہ میں حوالہ ہے۔ بوقت ضرورت اصل کتاب میں بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کتاب قرآن کریم کی دعاؤں سے شروع کی گئی ہے۔ حتی الامکان ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر دعا پر ہندسہ لگا کر حاشیہ میں بتایا ہے کہ اس دعا کو فلاں نبی نے فلاں ضرورت کے لئے پڑھا تھا۔ (۳) حدیثوں کی دعاؤں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے...... جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ کی دعائیں الگ الگ لکھی گئی ہیں۔ (۴) پہلے ایک عنوان قائم کر کے اس دعا کی ترکیب وفضیلت بیان کی گئی ہیں۔ (۵) اور ہر ایک باب کی دعائیں ایک ہی باب میں جمع کردی گئی ہیں، اور متعدد دعائیں نمبروار درج کردی گئی ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے چاہے سب دعاؤں کو پڑھیں یا بعض کو منتخب کر کے پڑھیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مقصد کے لئے مختلف انداز اور طریقوں سے ارشاد فرمایا ہے (۶) عام لوگوں اور معمولی اردو خواں بھائیوں کی آسانی کے لئے دعاؤں کا بامحاورہ آسان اردو میں ترجمہ لکھ دیا ہے تاکہ ترجمہ کو پڑھ کر جس دعا کو اپنے مقصد وحاجت کے مطابق پائیں پڑھ لیا کریں۔ (۷) دراصل اردو خواں لوگوں کی سہولت کی غرض سے یہ

کتاب لکھی ہے، ورنہ دعاؤں کی بہترین کتابیں موجود ہیں۔ مگر عربی ہونے کی وجہ سے صرف عربی جاننے والے ہی پورا فائدہ اٹھاتے ہیں یہ بیچارے پورے پورے فائدوں سے محروم یا ان لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ نے اس کمی کو حتی الامکان پورا کر دیا ہے۔ اب ہر معمولی پڑھا لکھا آدمی اس کتاب سے بحمد اللہ معلوم کر سکتا ہے کہ فلاں دعا کس وقت اور کس طرح پڑھنی چاہیئے۔

اس کتاب کے لکھنے میں جس قدر محنت و جانفشانی اٹھانی پڑی ہے انشاءاللہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ مرحمت فرمائے گا۔ آپ حضرات سے صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں خاکسار مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ کو یاد فرمائیں اور اس کی لغزشوں کو دامنِ اصلاح و عفو میں پوشیدہ کرکے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر موجبِ نجات بنائے۔ آمین ؎

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب — زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشے ست کز ما یاد ماند — کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت — کند در کار درویشاں دعائے



معترف تقصیر و طالب دعا،

عبد السلام سلمہ اللہ تعالیٰ بستوی

نزیل دہلی مورخہ ۸ رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ



قرآن مجید کی دعائیں

ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی گئی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خود بھی تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ اپنی ضرورتوں کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کرو۔ ہم قبول کر کے تمہاری حاجتوں کو پوری کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری فرمائی۔

ہم بھی اگر انہیں دعاؤں کو پڑھ کر اپنی ضرورتوں کو اللہ کے دربار میں پیش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ آپ ان دعاؤں کا ترجمہ و فوائد کا نوٹ دیکھ کر اپنی مطلوبہ دعائیں پڑھ لیا کیجئے۔ ہر دعا پر نمبر لگا دیئے گئے ہیں جس سے ہر دعا الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔ نماز و غیر نماز میں ہر وقت پڑھ سکتے ہیں مگر رکوع وسجدے کی حالت میں قرآن مجید کی دعائیں نہ پڑھی جائیں کیوں کہ اس حالت میں قرآن مجید کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔



پہلی منزل

طلب ہدایت ونیز بیماری کیلئے شفا کی دعاء

اس سورت کی فضیلت مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾[1]

خدا کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے میں اللہ کے نام سے شروع کرتا

[1] سورہ فاتحہ

ہوں۔ جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔
ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے۔ جو تمام جہان کی پرورش کرنے والا ہے نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ مالک ہے دن قیامت کا (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں دکھا ہم کو سیدھا راستہ (یعنی) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا جن پر تو غصّہ ہوا۔ اور نہ ان کا جو بھٹکنے والے ہیں۔

قبول عبادت، حصول ایمان و طلب ہدایت کی دعا

یہ دعا، حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی ہے جو کہ بیت اللہ شریف کے بناتے وقت بالہام خداوندی کی تھی۔

(۲) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ [1]

اے ہمارے پروردگار تو ہم سے قبول فرما۔ تو ہی سُننے جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار اور ہم کو بنالے اپنا فرماں بردار۔ اور ہماری اولادوں میں سے بھی ایک جماعت اپنی فرماں بردار بنا اور دکھا ہم کو ہماری عبادت کے طریقے اور ہم پر توجہ فرما۔ بے شک تو ہی توجہ فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔

---

[1] سورۃ بقرہ، پ ۱، آیت ۱۲۷، ۱۲۸۔

قبول ایمان کی دعاء

حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی دعا ہے۔

(۳) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ [۱]

اے ہمارے رب ہم نے مان لیا جو کچھ آپ نے نازل فرمایا اور رسول کی پیروی کی تو ہم کو لکھ لے گواہوں کے ساتھ۔

توفیق قبولیت ایمان کی یہ دعا ہے۔ جو حضرت نجاشی بادشاہ حبشہ اور ان کے درباری نے کی تھی۔ یہ دو آیتوں میں ہے درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

(۴) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ [۲]

اے رب ہم تو ایمان لے آئے لکھ لے ہم کو گواہوں کے ساتھ۔ اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو داخل کرے گا نیک لوگوں کے ساتھ۔

---

[۱] سورۃ آل عمران: پ ۳، آیت ۵۳۔
[۲] سورۃ المائدہ: پ ۷، آیت ۸۳، ۸۴۔

توفیق عمل صالح، اطمینان قلب کی دعا

یہ نیک بندوں کی دعا ہے۔

(۱۵) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (۷۴) [۱]

اے ہمارے رب تو ہم کو عنایت فرما ہماری بیبیوں اور ہماری اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔

انجام بخیر اور عمل صالح کی توفیق کی دعا

یہ حضرت داؤد علیہ السّلام کی دعا ہے۔

(۱۶) رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (۱۹) [۲]

اے میرے رب تو مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تونے

---

[۱] سورۃ الفرقان: پ ۱۹، آیت ۷۴۔
[۲] سورۃ النمل: پ ۱۹، آیت ۱۹۔

مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے، اور اس بات کی کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور داخل فرما مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں.

انجام بخیر ہونے کی دعاء

یوسف علیہ السلام کی دعا ہے۔ جو رحلت سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں کی تھی۔

⑦ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾[1]

اے پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے تو ہی میرا آقا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو مجھے مسلمان کر کے مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملادے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعاء

اس دعا میں دونوں جہان کی بھلائی طلب کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔

⑧ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰﴾[2]

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔

[1] سورۂ یوسف : پ ۱۳ ، آیت ۱۰۱ ۔ [2] سورۂ بقرہ : پ ۲ ، آیت ۲۰۱ ۔

طلب رحم ومغفرت کی دعاء

یہ رسولوں اور مومنوں کی دعا ہے۔

(۹) سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ [۱]

ہم نے سُنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب تجھ سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہ حضرت آدم و حوّا علیہما السلام کی دعا ہے۔ اس دعا میں اپنی خطاؤں کی معافی چاہی ہے۔

(۱۰) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ [۲]

اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا (تو بخش دے) اگر ہم کو نہ بخشے گا اور رحم نہ فرمائے گا۔ تو ہم برباد ہو جائیں گے۔

یہ نیک بندوں کی دعا ہے۔

(۱۱) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ [۳]

[۱] سورۂ بقرہ: پ ۳، آیت ۲۸۵۔ [۲] سورۂ اعراف: پ ۹، آیت ۲۳۔ [۳] سورۂ مومنون: پ ۱۸، آیت ۱۰۹

اے پروردگار ہیں تیرے اوپر ایمان لے آیا تو ہم کو بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا بتائی گئی:

(۱۲) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (۱۱۸) [ل]

اے پروردگار تو بخش دے اور رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربان ہے۔

(۱۳) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۸) [ڪ]

اے ہمارے رب تو پوری فرما ہمارے لیے روشنی اور ہم کو بخش دے تو ہی تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ حضرت نوح علیہ السّلام کی دعا ہے۔

(۱۴) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (۲۸) [ڪ]

اے میرے رب تو مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ان لوگوں کو بھی جو میرے

ل سورۃ مومنون: پ ۱۸، آیت ۱۱۸۔ ڪ سورۃ التحریم: پ ۲۸، آیت ۸۔
ڪ سورۃ نوح: پ ۲۹، آیت ۲۸۔

گھر میں داخل ہوئے بحالت ایمان اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی۔

رحم و مغفرت، آسانی اور دشمنوں پر فتحیابی کی دعاء

ان آیتوں کی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں سے یہ آیتیں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ اس دعاء کی ہر درخواست پر اللہ تعالیٰ نے قَدْ قَبِلْتُ فرمایا۔ یعنی ہم نے قبول کیا۔

(۱۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (۲۸۶)[1]

اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب اور نہ رکھ ہمارے اوپر بھاری بوجھ جیسا کہ تو نے رکھا تھا ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے اے پروردگار ہمارے نہ اٹھوا ہم سے جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے تو ہماری مدد فرما قوم کافرین پر۔

---

[1] سورۂ بقرہ: پ ۳، آیت ۲۸۶۔

توبہ واستغفار کی دعاء

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاء ہے۔ جب کہ وہ کوہ طور سے تشریف لے آئے تھے۔

(۱۶) اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ ﴿۱۵۶﴾[1]

تو ہی ہمارا آقا ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور لکھ دے ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بے شک ہم تیری طرف لوٹ آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے۔

(۱۷) رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ﴿۱۶﴾[2]

اے رب اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں نے، تو مجھے بخش دے۔

دعاء مغفرت، انجام بخیر وحصول جنت کی دعاء

یہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کی دعاء ہے۔

---

[1] سورۂ اعراف: پ ۹، آیت ۱۵۵، ۱۵۶۔
[2] سورۂ قصص: پ ۲۰، آیت ۱۶۔

﴿١٨﴾ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ [1]

اے ہمارے رب تو نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو رحمت اور علم میں تو توبہ کرنے والوں کو اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے والوں کو بخش دے اور بچالے دوزخ کے عذاب سے۔ اے ہمارے پروردگار تو ان کو داخل فرما اس ہمیشگی کے باغوں میں جن کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بھی جو نیک ہوئے ہیں ان کے باپوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولادوں میں سے بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور ان کو بچالے تمام تکلیفوں سے اور جن کو تونے تکلیفوں سے اس دن بچالیا تو تونے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

[1] سورۂ غافر : پ ۲۴ ، آیت ۷ ، ۸ ، ۹۔

استقامت اور طلب رحمت کی دعا

دعا میں استقامت حق کی تعلیم ہے اس کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۱۹) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ [۱]

اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر اس کے بعد کہ تو ہم کو ہدایت دے چکا ہے اور اپنی جانب سے مہربانی عطا فرما۔ تحقیق تو بہت دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار تو سب لوگوں کو ایک ایسے دن میں جمع کرے گا کہ جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

نیک مسلمانوں کی دُعا ہے۔

(۲۰) رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۶ [۲]

[۱] سورۂ آل عمران پ ۳، آیت ۸، ۹۔ [۲] سورۂ آل عمران پ ۳، آیت ۱۶۔

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔

یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی دعائیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں۔ جیساکہ اس کے بعد فاستجاب الخ فرمایا۔ عبدالسلام بستویؒ۔

(۲۱) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾[لہ]

اے ہمارے پروردگار نہیں پیدا کیا آپ نے اس کو بے فائدہ، ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ پس تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچا اے ہمارے پروردگار تو جس کو دوزخ میں

لہ سورۂ آل عمران: پ ۴، آیت ۱۹۱ تا ۱۹۴۔

ڈالے تو تو نے اس کو رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کا اعلان کرتا ہے کہ ایمان لے آؤ اپنے رب پر پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیوں کو اور ہم کو مار نیک لوگوں کے ساتھ اے ہمارے پروردگار اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہم کو ذلیل مت کر قیامت کے دن بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے۔

(۲۲) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ [۱]

اے رب ہمارے ہم کو عطا فرما اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لیے ہمارے کام میں راہ یابی۔

توفیق عمل صالح اولاد صالح واستقامت کی دعا

نیک بندوں کی دعائیں ہیں۔

(۲۳) رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ

[۱] سورۂ کہف: پ ۱۵، آیت ۱۰۔

اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ⑮ [۱]

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں۔ جن کو تونے میرے اوپر اور میرے والدین پر کیا ہے اور اس بات کی توفیق دے کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور صلاحیت دے میری اولاد میں بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور مسلمانوں میں سے ہوں

حصول حکومت وسلطنت کی دعاء

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دُعاء کی تعلیم فرمائی اس کے پڑھنے سے بادشاہت یا عزت ملے گی۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَنْ

[۱] سورۃ احقاف : پ ۲۶ ، آیت ۱۵۔

تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ [1]

اے اللہ ملک کے مالک تو ہی بادشاہی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور چھین لیتا ہے مُلک کو جس سے چاہتا ہے اور عزّت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو ہی نکالتا ہے زندہ کو مُردہ سے اور تو ہی نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے۔

دشمنوں سے نجات، ان پر غلبہ اور فتحیابی کی دعا

دشمنوں پر فتحیابی کے لئے حضرت داوٗد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی جس وقت جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا جنگ کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

﴿٢٥﴾ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ [2]

اے ہمارے رب تو ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور ہماری مدد فرما کافر قوم پر۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی دعا ہے۔ لڑائی کے وقت اس دُعا کو پڑھنا چاہیئے۔

﴿٢٦﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

[1] سورۂ آل عمران: پ ۳، آیت ۲۶، ۲۷۔ [2] سورۂ بقرہ: پ ۲، آیت ۲۵۰۔

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ [1]

اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اور ہماری زیادتی کو ہمارے کاموں میں۔ اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور ہماری امداد فرما کافر قوم پر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا ہے۔

﴿۲۷﴾ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ [2]

اے میرے رب تو مجھے نجات دے ظالم قوم سے۔

دشمنوں پر غلبہ کے لئے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ دُعا کی تھی۔

﴿۲۸﴾ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ [3]

اے ہمارے رب تو فیصلہ کر دے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی دُعا ہے۔ دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرب ہے۔

﴿۲۹﴾ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

[1] سورۂ آل عمران: پ ۴، آیت ۱۴۷۔ [2] سورۂ قصص: پ ۲۰، آیت ۲۱۔

[3] سورۂ اعراف: پ ۹، آیت ۸۹۔

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ [1]

اللہ ہی کے اوپر ہم نے بھروسہ کیا اے ہمارے رب تو ہم پر زور مت آزما ظالم قوم کا اور اپنی رحمت کے ساتھ نجات دے قوم کافروں سے۔

ظالموں سے نجات حاصل کرنے کی دعاء

یہ کمزور مسلمانوں کی دُعا ہے جو مکہ میں مجبوراً مقیم تھے ۔ظالموں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مجرّب ہے۔

﴿۳۰﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ [2]

اے ہمارے پروردگار تو ہم کو اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی اور مددگار بنا دے۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی دُعاء ہے۔

﴿۳۱﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ [3]

اے میرے رب تو نہ کر مجھ کو ظالم قوموں میں۔

---

[1] سورۂ یونس: پ ۱۱، آیت ۸۵، ۸۶ ۔ [2] سورۃ النساء: پ ۵، آیت ۷۵ ۔
[3] سورۂ مومنون: پ ۱۸، آیت ۹۴ ۔

ظالموں کی معیت سے پناہ مانگنے کی دعاء

یہ اعراف والوں کی دُعاء ہے۔

(۳۲) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ [1]

اے ہمارے پروردگار نہ کر ہم کو ظالم قوم کے ساتھ۔

کافروں کے ظلم اور فتنے سے بچنے کی دعاء

یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور ان کے زمانے کے مسلمانوں کی دُعا ہے۔

(۳۳) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ [2]

اے ہمارے پروردگار نے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع ہیں اور تیری طرف لوٹنے والے ہیں۔

(۳۴) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ [3]

اے ہمارے رب نہ بنا ہم کو تختۂ مشق کافروں کا اور ہم کو بخش دے اے ہمارے رب تو ہی زدست حکمت والا ہے۔

---

[1] سورۂ اعراف: پ ۹، آیت ۴۷۔
[2] سورۃ الممتحنۃ: پ ۲۸، آیت ۴۔
[3]

مفسد لوگوں پر فتح حاصل کرنے کی دعاء

حضرت لوط علیہ السّلام کی دُعا ہے۔

(۳۵) رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ [۱]

اے پروردگار تو میری امداد فرما قوم مفسدین پر۔

اپنی نجات اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعاء

یہ حضرت نوح علیہ السّلام کی دُعا ہے۔

(۳۶) رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ [۲]

اے میرے رب مجھ کو میری قوم نے جھٹلایا پس تو فیصلہ فرما ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمانا اور نجات دے مجھ کو اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں مومنین میں سے۔

بے دین کی صحبت سے نجات پانے کی دعاء

یہ لوط علیہ السّلام کی دُعا ہے۔

(۳۷) رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ [۳]

اے میرے رب تو مجھ کو نجات دے اور میرے گھرانے والوں کو ان کاموں کے وبال سے جو یہ کر رہے ہیں۔

---

[۱] سورۃ العنکبوت : پ ۲۰ ، آیت ۳۰۔ [۲] سورۃ الشعراء : پ ۱۹ ، آیت ۱۱۸۔
[۳] سورۃ الشعراء : پ ۱۹ ، آیت ۱۶۹۔

مصیبت کیوقت صبر وایمان پر ثابت قدمی کی دعاء

موسیٰؑ کے جادوگروں کی دعاہے۔ جب کہ وہ ایمان لے آئے تھے۔ فرعون نے ان کے قتل کی دھمکی دی تھی۔ تو ایمان پر ثابت قدمی کی توفیق اللہ سے طلب کی۔ مصیبت کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

(۳۸) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (۱۲۶) [۱]

اے ہمارے رب تو ہمارے اوپر صبر ڈال دے اور ہم کو مسلمان کر کے مار۔

زیادتی علم کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاہے۔ ازدیادِ علم کے لئے یہ دُعا پڑھی جاتی ہے۔

(۳۹) رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (۱۱۴) [۲]

اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کردے۔

طلب رزق کی دعاء

یہ حضرت عیسیٰؑ کی دُعاہے جو اپنی امت کے طلب رزق کے لئے کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرماکر ان کے لئے آسمان سے کھانا نازل فرمایا کرتا تھا۔ طلب رزق کے لئے یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

(۴۰) رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

[۱] سورۂ اعراف: پ ۹، آیت ۱۲۶۔
[۲] سورۂ طٰہٰ: پ ۱۶، آیت ۱۱۴۔

لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ [۱]

اے ہمارے رب تو اُتار ہم پر ایک خوان آسمان سے کہ وہ ہو جاے ہمارے لیے عید ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے اور ہو جائے نشانی تیری جانب سے اور ہم کو روزی عطا فرما اور تو سب دینے والوں سے بہتر دینے والا ہے۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا ہے۔ طلب رزق کے لئے مجرب ہے۔

﴿۴۱﴾ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ [۲]

اے رب جو نعمت بھی تو میری طرف نازل فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں۔

طلب اولاد کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کے لئے یہ دُعا مانگی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرماکر حضرت یحییٰؑ کو مرحمت فرمایا۔ طلب اولاد کے لئے یہ دُعا مجرب ہے۔

﴿۴۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ [۳]

اے ہمارے پروردگار تو عطا فرما اپنی جانب سے نیک اولاد تو ہی تو دُعا کا سُننے والا ہے۔

---

[۱] سورۃ المائدہ: پ ۷، آیت ۱۱۴۔ [۲] سورۃ قصص: پ ۲۰، آیت ۲۴۔
[۳] سورۃ آل عمران: پ ۳، آیت ۳۸۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دُعا ہے طلب اولاد کے لئے یہ دُعا پڑھے۔

(۴۳) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ [1]

اے پروردگار تو مجھے اکیلا مت چھوڑیو تو سب سے بہتر وارث ہے۔

ابراہیم علیہ السّلام کی دعا ہے۔ جو طلب اولاد کے لئے کی تھی قبول ہوئی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے۔ طلب اولاد صالح کے لئے یہ مجرب ہے۔

(۴۴) رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ [2]

اے رب تو مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

بڑے کاموں کے سرانجام کی توفیق

شرح صدر اور عقدہ کشائی کی دعاء

یہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دعا ہے جو دل کے روشن اور زبان میں قوت بیانی پیدا کرنے کے لئے مجرب ہے۔

(۴۵) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾ [3]

اے میرے رب تو میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

[1] سورۃ الانبیاء: پ ۱۷، آیت ۸۹۔ [2] سورۃ الصافات: پ ۲۳، آیت ۱۰۰۔
[3] سورۃ طٰہٰ: پ ۱۶، آیت ۲۵ تا ۲۸۔

والدین کی مغفرت کی دعاء

والدین کے حق میں دُعا کرنے کی تعلیم ہے۔

(۴۶) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (۲۴) [لہ]

اے ہمارے رب تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

اپنے اور والدین اور تمام مسلمانوں کیلئے برکت اور مغفرت طلب کرنے کی دعاء

یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے جب آپ اپنے اہل و عیال کو مکّہ مکرمہ میں چھوڑ گئے تھے۔

(۴۷) اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ (۳۹) رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (۴۰) رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (۴۱) [لے]

بے شک میرا رب دُعا کا سُننے والا ہے اے میرے رب مجھ کو قائم رکھنے والا نماز اور بعض میری اولاد میں سے بھی۔ اے میرے رب تو میری دعا کو قبول فرما

لہ سورۃ الاسراء: پ ۱۵، آیت ۲۴۔
لے سورۃ ابراہیم: پ ۱۴، آیت ۳۹ تا ۴۱۔

اے ہمارے رب تو مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کوبخش دے جس دن حساب قائم ہو۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کی دعا ہے جو انہوں نے اپنے بھائیوں کی بدسلوکی کونہایت فراخدلی سے درگزر کرتے ہوتے کی تھی۔

(۴۸) يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ (۹۲)[۱]

اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرمائے وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

یہ فرشتوں کی دعا ہے جو انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو دی تھی۔

(۴۹) رَحۡمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ (۷۳)[۲]

اے اہلِ بیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں بے شک خدا سزاوار حمد وثنا والا ہے۔

انجام بخیراور والدین کیلئے مغفرت مانگنے کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعا ہے۔

(۵۰) رَبِّ هَبۡ لِىۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ (۸۳) وَاجۡعَلۡ لِّىۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ (۸۴)

---

[۱] سورۂ یوسف: پ ۱۳، آیت ۹۲۔ [۲] سورۂ ہود: پ ۱۲، آیت ۷۳۔

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ [1]

اے میرے رب مجھ کو عطا فرما حکمت اور ملادے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ اور کردے میرے لیے ذکر خیر پچھلے لوگوں میں اور بنا دے مجھ کو جنّت کے وارثوں میں سے اور بخش دے میرے باپ کو بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے اور مجھ کو رسوا نہ کرنا جس دن لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا۔ جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر جو آئے گا اللہ کے پاس بے عیب دل لے کر۔

درخواست بے جا کی معافی کی دعاء

نوح علیہ السّلام کی دُعا ہے جب بیٹے کنعان کو ڈوبتے دیکھا تو اس کی نجات کے لئے دُعا کی تھی اللہ نے منع فرمایا۔ اس سوال کی معافی کی دُعا ہے۔

﴿۵۱﴾ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْــَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ

[1] سورۃ الشعراء پ ۱۹، آیت ۸۳ تا ۸۹۔

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ [1]

اے ہمارے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ سوال کروں ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہ ہو۔ (تو مجھے بخش دے) اور اگر تو نہیں بخشے گا اور نہیں رحم فرمائے گا تو میں ٹوٹا پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

دعاء برکت

یہ نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ طوفان نوح ختم ہوا اور کشتی نوح جودی پہاڑ پر ٹھہری تو حضرت نوح علیہ السلام نے اترتے وقت یہ دعا کی اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ زمین از سر نو آباد ہوگئی۔

﴿۵۲﴾ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ [2]

اے پروردگار تو مجھے اتار برکت والا اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

سلب مرض کی دعاء

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے۔ مصیبت میں یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

---

[1] سورۂ ہود: پ ۱۲، آیت ۴۷۔
[2] سورۂ مومنون: پ ۱۸، آیت ۲۹۔

﴿۵۳﴾ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾[1]

بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعاء

گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ جب کہ آپ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے۔

﴿۵۴﴾ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾[2]

اے میرے رب تو مجھ کو داخل کرنا اچھا اور نکال مجھ کو نکالنا اچھا۔ اور میرے لیے مقرّر کر دے اپنے پاس سے مددگار۔

دوزخ سے پناہ مانگنے کی دعاء

یہ نیک بندوں کی دُعا ہے، جو دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔

﴿۵۵﴾ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾[3]

---

[1] سورۃ الانبیاء: پ ۱۷، آیت ۸۳۔ [2] سورۃ الاسراء: پ ۱۵، آیت ۸۰۔
[3] سورۃ الفرقان: پ ۱۹، آیت ۶۶۔

اے رب تو ہم سے دوزخ کے عذاب کو ہٹالے۔ بے شک دوزخ کا عذاب لازم ہونے والا ہے۔ اور وہ دوزخ بُری جگہ ہے اور بہت بُرا مقام ہے۔

عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے وطلب نجات کی دعاء

یونس علیہ السّلام کی دُعا ہے۔ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس دُعا کو پڑھے گا اس کی دُعاء قبول ہوگی۔

(۵۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۸۷) [1]

نہیں کوئی معبود مگر تو ہی تیری پاکی بیان کرتے ہیں بے شک میں قصور وار ہوں۔

طلب مدد

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ہے۔

(۵۷) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (۴۶) [2]

اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غیب اور حاضر کے تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں کے درمیان، اس چیز کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

[1] سورۃ الانبیاء: پ ۱۷، آیت ۸۷۔
[2] سورۃ الزمر: پ ۲۴، آیت ۴۶۔

مسلمانوں کے حق میں حسد دور کرنے کی دعا

پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کے لئے دعا کر رہے ہیں۔

(۵۸) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱۰)[1]

اے ہمارے رب تو ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں۔ اور نہ کر ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کی بابت اے ہمارے رب تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

برائی و حاسدوں کے شر سے پناہ چاہنے کی دعا

اس سورت کی فضیلت شروع کتاب میں بیان کردی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۵۹) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِن شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (۴) وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)[2]

---

[1] سورۃ الحشر: پ ۲۸، آیت ۱۰۔

[2] سورۃ الفلق: پ ۳۰، آیت ۱ تا ۵۔

کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے مالک کی تمام مخلوق کی بُرائی سے اور اندھیری رات کی بُرائی سے جبکہ آجائے اور عورتوں کی بُرائی سے گرہوں میں پھونک مارنے والیاں ہیں اور حاسد کی بُرائی سے جبکہ وہ حسد کرے۔

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعاء

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔

(۶۰) رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ (۹۷) وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ (۹۸) [۱]

اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تیرے پاس حاضر ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۶۱) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) اِلٰهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶) [۲]

نوٹ:

[۱] سورۃ المومنون: پ ۱۸، آیت ۹۷، ۹۸۔

[۲] سورۃ الناس: پ ۳۰، آیت ۱ تا ۶۔ (اس سورت کی فضیلت مقدمۂ کتاب میں بیان کردی گئی ہے)

کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانیوالے کی بُرائی سے جو لوگوں کے سینہ میں وسوسہ ڈالتا ہے جنوں اور آدمیوں میں سے۔

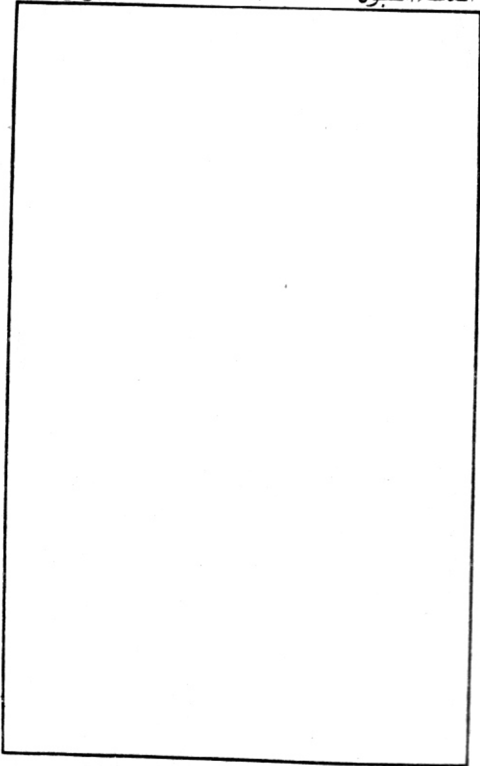
خاتمۂ دعا پر اللہ کی حمد

(۶۲) سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰)[1]

الٰہی میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور ان کی دُعا آپس میں سلام ہے اور ان کی آخری بات یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔



[1] سورۂ یونس: پ ۱۱، آیت ۱۰۔



دوسری منزل

احادیث کی دعائیں

اس منزل میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ذکر ہے۔ قارئین کرام ان دعاؤں کو بتائے ہوئے طریقے پر پڑھیں۔

سوکر اٹھنے کی دعاء

ان دعاؤں کو سوکر جاگنے کے بعد پڑھنا چاہئے، چاہے سب پڑھیں یا جو چاہیں پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو معشرات سبعہ پڑھتے یعنی دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ دس مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر دس مرتبہ اس دعا کو پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ "خدایا میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا و آخرت کی تنگیوں سے" (نزل، اذکار[1]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے۔

(۶۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ٭ [2]

---

[1] ابوداؤد: ۵۰۸۵ الآدب، النسائی: ج ۳ ص۲۰۹ الاستعاذہ۔

[2] البخاری: ۶۳۱۲ الدعوات، ابوداؤد: ۵۰۴۹ الآدب، الترمذی: ۳۴۱۲ الدعوات۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مارنے کے بعد ہم کو زندہ کر دیا ہے اور اس کی طرف سب کو جانا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگنے کے بعد اسے پڑھا کرتے۔

(۶۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَدَّ عَلَىَّ رُوْحِىْ وَعَافَانِىْ فِىْ جَسَدِىْ وَاَذِنَ لِىْ بِذِكْرِهٖ * [۱]

سب خوبیاں اللہ ہی کے لیے زیبا ہیں جس نے ہماری جان (دوبارہ) لوٹا دی اور بدن میں عافیت دی اور اپنی یاد کی اجازت دی ہے۔

رات کو جاگنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھتے تھے۔

(۶۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ * اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ وَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ * [۲]

خدایا تو ہی سچا معبود ہے تو پاک ہے اور ساری تعریف صرف تیرے لیے ہے میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سائل ہوں۔ الٰہی تو میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت کرنے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا مت کر اور اپنی رحمت عطا فرما تو بڑا بخشنے والا ہے۔

---

[۱] الترمذی: ۳۴۰۱ الدعوات، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۸۶۶، ابن السنی: ۹، الکلم الطیب: ۳۴۔

[۲] ابوداؤد: ۵۰۶۶ الادب، ابن السنی: ۷۶۱، النسائی فی عمل الیوم: ۸۶۵۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس دعا کو بیداری کے بعد پڑھتا ہے خدا اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(۶۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِيًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ [1]

اس خدا کی تعریف ہے جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا۔ اس خدا کی ستائش ہے جس نے مجھے صحیح سالم اٹھا دیا۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی مُردوں کو جلائے گا (زندہ کرے گا) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو جاگ کر اس دعا کو پڑھے پھر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی۔

(۶۷) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ [2]

کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اکیلا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے۔ اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۶۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ يُمِتْهَا

---

[1] الاذکار للنووی ص ۱۶، ابن السنی: ۱۳ ص ۱۶۔

[2] ابن حبان (الموارد: ۲۳۶۵) ابن السنی: ۱۰، الاذکار ص ۱۶۔

فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝[1]

سب خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان لوٹا دی۔ اس کو نیند میں نہیں مارا۔ اس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکے ہوئے ہے اگر وہ گر جائیں تو اس کے سوا کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ وہ بڑا حکمت والا اور پردہ پوش ہے۔ اللہ کی تعریف ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنے حکم سے روکے ہوئے ہے وہ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

رات کو آنکھ کھل جانے کے بعد کی دعاء

جب رات کو سو کر جاگے تو آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کی اخیر آیتیں اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لے کر آخر تک پڑھے رسول اللہ

[1] ابویعلیٰ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۲۰) الحاکم ج ۱ ص ۵۴۸، ابن السنی: ۱۴۔

صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو اس کو پڑھتےلہ وہ آیتیں یہ ہیں۔

(۶۹) إِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّأُولِی الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ
یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا
مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
اَخْزَیْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ
إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْإِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ﺻﻠﮯ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا
سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط إِنَّكَ

لہ البخاری: ۱۸۳ الوضوء، مسلم: ۳۵۴۱ المسافرین، ابوداؤد: ۱۳۵۳ الصلاۃ۔

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ
لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ؎

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے بیکار اور بے فائدہ نہیں بنایا ہے تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے پالنے والے تو جسے جہنم میں ڈالے گا تو تو نے یقیناً اُسے ذلیل ورسوا کر دیا اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں ہے اے ہمارے رب ہم نے سُنا کہ منادی کرنے والا باآوازِ بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے خدایا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دُور فرما دے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر دے ہمارے پروردگار تو ہمیں وہ دے جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی زبانی اور ہمیں قیامت کے دن رسوا اور ذلیل نہ کرنا یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، ان کے رب نے ان کی دُعا قبول فرمالی (اور فرمایا) تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع

؎ سورۂ آلِ عمران آیت ۱۹۰ تا ۲۰۰ ۔

نہیں کرتا تم اس میں ایک ہی ہو بس جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے
اور جنھیں اس راہ میں ایذا دی گئی اور جنھوں نے جہاد کیا اور شہید ہو گئے میں ضرور بالضرور
اُن کی بُرائیاں دُور کردوں گا اور ان جنتوں میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی
ہیں یہ ثواب خدا کی طرف سے ہے اور اللہ کے پاس بہترین ثواب ہے، تمھیں کافروں کا
شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے یہ تو بہت ہی تھوڑا سا فائدہ ہے اس
کے بعد ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے لیکن جو لوگ اپنے رب سے
ڈرتے ہیں اُن کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے مہمانی
ہے اللہ کی طرف سے اور نیک کاروں کے لیے جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر
ہے اور یقیناً اہلِ کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور تمھاری
طرف جو اترا اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور خدا
کی آیتوں کو تھوڑے مول پر نہیں بیچتے ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس
ہے یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے اے ایمان والو تم ثابت قدم رہو اور ایک
دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مُراد کو پہنچو۔

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ
فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ
نُوْرًا وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ
مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ❋ [1]

[1] مسلم: ج ۱ صفحہ ۵۳۰ ، بخاری بمعناہ: ج ۲، صفحہ ۱۴۸ ، فتح الباری: ج ۱۱ صفحہ ۱۱۶ ، (بقیہ حاشیہ آگے)

اے اللہ میرے دل میں روشنی پیدا کر دے اور میرے کان اور میری آنکھ میں نُور ڈال دے اور میرے داہنے طرف اور بائیں طرف روشنی کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے روشنی کر دے اور قیامت کے دن میری روشنی کو بہت بڑی کر دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جب رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے تو جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔

(۷۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ۞ [1]

کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اکیلا معبود ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے۔ اسی کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے لیے پاکی اور تعریف ہے اکیلا معبود ہے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے طاقت برائی سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد سے الٰہی تو مجھے معاف کر۔

کروٹ بدلنے کی دعاء

(۷۲) جو شخص کروٹ بدلتے وقت دس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ دس مرتبہ سُبْحَانَ

النسائی: ج ۲ ص ۲۱۸، الافتتاح: ج ۳ ص ۵۳۶، مصنف ابن شیبہ: ج ۱ ص ۲۲۱، ابن السنی: ۷۶۹۔
[1] البخاری: ۱۱۵۴ التہجد، ابوداؤد: ۵۰۶۰ الادب، الترمذی: ۳۴۱۱ الدعوات۔

اللهِ دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ پڑھے گا۔ تو خوف وگناہ کی باتوں سے بچا لیا جائے گا۔

پیشاب وپائخانے کی دعاء

پائخانوں میں جن یا شیاطین رہا کرتے ہیں ان کے شر و فساد سے بچنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پائخانے میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللهِ پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ [1]

(۷۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ❋ [2]

خدایا میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جب فراغت کر کے باہر نکل آئے تو یہ دعا پڑھے۔

(۷۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ❋ [3]

سب تعریف اس کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف کو دُور کر دیا اور عافیت بخشی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لا کر یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۷۵) غُفْرَانَكَ ❋

---

[1] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج۱۰ ص۱۲۵)، تحفۃ الذاکرین ص۱۱۷۔ [2] بخاری ج۱ ص۲۵، مسلم ج۱ ص۲۸۳، ترمذی ج۱ ص۱۱، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص۷، فتح الباری ج۱ ص۲۴۴۔
[3] ابن ماجہ: ۳۰۱ الطہارۃ، ابن السنی: ۲۲ عن ابی ذر رضؓ۔

(۷۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَہٗ وَاَبْقٰی مِنِّیْ قُوَّتَہٗ وَاَذْھَبَ عَنِّیْ اَذَاہُ غُفْرَانَكَ ۞ [1]

اللہ کی تعریف ہے جس نے کھانے کی لذت چکھائی اور اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا خدایا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

وضو تیمم اور غسل کی دعاء

پہلے بسم اللہ پڑھ کر وضو کریں اثنائے وضو میں یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے رہئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۞ [2]

الٰہی تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے گھر میں کشادگی عطا فرما میری روزی میں برکت دے۔

وضو تیمم اور غسل سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص وضو کر کے یہ دعا پڑھا کرے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت

[1] ابن السنی : ۲۵ ص ۱۹ عدۃ الحصن والحصین ص ۱۱۹ مع الشرح ۔ فیض القدیر ج ۵ ص ۱۲۸ ۔
[2] النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : ۸۰ ، احمد ج ۴ ص ۳۹۹ ، ابن السنی : ۲۸ ص ۲۱ ، تخریج الاذکار۔

میں داخل ہوجائے۔

(۷۸) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔[۱]

میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی اکیلا عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں میں کردے اور پاک کرنے والوں میں سے بنادے۔

مسجد کی طرف جانے کی دعاء

نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے وقت اس دعا کو پڑھنا مسنون ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فجر کی سنتوں کے بعد بھی اس کو پڑھیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو سنتوں کے بعد بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۷۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا

---

[۱] مسلم: ۲۳۴ الطہارۃ، الترمذی: ۵۵ الطہارۃ، ابوداؤد: ۱۶۹ الطہارۃ۔

وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّدَمِیْ نُوْرًا وَّشَعْرِیْ نُوْرًا وَّبَشَرِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا * [1]

اے اللہ میرے دل میں روشنی پیدا کر دے اور میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میری داہنی جانب نور اور بائیں جانب نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لیے نورہی نور کر دے اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے چمڑے میں نور اور میری جان میں نور اور میرے نور کو بڑا کرنے اور مجھے نورہی نور عطا فرما۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعاء

گھر سے باہر نکلنے کے وقت پڑھنا چاہئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو گھر سے نکلتے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (احمد)

(۸۰) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَے اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ

[1] مسلم: ۷۶۳ صلوٰۃ المسافرین، ابوداؤد: ۱۳۵۳ الصلوٰۃ۔

أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ۞ [۱]

اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ کے اوپر بھروسہ کرتا ہوں، الٰہی تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ پھسل جائیں ہم یا گمراہ ہوجائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو یا ہم نادانی کی بات کریں۔ یا ہم پر کوئی نادانی کرے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے گا تو اس کی شیطان سے حفاظت کی جاتی ہے اور شیطان اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔

(۸۱) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۞ [۲]

اللہ کے نام پر نکلتا ہوں اور اللہ ہی پر اعتماد کرتا ہوں اور گناہوں سے باز رہنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کے مدد سے ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء

مسجد میں داخل ہونے کا جب ارادہ ہو تو پہلے یہ دعا پڑھے۔

(۸۲) أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۞ [۳]

[۱] ابوداؤد: ۵۰۹۴ الادب، الترمذی: ۳۴۲۳ الدعوات، النسائی ج۸ ص۲۶۸۔ [۲] ابوداؤد: ۵۰۹۵ الادب، الترمذی: ۳۴۲۲ الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۸۴ الدعوات۔ [۳] ابوداؤد: ۴۶۶ الصلوٰۃ

میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ عظیم اور اس کے وجہہ کریم اور اس کے سلطان قدیم کے ساتھ مردود شیطان سے۔

پھر بسم اللہ پڑھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

(۸۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ * [۱]

الٰہی اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(۸۴) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ * [۲]

اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر درود بھیجتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کردے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

(۸۵) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

[۱] مسلم: ۱۳/۷ المسافرین، ابوداؤد: ۴۶۵ الصلوٰۃ، النسائی ج ۲ صـ ۵۳ المساجد، ابن ماجہ: ۷۲۲، الترمذی: ۳۱۴۔

[۲] الترمذی: ۳۱۴ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۷۷۱ الصلوٰۃ، مصنف ابن شیبہ: ۹۸۱۳۔

اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ ٭ [۱]

اللہ کے نام سے نکلتا ہوں۔ اللہ کے رسول پر درود بھیجتا ہوں، اے اللہ تو میرے گناہوں کو بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

حدیث شریف میں مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا بھی آئی ہے۔

(۸۵) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ٭ [۲]

الٰہی میں تیری بخششوں کا سائل ہوں۔

مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد کیا کرے

مسجدیں ذکر الٰہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان میں داخل ہو کر، تحیۃ المسجد تسبیح وتہلیل، تکبیر، تحمید، تلاوت قرآن وحدیث میں مشغول ہو جائیں۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا بلند آواز سے تلاش کرنا منع ہے۔ اگر کسی شخص کو مسجد میں اس طرح تلاش کرتے دیکھو تو کہو، لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ [۳] یعنی خدا کرے وہ چیز تجھ کو نہ ملے اور فحش بکنا اور خلاف شرع شعر گوئی کرنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی خلافِ شرع شعر گوئی کرے تو اس کے حق میں تین مرتبہ یہ کلمات کہہ دے۔ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ [۴] البتہ اللہ ورسول کی تعریف ومدح میں شعر گوئی جائز ہے اور مسجد میں خرید وفروخت

---

[۱] ترمذی: ۳۱۴، ابن ماجہ: ۷۷۱ الصلوٰۃ، مصنف ابن شیبہ رقم: ۹۸۱۳۔ [۲] مسلم: ۷۱۳، للسائل ابوداؤد: ۴۶۵ الصلوٰۃ، نسائی ج ۲ ص ۵۳ المساجد، ابن ماجہ: ۷۷۲، ترمذی: ۳۱۴۔ [۳] مسلم: ۶۵۸ المساجد، ابوداؤد: ۴۷۳، الصلوٰۃ۔ [۴] ابن السنی: ۱۵۲ ص ۶۶، الاذکار ص ۲۷، الطبرانی (المجمع ج ۲ ص ۲۵)

کرنا بھی ناجائز ہے۔

اذان کی فضیلت

اذان کی فضیلت حدیث شریف میں بہت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے روز اذان دینے والا بڑا مرتبہ پائے گا اور جتنی چیزیں اذان کو سنیں گی قیامت کے دن مؤذن کے لئے شہادت دیں گی اور جہاں تک اس کی آواز پہونچتی ہے اتنی اس کی مغفرت ہوتی ہے اور دوزخ سے اس کی برأت ہوجاتی ہے مؤذن، متقی، پرہیزگار، امانت دار، خوش الحان ہو۔ مؤذن وضو کرکے اذان دیتے وقت قبلہ رخ کھڑا ہوکر دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کان میں دے کر پہلے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے اس کے بعد دو مرتبہ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر اس کے بعد دوبار اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہے۔ پھر داہنی طرف منھ پھیر کر دو مرتبہ حَیَّ عَلَے الصَّلٰوۃِ کہے پھر بائیں جانب منھ پھیر کر حَیَّ عَلَے الۡفَلَاحِ کہے اگر صبح کا وقت ہو تو اس کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ کہے پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر ختم کردے اذان میں ترجیع بھی سنت ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چار مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے پھر پست آواز سے دو مرتبہ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اور دو مرتبہ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہہ کر پھر بلند آواز سے ان چاروں کلموں کو اور باقی کلمات کو کہے۔

اذان کی دعاء

اذان سننے والا مؤذن کے ساتھ ہی ساتھ انہی کلمات کو کہتا جائے جو مؤذن کہہ

رہا ہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی جگہ سننے والا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، اذان کا جواب دینے والا بھی وہی ثواب پائے گا جو مؤذن کو ملے گا۔[1]

اور مغرب کے اذان کے وقت یہ دعا مسنون ہے۔

(۸۶) اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْلِیْ ٭[2]

اے خدا یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ میرے گناہوں کو معاف کر دے۔

اذان سے فارغ ہونے کے بعد مؤذن اور سننے والا دونوں درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں ضرور شفاعت کریں گے۔

(۸۷) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ٭[3]

اے اللہ اس پوری پکار (اذان) اور جاری ہونے والی نماز کے پروردگار تو

---

[1] مسلم: ۳۸۴ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۵۲۳ الصلوٰۃ [2] ابوداؤد: ۵۳۰ الصلوٰۃ، البیہقی (المشکوٰۃ جز ۱ ص ۶۲) الترمذی: ۳۵۸۳ الدعوات، الکلم ص ۷۵ [3] البخاری: ۶۱۴ الاذان، ابوداؤد: ۵۲۹ الصلوٰۃ، الترمذی: ۲۱۱ الصلوٰۃ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ و بزرگی اور جس مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ عنایت فرما۔

(۸۸) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ٭ [1]

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ کے رب ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوگیا۔

اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا

(۸۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا مردود نہیں ہوتی بلکہ مقبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دنیا و آخرت کی بھلائی و عافیت طلب کرنی چاہئے[2]۔ اقامت اذان کی طرح ہے مگر اکہری بہتر ہے[3]۔ سننے والا اقامت کا بھی اسی طرح جواب دے جس طرح اقامت کہنے والا کہہ رہا ہے مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے۔ یعنی اللہ اس

---

[1] مسلم: ۳۸۶ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۵۲۵ الصلوٰۃ، الترمذی: ۲۱۰ الصلوٰۃ۔

[2] ابوداؤد: ۵۲۱ الصلوٰۃ، الترمذی: ۲۱۲ الصلوٰۃ، احمد ج ۳ ص ۱۵۵۔

[3] البخاری: ۶۰۷ الصلوٰۃ، مسلم: ۳۷۸ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۵۰۸ الصلوٰۃ۔

نماز کو ہمیشہ جاری رکھے۔ [1]

فجر کی دو رکعت سنت کے بعد کی دعا

فجر کی سنتوں کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد تین بار یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۹۳) اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ۞ [2]

اے اللہ تو جبریل اور اسرافیل ومیکائیل اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب ہے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ سے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بھی فجر کی دو رکعت سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۹۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَآ اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ

---

[1] ابوداؤد: ۵۲۸ الصلوٰۃ، ابن السنی: ۱۰۲ [2] الحاکم (عدۃ الحصن والحصین ص۱۶۵ مع الشرح)، ابن السنی: ۱۰۱، الاذکار: ص۳۲، ابویعلیٰ (المجمع ج۱۰ ص۱۰۴ عن عائشہ)

وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا
اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ ط اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً
اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِط
اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ
وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِط اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْٓ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ فَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ
عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ یَا
قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ
بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ
وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِط اَللّٰهُمَّ
مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ

مَسْئَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ
اَوْخَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ
اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْاَلُكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ یَاذَالْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ
اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ
مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا
تُرِیْدُ ❁ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ غَیْرَ
ضَالِّیْنَ وَلَامُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِكَ وَعَدُوًّا
لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ
بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ ❁ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ
وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا
بَیْنَ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا
عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا
فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا
فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ
عِظَامِیْ * اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّ
اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَ
قَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ
ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعْمَةِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَ
الْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ[1] *

[1] طبرانی، بیہقی عن ابن عباس۔

اے اللہ تحقیق کہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی رحمت کا جو تیری جانب سے ہو کہ تو ہدایت دے اس کے واسطے سے میرے قلب کو اور تو جمع کر دے اس کے ذریعے میرے کام کو اور تو دُور کر دے اس کے ذریعے میرے کاموں کی پراگندگی کو اور تو اصلاح کر دے اس کے ذریعے میرے غائب کو اور تو اٹھا دے اس کے ذریعے میرے شاہد کو اور تو صاف کر دے میرے عمل کو اور تو الہام کر دے اس کے ذریعے مجھ میں میری رشد و ہدایت کو اور تو لوٹا دے اس کے ساتھ میری الفت کو اور تو مجھ کو تمام برائیوں سے محفوظ رکھے اے اللہ تو مجھ کو ایسا ایمان ویقین دے کہ جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر کہ جس سے میں تیری عظمت کی شرف حاصل کرلوں دنیا اور آخرت میں، اے اللہ میں تجھ سے قضار کے بارے میں فلاح وبہبود کا سوال کرتا ہوں اور شہدار کی ضیافت کا اور نیک بختوں کی زندگی کا اور میں تجھ سے دشمنوں پر مدد کا طالب ہوں۔ اے اللہ بیشک ہم تجھی پر اپنی ضرورت اتارتے ہیں۔ پس اگر میری رائے قاصر ہو جائے اور میرا عمل کمزور ہو جائے تو میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس میں تجھ سے اے امروں کے فیصلہ کرنے والے اور اے سینوں کو شفا دینے والے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ تو مجھ کو بچائے جہنم کی عذاب سے اور ہلاک ہونے کی دُعار سے قبروں کے فتنہ سے جیسا کہ تو پناہ دیتا ہے دریاؤں کے درمیان اے اللہ وہ بات جس سے میری عقل قاصر ہے اور اس کو میری نیت اور میرا سوال کرنا نہیں پہنچا ہوا ہے خیر کی باتوں میں سے جس کا تو نے اپنے مخلوق میں سے کسی ایک سے وعدہ کیا تھا یا کوئی ایسی خیر کی بات جس کو تو کسی کو اپنے بندوں میں سے دینے والے ہے تو میں تیری جانب اس خیر کے بارے میں خواہشمند ہوں اور اے پروردگار عالم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے سخت، مضبوط رسّی والے اور درست امر والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں زجر و توبیخ کے دن امن کا طالب ہوں اور قیامت کے دن جنّت کا طالب ہوں ان مقربین کے ہمراہ جو نمازوں میں حاضری دینے والے ہیں اور جو رکوع وسجود کرنے والے ہیں اور جو عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں بیشک تو بڑا رحم کرنے والا ہے اور دوست رکھنے والا ہے اور بیشک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تو ہم کو رہنما اور ہدایت یافتہ بنا دراں حالانکہ ہم گمراہ نہ

ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں سیدھے راستے سے تیرے دوستوں کو اور دشمن کو تیرے دشمنوں کے لیے، ہم محبت رکھتے ہیں تیری الفت کے ساتھ اس شخص سے جس نے تجھ سے محبت کی اور ہم عداوت رکھتے ہیں تیری دشمنی کے ساتھ اس شخص سے جس نے تیری مخالفت کی اے اللہ یہ ہماری درخواست ہے اور تجھ کو قبول کرنا لازم ہے اور یہ جہد ومشقت ہے اور تجھی پر توکل ہے اے اللہ تو ہمارے لیے میرے دل میں نور کر دے اور ہماری قبر میں نور بنا دے اور ہمارے سامنے نور بنا دے اور ہمارے پیچھے نور کر دے اور دائیں نور بنا دے اور ہمارے بائیں نور کر دے اور ہمارے اوپر نور کر دے اور ہمارے نیچے نور کر دے اور ہمارے کان اور آنکھ میں نور کر دے اور ہمارے بال وچمڑے میں نور کر دے اور ہمارے گوشت وخون میں نور کر دے اور ہماری ہڈی میں نور بنا دے اے اللہ تو ہمارے لیے عظیم نور کر دے۔ اور مجھ کو نور عنایت فرمایا اور ہمارے لیے نور بنا دے پاک ہے وہ ذات جس نے مہربانی کی عزت کے ساتھ اور اس کو فرمایا اور پاکی ہو اس ذات کے لیے جو مجد وشرافت کے ساتھ ملتبس ہے اور اسی کے ساتھ معظم ہے پاکی ہو اس ذات کے لیے کہ نہیں مناسب ہے تسبیح مگر اسی کے لیے پاکی ہو فضل اور نعمت والے کی اور پاکی ہو شرافت وبزرگی والے کی اور پاکی ہو جلال اور اکرام والے کی۔

نماز کے لیے جانے کی دعاء

(۹۵) بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَخْرَجِيَّ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْهُ شَرًّا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ

اِبْتِغَاءَ رِضَائِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِىْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِى الْجَنَّةَ ۞ [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا اللہ پر بھروسہ کیا اللہ ہی کی امداد سے قوت اور طاقت ہے اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو حق تیرے اوپر ہے اور میرے اس نماز کے لیے نکلنے کے حق سے (میرے گناہوں کو معاف فرما دے) کیونکہ میں ریا، نمود، تکبّر، گھمنڈ کے لیے نہیں نکلا ہوں بلکہ تیری خوشنودی کی تلاش اور تیرے غصّے سے بچنے کے لیے نکلا ہوں تجھ سے میں سوال کرتا ہوں کہ دوزخ سے مجھے بچا اور جنّت میں داخل فرما۔

جمعہ کی سنتوں کے بعد کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی سنّتوں کے بعد اور فرض سے پہلے تین بار اس دعا کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں ۔

(٩٦) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۞ [2]

میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی وہ ہمیشہ زندہ

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رقم ۸۴ ص ۴۰

[2] ابن السنی ۸۲ ص ۴۱ ، الاذکار ص ۱۷ ، الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج ۲ ص ۱۶۸)

رہے گا۔ تمام چیزوں کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

صف میں پہونچنے اور نماز کیطرف کھڑے ہونے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے صف میں پہونچ کر یہ دعا پڑھی۔

(۹۷) اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ[ا]

الٰہی تو مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ تو اور تیرا گھوڑا دونوں اللہ کے راستے میں شہید ہوں گے۔

نماز کے لیے کھڑے ہونے کی دعاء

(۹۸) ایک مرتبہ حضرت ام رافعؓ نے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے کسی ایسے کام کا حکم فرمایئے کہ اللہ مجھے ثواب عطا فرمائے تو آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کی طرف کھڑی ہو تو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ دس بار لَآاِلٰهَ اِلَّا اللهُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللهَ کہہ لیا کر تیری مراد پوری ہو جائے گی[۲]

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعاء

جب نماز کے لئے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر ہاتھ باندھو تو مندرجہ دعاؤں میں

[ا] النسائی فی عمل الیوم ۹۳، ابن خزیمہ ۴۵۳ الصلاۃ، ابن السنی ۱۰۸۔
[۲] ابن السنی ۱۰۵ صفحہ ۵۰، الاذکار، ص ۳۳۔

سے جس دُعا کو چاہو پڑھ لیا کرو۔ سب دُعاؤں کو پڑھ لیا کرو۔ یا بعض کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۹۹) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ؎۱

اے اللہ تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر رکھی ہے۔ خدایا تو مجھے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ الٰہی تو میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔

(۱۰۰) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؎۲

اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

؎۱ البخاری ۳۴۵ الاذان، مسلم: ۵۹۸ المساجد، ابوداؤد ۷۸۱ الصلوٰة، دار قطنی ج ۱ ص ۳۳۶ الصلوٰة۔
؎۲ ابوداؤد ۷۷۶ الصلوٰة، الترمذی ۲۴۳ الصلوٰة، ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶۵، نسائی ج ۲ ص ۱۳۳ الافتتاح، احمد ج ۳ ص ۵۰، دارمی ج ۱ ص ۲۲۶، ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۴ عن ابن سعید، دار قطنی ج ۱ ص ۲۹۸۔

(۱۰۱) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ
صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ
وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا
اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ
سَیِّئَهَا اِلَّآ اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ
كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ
وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَ

اَتُوْبُ اِلَيْكَ ؁[1]

میں اپنے منہ کو اس ذات کی طرف متوجّہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یک طرفہ ہوکر، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ تحقیق میری نماز اور میری عبادت و قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی رب میرا ہے میں تیرا غلام ہوں میں نے ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو میرے سب گناہوں کو بخش دے کیونکہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشے گا مگر تو ہی اور مجھے نیک عادتوں کی راہ بتا (کیونکہ) نیک عادتوں کی طرف سوائے تیرے اور کوئی راستہ بتانے والا نہیں ہے، اور مجھ سے بری عادتوں کو دُور کردے، ان بری عادتوں کا پھیرنے والا سوائے تیرے اور کوئی نہیں ہے۔ میں حاضر خدمت ہوں اور تیری بھلائیوں کا امیدوار ہوں ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کرتا۔ میں تیری ہی طرف سے ہوں اور تیری طرف جانے والا ہوں تو بڑی برکت اور بڑی شان والا ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

ان مذکورہ دعاؤں کے پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ و بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ سورۂ فاتحہ کے ختم پر اٰمین کہنا سنّت ہے جس کے معنی ہیں۔ یا اللہ تو میری درخواست قبول فرما۔ اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر دوسری سورت پڑھو اس سورت میں اگر رحمت کی آیت آئے تو رحمت خداوندی یا جنّت کا سوال کرنا چاہئے اور اگر عذاب کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہئے۔ [2]

رکوع کی دعائیں

رکوع میں چاہے ان سب دعاؤں کو پڑھے یا بعض کو، نبی صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] مسلم ۲۷۱ المسافرین، ابوداؤد ۷۶۰ الصلوٰۃ، الترمذی ۳۴۲۱ الدعوات، نسائی ج ۲ ص ۱۳۰ الافتتاح، احمد ج ۱ ص ۹۵، ص ۱۰۲، ص ۱۱۹، من حدیث علیؓ۔ [2] مسلم ۷۷۲ المسافرین، الترمذی ۲۶۲ الصلوٰۃ۔

ان دعاؤں کو رکوع میں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۰۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ [۱] *

میں اپنے بڑے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

(۱۰۳) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي [۲] *

اے ہمارے رب تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ تو مجھے بخش دے۔

(۱۰۴) سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ [۳] *

پاک صفتوں والا پاک ذات والا۔ فرشتوں اور روح کا رب ہے۔

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي [۴] *

---

[۱] ابوداؤد ح۸۷۱، ح۸۸۶ الصلوٰۃ، الترمذی ح۲۶۲، ح۲۶۱ الصلوٰۃ، مسلم ج۱ ص۵۳۴ المسافرین، نسائی ج۳ ص۲۲۶، قیام اللیل، ابن ماجہ ج۱ ص۳۸۷، احمد ج۵ ص۳۸۲۔ [۲] البخاری ح۷۹۴ الاذان، مسلم: ح۴۸۴ الصلوٰۃ، ابوداؤد ح۸۷۷ الصلوٰۃ۔ [۳] مسلم ح۴۸۷ الصلوٰۃ، ابوداؤد ح۸۷۲ الصلوٰۃ، النسائی ج۲ ص۲۲۴ الافتتاح، احمد ج۶ ص۳۵ من حدیث علیؓ۔ [۴] مسلم ح۷۷۱ المسافرین، الترمذی ح۳۴۱۷ الدعوات، ابوداؤد ج۱ ص۲۰۲، نسائی ج۲ ص۱۳۰۔

خدایا میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیرا فرمانبردار ہوگیا۔ جھک گئے تیرے سامنے میرے کان اور میری آنکھ اور میرا مغز اور ہڈی اور میرے پٹھے۔

(۱۰۶) رَكَعَ لَكَ سَوَادِىْ وَخِيَالِىْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِىْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ هٰذِهٖ يَدَاىَ وَمَاجَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ ؕ[1]

میرے ظاہر اور باطن دونوں تیرے سامنے جھک گئے ہیں اور میرا دل تیرے اوپر ایمان لے آیا میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو میرے اوپر ہیں۔ یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ میں نے گناہ کیا ہے۔

(۱۰۷) سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ؕ[2]

ہم پاکی بیان کرتے ہیں۔ بڑے غلبہ والے بادشاہ کی اور بڑائی اور عظمت والے اللہ کی۔

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعا

رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں سب پڑھیں یا بعض، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پڑھا

[1] بزار (الحصن والحصین ص۵۲)

[2] النسائی ج۲ ص۱۹۱ الافتتاح، ابوداؤد ج۱ ص۲۳، النسائی واحمد ج۶ ص۲۴ الکلم الطیب ص۴۳۔

کرتے تھے۔

(۱۰۸) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ ؕ[1]

اے رب ہمارے، تیرے لیے بہت تعریفیں پاکیزہ برکت والی۔

(۱۰۹) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؕ[2]

اے ہمارے رب تیرے ہی لیے ہے سب تعریف آسمانوں اور زمین بھر کے اور بقدر بھرنے اس چیز کے جس کو تو چاہے۔ اس کے بعد تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔ زیادہ لائق اس تعریف کے جو اس بندے نے کی ہے۔ بندہ نے کہا ہے۔ ہم تیرے بندے ہیں الٰہی کوئی روکنے والا نہیں جس کو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں اس کو جسے تو نہ دے۔ اور نہیں نفع دیتی مالدار کو تیرے عذاب سے اس کی مالداری۔

---

[1] البخاری ج ۲ ص ۲۳۷ فی صفۃ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۷۷۰ الصلوٰۃ، الترمذی ۴۰۴ الصلوٰۃ، نسائی ج ۲ ص ۱۹۶ الافتتاح، موطا ج ۱ ص ۲۱۲ القرآن، احمد ج ۴ ص ۳۴۰۔

[2] مسلم ۴۷۷ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۴۷ الصلوٰۃ، النسائی ج ۲ ص ۱۹۸ الافتتاح۔

سجدہ کی دعائیں

سجدہ میں ان دعاؤں کو پڑھنا چاہئے۔ سب پڑھیں یا ان میں سے کسی ایک کو۔ مگر چھوٹی چھوٹی دعائیں کم از کم تین دفعہ پڑھیں۔

(۱۱۰) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ۞ [۱]

میں اپنے بلند پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

(۱۱۱) سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ ۞ [۲]

تو پاک ذات پاک صفت والا۔ فرشتوں اور رُوح کا پروردگار۔

(۱۱۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ ۞ [۳]

اے اللہ تو بخش دے میرے سب گناہ چھوٹے، بڑے، اگلے اور پچھلے، کھلے اور چھپے۔

(۱۱۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

[۱] ترمذی ۲۶۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد ۸۷۱ الصلوٰۃ، ابن ماجہ ج۱ ص۲۸۷، نسائی ج۲ ص۲۳۶، احمد ج۵ ص۳۸۲

[۲] مسلم: ۴۸۷ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۲ الصلوٰۃ، النسائی: ج۲ ص۲۲۴ الافتتاح، احمد ج۶ ص۳۵۔

[۳] مسلم: ۴۸۳ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۸ الصلوٰۃ۔

الْخَالِقِيْنَ ۞

اے اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے اوپر ایمان لے آیا اور تیرا فرمانبردار ہوگیا۔ میرے چہرہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اُس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا اللہ تبارک و تعالیٰ جو سب صورت بنانے والوں سے بہتر صورت بنانے والا ہے۔

(۱۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ۞²

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ساتھ تیری سزا سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ساتھ تیرے عذاب سے۔ میں تیری تعریف کو گن نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

(۱۱۵) خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَ عَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ

¹ مسلم: ۷۷۱ المسافرین، النسائی: ج۲ ص۲۲۶ الافتتاح، ترمذی: ۳۴۱۷ الدعوات، ابو داؤد ج۱ ص۲۰۲، نسائی ج۲ ص۱۳۰۔ ² مسلم: ۴۸۶ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۹ الصلوٰۃ، النسائی: ج۲ ص۲۲۲ الافتتاح، ابن ماجہ: ۳۸۴۱ الدعاء، مؤطا ج۱ ص۲۴۱ القرآن، ترمذی: ۳۴۱۱، احمد ج۶ ص۵۸۔

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞ [1]

عاجزی کی میرے کان، آنکھ، خون، گوشت، ہڈی اور پٹھے نے اور جو میرے پاؤں نے اٹھا رکھا ہے اللہ کے لیے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔

(۱۱۶) اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اِغْفِرْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ ۞ [2]

الٰہی تیرے لیے سجدہ کیا میرے ظاہر اور باطن نے اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور یہ ہے جو میں نے اپنے نفس پر گناہ کیا ہے اے سب سے بڑے اے بزرگ تو مجھے بخش دے کیونکہ بڑے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر بڑا پروردگار۔

(۱۱۷) سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ

---

[1] النسائی ج۲ ص۱۹۲ الافتتاح، ابن حبان (عدۃ الحصن ص۱۳۶ مع الشرح)

[2] الحاکم ج۱ ص۵۳۴، البزار (المجمع ج۲ ص۱۲۸)

مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ ۞ [1]

میں اس اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ظاہر و باطن چیزوں کا بادشاہ ہے بڑی عزت اور قدرت والا ہے میں پاکی بیان کرتا ہوں اس زندہ معبود کی جو کبھی نہیں مرے گا اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کے ساتھ تیرے عذاب سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری خوشنودی کے ساتھ تیرے غصہ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے۔ تیری ذات برتر ہے۔

(۱۱۸) رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ ۞ [2]

اے میرے رب میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری دے دے اور اس کو پاک کر دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔ الٰہی تو میرے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔

(۱۱۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ

---

[1] مستدرک (حصن حصین ۵۴) ۔

[2] الجمع ج۲ ص۱۲۷، مسلم ۲۷۲۲ الذکر، مصنف ابن شیبہ ج۱۰ ص۲۲۳ ۔

اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ؕ[1]

الٰہی تو میرے دل میں روشنی کر دے اور میرے کان میں نور کر دے اور میری آنکھ میں روشنی کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے روشنی کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے نور کو بڑا کر دے۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

قرآن مجید کی تلاوت کے سجدہ میں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو سجدۂ تلاوت میں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۰) سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ؕ[2]

میرے منہ نے سجدہ کیا اس ذات کے لیے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور کھولا اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت و قوت سے جو برکت والا احسن الخالقین ہے۔

(۱۴۱) اَللّٰھُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِھَا اَجْرًا وَّضَعْ

[1] النسائی ج ۲ ص ۲۱۸ الافتتاح، الحاکم ج ۳ ص ۵۳۶، مصنف ابن شیبہ ج ۳ ص ۲۲۱، ابن السنی ص ۶۹، الادب المفرد ج ۲ ص ۱۴۷۔ [2] الترمذی: ص ۵۸۰ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ص ۱۴۱۴ الصلوٰۃ، النسائی ج ۲ ص ۲۲۲ الافتتاح، الحاکم: ج ۱ ص ۲۲۰۔

عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ ؎۱ ❁

الٰہی تو لکھ دے میرے لیے اپنے پاس اس کے سبب سے ثواب اور گرا دے اس کی وجہ سے گناہ اور بنا دے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ تو نے قبول کیا اپنے بندے داؤد کی طرف سے۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا

جب ایک سجدہ کر کے بیٹھیں تو بیٹھتے بیٹھتے یہ دعا پڑھ کر دوسرا سجدہ کریں۔

(۱۴۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ ؎۲ ❁

اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو عافیت دے اور مجھے ہدایت دے اور روزی دے اور مجھ کو غنی کر دے اور میرے مرتبہ کو بلند کر دے۔

(۱۴۳) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ؎۳ ❁

اے رب مجھ کو بخش دے (تین مرتبہ)

؎۱ الترمذی: ۵۷۹ الصلوٰۃ، الحاکم ج۱ ۲۱۹، ابن خزیمہ ۵۶۲ الصلوٰۃ۔ ؎۲ الترمذی: ۲۸۴ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۸۹۸ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۵۰ الصلوٰۃ، الحاکم ج۱ ص۲۶۲۔ ؎۳ احمد ج۵ ص۱۹۸، النسائی ج۲ ص۲۳۱، ابوداؤد: ۸۷۴ الصلوٰۃ، ابن ماجہ ۸۹۷ الصلوٰۃ، الدارمی ۱۳۳۰ الصلوٰۃ۔

نماز سے الگ (بیرونی) سجدہ کی فضیلت

(۱۴۳) حدیثوں میں سجدہ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سجدہ کی حالت میں بندہ خدا سے بہت نزدیک ہوجاتا ہے لہٰذا سجدہ میں بہت دعا مانگا کرو[۱] اور فرمایا جو بندہ سجدہ میں اپنی پیشانی رکھ کر تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔ تو سر اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے[۲]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہٗ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور کوئی ایسا کام بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے تو آپ نے فرمایا۔ تم سجدے زیادہ کیا کرو۔ ایک سجدہ کرنے سے اللہ تمہارے درجے کو بلند کرے گا اور گناہ معاف فرمائے گا۔[۳]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِیْمُ عَلَیْہِ[۴] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسا عمل فرمایئے جس کو میں ہمیشہ جاری رکھوں تو فرمایا عَلَیْكِ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ تم زیادہ سجدے کیا کرو۔ اس سے تمہارے گناہ معاف ہوں گے اور درجے بلند ہوں گے۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہٗ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور میں آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ

---

[۱] مسلم: ۴۸۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۸۷۵ الصلوٰۃ۔
[۲] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۲ ص ۱۲۹) الجامع الصغیر: ۸۰۷۲۔
[۳] مسلم: ۴۸۸ الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۸۸ الصلوٰۃ، احمد ج ۵ ص ۲۷۱۔
[۴] ابن ماجہ: ۱۴۲۲ الصلوٰۃ۔

نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ فَاَعِنِّی عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ تم بکثرت سجدے کرکے میری اعانت کرو[۱]۔ سجدہ اللہ کو بہت محبوب ہے اور یہ مستقل عبادت ہے۔ سجدہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دنیا وآخرت کی بھلائی سجدہ میں طلب کرنی چاہئے۔ اس کتاب میں جو دعاء آپ کے مطابق ہو پڑھا کیجئے۔

صبح کی نماز، وتر اور حوادث نازلہ میں دعاء قنوت

فجر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھتے رہے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وتر میں اور جنگ ومصیبت کے وقت آپ نے اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے دعاء قنوت پڑھی ہے لہٰذا یہ سب دعائیں قنوت کی ہیں۔ حسب موقع اس کو پڑھیں تنہا مفرد کا صیغہ اور امام جمع کا صیغہ پڑھے —— اور آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔

(۱۲۵) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ

[۱] مسلم: ۴۸۹ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۱۳۲۰ التطوع، احمد ج۴ ص۵۹۔
[۲] الحاکم (شرح السنہ ج۳ ص۱۲۴) احمد ج۳ ص۱۶۳، الدارقطنی ج۲ ص۳۹، المرماۃ ج۲ ص۲۲۰، التلخیص ج۱ ص۲۴۵۔

لِی فِیمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ ❊ [1]

اے اللہ تو مجھے راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی ہے اور مجھے دوست بنالے ان لوگوں میں جن کو تو نے دوست بنالیا ہے اور برکت دے مجھے اس چیز میں جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے اس برائی سے بچا جو تو نے مقدر کر رکھی ہے کیونکہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر حکم نہیں جا سکتا تیرا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہو سکتا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند تر ہے۔ تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۱۲۶) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ

[1] ابوداؤد: ۱۴۲۵ الصلوٰۃ، الترمذی: ۴۶۴ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۱۱۷۸ اقامۃ الصلوٰۃ، الحاکم ج ۱ ص ۳۰۳

وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَاتَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؀ ❊

اے اللہ تو ہم کو بخش دے اور تمام مرد اور تمام مومن عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو اور ان کے دلوں میں الفت ومحبّت ڈال دے اور ان کے کاموں کی اصلاح کردے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی امداد فرما اے اللہ تو ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں اے اللہ تو ان کی باتوں میں مخالفت اور پھوٹ ڈال دے اور اُن کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان کی حالت کو پریشان کر دے اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کر دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو مجرموں سے تو نہ رد کرے۔ اے اللہ ہم تجھ سے ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

؀ البیہقی ج ۲ صـ۲۱۰، ۲۱۱، شرح السنۃ ج ۳ صـ۱۳۱۔

(۱۲۷) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ[1] ❁

الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی چاہتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیرے نافرمانوں سے الگ ہوتے اور ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی نماز اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف بھاگتے ہیں اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک تیرا سچا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تشہد اولیٰ کی دعاء

چار رکعت نماز پڑھنی ہوں تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیے اور یہ دعاء

[1] البیہقی ج۲ ص۲۱۰، ۲۱۱، شرح السنہ ج۳ ص۱۳۱، ارواء الغلیل ج۲ ص۱۷۰، الاذکار ص۴۹۔

پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیے اور اگر صرف دو ہی رکعت پڑھنی ہیں تو "التحیات" کے علاوہ درود اور دیگر دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

(۱۲۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ[۱]

سب زبانی عبادتیں اور مالی بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

آخری تشہد کی دعا

پہلے پوری التحیات پڑھ کر یہ دعا (درود) پڑھنی چاہئے۔

(۱۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

[۱] البخاری: ج ۲ ص۲۵۶، ص۲۶۱ صفۃ الصلوٰۃ، مسلم: ۴۰۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۹۷۱ التشہد وجمیع اصحاب الستہ۔

صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ *

اے اللہ تو اپنی رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جیسی تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام اور آل ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام پر تحقیق کہ تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہم الصلوٰہ والسلام اور آل ابراہیم (علیہم الصلاۃ والسلام) پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

تشہد کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

مندرجہ دعائیں تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پڑھنی چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔

(۱۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

لہ البخاری: ۶۳۵۷، ۶۳۶۰ الدعوات، مسلم: ۴۰۷ الصلوٰۃ، الموطا ج ا ص ۱۶۵ وجمیع اصحاب السنن، ابن ماجہ: ۹۰۶ اقامۃ الصلوٰۃ۔

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؕ[1]

الٰہی میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجّال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ خدایا میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْٓ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ[2]

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ

[1] البخاری : ۸۳۲ الاذان ، مسلم : ۵۸۹ المساجد ، ابوداؤد : ۸۸۰ الصلوٰۃ ، النسائی ج۳ ص۵۸

[2] البخاری : ۸۳۴ الاذان ، مسلم : ۲۷۰۵ الدعوات ، الترمذی : ۳۵۲۱ الدعوات ، النسائی ج۳ ص۵۳ السہو ، احمد ج۱ ص۴ ، ابن ماجہ : ۳۸۳۵ الدعاء۔

أَسْرَرْتُ وَمَآ أَعْلَنْتُ وَمَآ أَسْرَفْتُ وَمَآ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰـهَ إِلَّآ أَنْتَ ✻ [1]

الٰہی تو بخش دے ان گناہوں کو جو آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو پوشیدہ اور ظاہر کیا اور جو زیادتی کی میں نے اور جو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی آگے کرنیوالا تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ صرف تو ہی معبود ہے۔

(۱۳۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ✻ [2]

[1] مسلم: ۱۷۷ صلوٰۃ المسافرین، الترمذی: ۳۴۱۷ الدعوات۔ [2] النسائی ج۳ ص۵۴ السہو، احمد ج۴ ص۱۲۵، الترمذی: ۳۴۰۴ الدعوات، ابن حبان (موارد ۱۴۱۶ الادعیہ)۔

اے اللہ میں دین کے کاموں کا ثابت قدمی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور سیدھی راہ پر مضبوطی کا خواہش مند ہوں اور تیری نعمتوں کی شکرگزاری کی توفیق تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری عمدہ عبادت کرنے کی امداد چاہتا ہوں اور قلبِ سلیم اور سچی زبان چاہتا ہوں اور اس بھلائی کی درخواست کرتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور اس بُرائی اور گناہ سے پناہ اور بخشش چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔

(۱۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ *[۱]

اے اللہ میں تجھ سے جنّت کا طلب گار ہوں اور جہنّم کی آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

ان دعاؤں کو سلام پھیرنے کے بعد اس ترتیب سے پڑھئے۔ ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو[۲] اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہو[۳] اس کے بعد ایک بار نیچے دی ہوئی دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جو دعائیں چاہیں پڑھیں اور دعاؤں کے پڑھنے کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ[۴] ۳۳ بار

---

[۱] ابوداؤد ۱/۲۱۰، ۲۱۱، ابن ماجہ ۲/۱۲۶۴، احمد ۳/۴۷۴۔

[۲] البخاری: ۸۴۲ الآذان، مسلم: ۵۸۳ المساجد، ابوداؤد: ۱۰۰۲ الصلوٰۃ۔

[۳] مسلم: ۵۹۱ المساجد، ابوداؤد: ۱۵۱۳ الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۰۰ الصلوٰۃ۔

[۴] البخاری: ۸۴۳، ۸۴۲ الآذان، مسلم: ۵۹۵ المساجد، الموطا: ج ۱ ص ۲۰۹ القرآن، ابوداؤد: ۱۵۰۴ الصلوٰۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ[1]، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پوری سورتیں پڑھیے۔ خواہ ہاتھ اٹھاکر یا بغیر ہاتھ اٹھائے پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔[2]

(۱۳۵) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ[3]

اے اللہ تو سلام ہے اور تیری ہی جانب سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے بزرگی اور عزّت والے۔

(۱۳۶) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[4]

اے میرے رب تو میری امداد کر اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔

---

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۱۰ ص ۱۰۲) الترغیب ج ۲ ص ۴۵۳۔

[2] النسائی ج ۲ ص ۱۹۶ السہو، ابوداؤد: ۱۵۲۳ الصلوٰۃ، ابن خزیمہ: ۷۵۵۔

[3] مسلم: ۵۹۱ المساجد، ابوداؤد: ۱۵۱۳ الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۰۰ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۹۲۸ اقامۃ الصلوٰۃ، الدارمی: ۱۳۵۴، احمد ج ۶ ص ۶۲، ۱۸۴۔

[4] ابوداؤد: ۱۵۲۲ الصلوٰۃ، النسائی: ج ۳ ص ۵۳ السہو، ابن حبان: ۲۳۴۵ (الموارد) الاذکار نسائی ج ۳ ص ۶۹، احمد ج ۵ ص ۲۴۵۔

(۱۳۷) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؂

نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اکیلا اللہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے. اسی کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے تعریف اور ہر چیز پر قادر ہے. اے اللہ جو تو دے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع پہنچا سکتی مالدار کو تیرے عذاب سے اس کی مالداری۔

(۱۳۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

؂ البخاری: ۸۴۳ الاذان، مسلم: ۵۹۳ المساجد، ابوداؤد: ۱۵۰۵ الصلوٰۃ، نسائی ج۳ ص۷۰ السہو، احمد ج۴ ص۲۴۵، ۲۴۷، ۲۵۰۔

وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ﴿﴾[1]

نہیں کوئی معبود مگر وہ اکیلا اللہ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ہے ملک اور تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور عبادت کرنے پر قوت مگر اللہ ہی کی امداد سے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کے لیے ہے نعمت وفضل، اور اچھی تعریف ہے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ ہم اسی کے لیے خالص عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

(۱۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ﴿﴾[2]

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری بزدلی ونامردی، اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخیلی سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ناکارہ عمر سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔

(۱۴۰) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

[1] مسلم: ۵۹۴ المساجد، ابوداؤد: ۱۵۰۶ الصلوٰۃ، النسائی ج ۳ ص ۷۰ السہو، احمد ج ۴ ص ۴، ۵۔
[2] البخاری: ۶۳۷۴ الدعوات، الترمذی: ۳۵۶۷ الدعوات، النسائی ج ۸ ص ۲۶۶ الاستعاذہ۔

الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۞ [1] البقرہ: ۲۵۵ -

اللہ وہ ہے اس کے علاوہ بندگی کے لائق کوئی نہیں مگر وہی اللہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا سب کا جاننے والا ہے اس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی اسی کا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون جو سفارش کرے مگر اسی کے حکم سے وہ جانتا ہے جو مخلوق آگے اور اس کے پیچھے ہے اور اس کے علم سے کچھ بھی وہ لوگ گھیر نہیں سکتے مگر جو کچھ وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہی سب سے بلند اور بڑا ہے۔

(۱۴۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّكَ

الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ

[1] البیہقی: مشکوٰۃ: ۹۷۴ ج ا ص ۳۰۸ النسائی عمل الیوم واللیل ۱۰۱، الترغیب ج ۲ ص ۴۵۳، المجمع ج ا ص ۱۰۳، ابن السنی ۱۲۰، عمدۃ الرایۃ ج ۳ ص ۲۰۴ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ
رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِيْ
فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ ❊ [1]

اے اللہ ہمارے رب اور تمام چیزوں کے پالنہار ہیں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا تنہا رب ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اے اللہ ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے آپس میں بھائی ہیں اے اللہ ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب مجھ کو اور میرے اہل کو اپنا مخلص بنالے ہر گھڑی میں دنیا و آخرت میں، اے بزرگی اور بخشش والے تو میری بات سن لے اور میری دعا قبول کرلے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہت اچھا کارساز۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

(۱۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ

[1] ابوداؤد: ۱۵۰۸ الصلوٰۃ، النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۱ ص ۱۸۴، ابن السنی: ۱۱۲ -

عَذَابِ الْقَبْرِ ٭[۱]

الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجگی اور قبر کے عذاب سے۔

(۱۴۳) اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَارَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ٭[۲]

اے اللہ میرے لیے میرا دین سنوار دے جس کو تونے میرے کام کو بچاؤ کا سبب بنا دیا اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت اور زندگانی مقرر کردی اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری رضامندی کیساتھ تیرے غصہ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیرے عفو کیساتھ تیرے عذاب سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری سزا سے تجھ سے اور نہیں منع کرنے والا اس چیز کو کہ دیا تونے اور نہیں دینے والا اس چیز کو کہ منع کیا تونے اور نہیں رَد

---

[۱] الترمذی: ۳۴۹۸ الدعوات، النسائی ج۳ ص۷۳ السہو، الحاکم ص۵۳۳ السہو۔
[۲] النسائی فی عمل الیوم: ۱۲۷، وفی السنن ج۳ ص۷۳، ابن خزیمہ: ۷۴۵، ابن حبان (الموارد: ۵۴۱)

کرنے والا اس چیز کو کہ فیصلہ کیا تو نے اور دولت مند کو اس کی مالداری عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

(۱۴۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَائِىْ وَعَمَدِىْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَايَهْدِىْ لِصَالِحِهَا وَلَايَصْرِفُ سَيِّئَهَآ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ [1]*

اے اللہ میرے خطا ر و عمد کو بخش دے۔اے اللہ تو مجھے نیک عملوں اور نیک عادتوں کی راہ دکھا۔نیک عملوں کی طرف راستہ بتانے والا اور برائیوں سے پھیرنے والا کوئی نہیں مگر تو ہی ہے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجّال کی برائی سے۔

(۱۴۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ خَطَايَاىَ وَذُنُوْبِىْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِىْ وَاَحْيِنِىْ وَاجْبُرْنِىْ وَارْزُقْنِىْ وَاهْدِنِىْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَايَهْدِىْ

---

[1] المجمع ج۱۰ ص۱۷۳، ج۱۰ ص۱۱۱، ۱۱۷، مسلم: ۵۸۸، ابوعوانہ ص۲۴۶۔

لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ۞[1]

اے اللہ تو میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ تو میرے مرتبہ کو بلند کردے اور مجھ کو زندہ رکھ اور مجھ کو غنی کردے اور اچھی روزی دے۔ اور نیک عملوں اور نیک عادتوں کا راستہ دکھا کیونکہ نیک عملوں کا راستہ بتانے والا اور بری عادتوں سے پھیرنے والا کوئی نہیں مگر تو ہی ہے۔

(۱۴۶) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞[2]

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں حلال روزی اور نفع دینے والا علم اور مقبول ہونے والا عمل۔

(۱۴۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۞[3]

اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے گھر میں گشادگی کردے اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔

(۱۴۸) اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ[4]

[1] الحاکم (تحفۃ الذاکرین ص۱۵۲) الطبرانی فی الصغیر ج۱ ص۲۱۹، ابن السنی: ۱۱۴ عن ابی امامہ، المجمع ج۱۰ ص۱۱۱

[2] ابن السنی: ۱۰۸ ص۱۵۱، الطبرانی الصغیر، ج۱ ص۲۶۰، المجمع ج۱۰ ص۱۱۱۔

[3] مجمع الزوائد ج۱ ص۸۰۹، ترمذی: ۳۵۔

[4] طبرانی الاوسط، احمد، ابن السنی، ترمذی: ۳۴۸۳ الدعوات۔

اے اللہ تو میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھ کو بچالے۔

(١٤٩) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۞[١]

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت و پرہیزگاری اور گناہوں سے بچنا اور بے پروائی۔

(١٥٠) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ۞[٢]

اے اللہ مجھ کو ہدایت دے اور مجھ کو سیدھا کردے۔

(١٥١) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ[٣]

اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو عافیت دے اور روزی دے۔

(١٥٢) اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞[٤]

اے اللہ تو ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔

---

[١] مسلم ج ۴ ص ۲۰۸۷، ترمذی: ۳۴۸۹۔

[٢] مسلم: ۲۷۲۵ الذکر والدعاء۔

[٣] مسلم: ۲۶۹۷ الذکر والدعاء۔

[٤] البخاری: ۶۳۸۹ الدعوات، مسلم: ۲۶۹۰ الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۵۱۹ الصلوٰۃ۔

(۱۵۳) رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاهِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ * [1]

اے رب تو میری مدد کر اور میرے خلاف مدد مت کر اور مجھ کو غالب کر اور مغلوب مت کر اور مجھ کو تدبیر بتا دے اور میرے خلاف دشمنوں کو تدبیر مت بتا اور مجھے ہدایت دے۔ اور ہدایت میرے لیے آسان کر دے اور ظالموں پر میری امداد کر۔ اے رب تو مجھے اپنا شکر گزار بنالے اور تیرا ذکر کرنیوالا۔ ڈرنے والا۔ تیرا حکم ماننے والا اور تیری طرف گڑگڑانے والا۔ عاجزی سے رجوع کرنے والا۔ اے میرے رب تو میری توبہ قبول کر اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دُعا کو قبول کرلے اور میری دلیل کو ثابت رکھ اور

[1] الترمذی: ۳۵۴۶ الدعوات، ابوداؤد: ۱۵۱۰ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۳۸۳۰ الدعاء۔

میری زبان سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کے کینہ کو نکال دے۔

(۱۵۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ﴿ [۱]

اے اللہ میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔

(۱۵۵) رَبِّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ﴿ [۲]

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے سلامتی اور معافی دنیا اور آخرت میں۔

(۱۵۶) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِىْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْتَنِىْ مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّىْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّىْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّىْ فِيْمَا تُحِبُّ [۳]

اے اللہ تو مجھے اپنی محبّت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبّت جن کی محبت میرے کام آئے تیرے پاس اے اللہ تو جو محبّت مجھے دے تو تو اس محبّت کو اپنی محبوب

---

[۱] الترمذی: ۳۵۵۳ الدعوات ابن ماجہ: ۳۸۷۱ الدعاء، احمد ج ۱ ص ۳۔
[۲] ابن ماجہ: ۳۸۵۱ الدعاء، مجمع الزوائد ج ۷، ص ۱۲۶۶۔
[۳] الترمذی: ۳۴۹۱ الدعوات

چیزوں میں مجھے تقویت دے اے اللہ جو تو نے محبّت کی چیزوں سے مجھ کو دی ہے تو اس کو اپنی محبوب چیزوں میں میرے لیے دل جمعی کر دے۔

(۱۵۸) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَاتَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَاتَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَاتُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۞[1]

اے اللہ ہم کو اپنا ایسا ڈر عطا فرما کہ ہمارے اور تیرے درمیان گناہوں کی رکاوٹ کر دے اور ہم کو ایسی فرماں برداری عنایت کر جو تو اس کی وجہ سے ہم کو اپنی

[1] الترمذی : ۳۴۹۷ الدعوات ، الحاکم ج ۱ ص ۵۲۸ ، ابن سنی : ۴۴۸ ۔

جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین دے جس کے سبب سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان کر دے اور جب تک تو ہم کو زندہ رکھے تو ہمارے کانوں آنکھوں اور قوتوں میں فائدہ دے اور ان میں ہر ایک کو کر دے ہمارا وارث اور ہمارا غصّہ ہمارے ظالموں پر کر دے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہماری مصیبتیں مت کر اور دنیا کو ہمارے لیے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ ہمارے علم کو پہنچنے کی جگہ اور بے رحموں کو ہمارے اوپر مت مسلّط کر۔

(١٥٨) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ﴿١﴾

اے اللہ تو مجھے نفع دے اس سے جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور سکھا دے جو مجھے نفع پہنچائے اور میرے علم کو اور زیادہ کر دے ہر حال میں اللہ کے لیے تعریف ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی دوزخیوں کے حال سے۔

(١٥٩) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ﴿٢﴾

[1] الترمذی: ٣٥٩٩ الدعوات، ابن ماجہ: ٢٥١ المقدمہ۔
[2] الترمذی: ٣١٧٣ التفسیر، احمد ج ١ ص ٣٤۔

اے اللہ تو ہم کو بڑھا اور گھٹا مت اور ہم کو عزّت دے اور ذلیل مت کر اور مجھے دے اور محروم مت کر اور ہم کو پسند کر اور ہمارے اُوپر غیروں کو ترجیح مت دے اور ہم کو راضی کر اور ہم سے خوش ہو جا۔

(۱۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَ اَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۞ [1]

اے اللہ میں تیری محبت اور تیرے محبوبین کی محبّت کو تجھ سے مانگتا ہوں اور وہ عمل مانگتا ہوں جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ مقرّر کر دے اپنی محبت کو سب سے زیادہ پیاری میری جان اور میرے مال اور میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے۔

(۱۶۱) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ

---

[1] الترمذی: ۳۴۸۹ الدعوات۔

فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۞[1]

اے اللہ تیرے علم غیب کی برکت اور تیری مخلوق پر قدرت کی وجہ سے تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ تو جانتا ہے کہ زندہ رہنا میرا بہتر ہے۔ اور مجھے مار دے جب کہ تو جانتا ہے کہ میرا مرنا اچھا ہے۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا خوف باطن اور ظاہر میں اور مانگتا ہوں تجھ سے حق بات کہنے کی توفیق کو خوشی اور غصہ

---

[1] النسائی ج ۳ ص ۵۴، ۵۵، الحاکم ج ۱ ص ۵۲۴۔

کی حالت میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے میانہ روی، محتاجگی اور آسودگی کی حالت میں اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے خوشنودی فیصلہ کے بعد اور سوال کرتا ہوں ٹھنڈے عیش کا مرنے کے بعد اور تیرے منہ کی طرف دیکھنے کی لذّت کو مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر کسی فتنہ کے جو گمراہ کردے۔ اے اللہ تو ہم کو ایمان کی زینت سے مزیّن کردے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا ہادی بنادے۔

(۱۶۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ ۞ [1]

اے اللہ تو ہم کو اپنا زیادہ شکر گزار بنادے اور تیری زیادہ یاد کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی زیادہ پیروی کروں اور تیری وصیّت کو یاد رکھوں۔

(۱۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَ الْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَآءَ بِالْقَدَرِ ۞ [2]

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تندرستی اور پرہیزگاری اور امانت اور اچھی عادت اور تقدیر پر راضی رہنے کی۔

---

[1] الترمذی: ۳۶۰۱ الدعوات، احمد ج ۲ ص ۳۱۱۔

[2] البیہقی فی الدعوات الکبیر (المشکوٰۃ: ۲۵۰۰، ج ۲ ص ۷۷)، الطبرانی والبزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۷۳)

(۱۶۴) اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِىْ مِنَ
الرِّيَآءِ وَلِسَانِىْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِىْ مِنَ
الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى
الصُّدُوْرُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِىْ خَيْرًا مِّنْ
عَلَانِيَتِىْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِىْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِى النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ
وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَالْمُضِلِّ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞[1]

اے اللہ تو پاک کر دے میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا
ے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے کیونکہ تو جانتا
ہے آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی پوشیدگی کو۔ اے اللہ تو کر دے میرے
باطن کو بہتر میرے ظاہر سے اور کر دے میرے ظاہر کو اچھا اے اللہ میں مانگتا

[1] البیہقی (المشکوٰۃ: ۲۵۰۱، ج۲ ص۷۷) تاریخ الخطیب ج۵ ص۲۶۸، الترمذی: ۳۵۸۶، الدعوات

ہوں تجھ سے بہتر وہ چیز جو تو لوگوں کو دیتا ہے یعنی اہل اور مال اور اولاد جو نہ گمراہ ہونے والی ہو۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے اس اللہ کی جو غلبہ والا ہے اور اس چیز سے جو (کافر لوگ) بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام نازل ہو اور سب تعریف اس اللہ کی ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ سر پر پھیرتے اور اس دعا کو پڑھتے۔

(۱۶۵) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۞[1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اے اللہ تو مجھ سے رنج وغم کو دور کر دے۔

فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی اور دعائیں

فجر کی نماز کے بعد وظیفے اور ذکر الٰہی کے لئے اچھا وقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر یاد الٰہی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔[2]

[1] الطبرانی فی الاوسط والبزار (مجمع الزوائد للہیثمی ج ۱۰ ص ۱۱۰)۔ [2] الترمذی: ۵۸۶ الصلوٰۃ

اور فرمایا فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنا بہتر ہے چار اسماعیلی غلام آزاد کرنے سے[۱] اور فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی جگہ بیٹھ کر دس دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پڑھ لیا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن کی تمام مصیبتوں اور شیطان کے شر و فساد سے بچا لیا جائے گا[۲]۔ اور فرمایا صبح کی نماز کے بعد ذکرِ الٰہی کرنے سے فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں[۳] نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد اس دعاء کو پڑھتے تھے۔

(۱۶۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞[۴]

الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے حلال و پاکیزہ روزی اور نفع دینے والا علم اور قبول ہونے والا کام۔

اس دعا کو چاشت کے بعد پڑھنا چاہئے۔

(۱۶۷) اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ

[۱] ابو داؤد: ۳۶۶۷، العلم فی القصص، ابویعلی (الترغیب ج۱ ص۲۹۵۔
[۲] الترمذی: ۳۴۷۴، الدعوات، النسائی فی عمل الیوم: ۱۲۶ ص۱۹۵، صحیح الترغیب ۲/۴۔
[۳] احمد ج۱ ص۱۴۷، البزار (المجمع ج۱۰ ص۱۰۷۔
[۴] ابن السنی ۲۸ ص۵۱، الطبرانی فی الصغیر ج۱ ص۲۶۰، المجمع ج۱۰ ص۱۱۱۔

اُقَاتِلُ ۞[1]

یا اللہ میں تیری ہی امداد سے پکڑتا ہوں اور تیری ہی اعانت سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

اس دعا کو مغرب اور فجر کی نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔

(۱۶۸) اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ ۞[2]

یا اللہ مجھے آگِ دوزخ سے بچائیو۔(سات مرتبہ پڑھے)

فجر کی نماز پڑھ کر بلاعذر سوجانا منع ہے

صبح کی نماز پڑھ کر بغیر کسی وجہ سے سونا درست نہیں ہے۔ یہ عبادت و ذکرِ الٰہی کا وقت ہے۔ تمام چیزیں اپنی اپنی زبان میں خدا کی حمد و ثنا و تسبیح میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ انسان کو ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ صبح کو سونے سے آدمی کی روزی سلب ہو جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نَوْمُ الصُّبْحِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ[3] صبح کا سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں صبح کو سوئی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو آپ نے پاؤں سے ہلا کر فرمایا اے میری پیاری بچی کھڑی ہو جا[4] پروردگار کی روزی کے پاس حاضر ہو۔ غافلین میں سے مت ہو۔ اللہ تعالیٰ

---

[1] ابن السنی: ۵۱۱ص۵۳، النسائی فی عمل الیوم: ۶۱۴، الاذکار ص۶۲۔

[2] ابوداؤد: ۵۰۷۹، الادب، ابن حبان: ۲۳۴۶ (الموارد)۔

[3] احمد ج۱ ص۷۳، الکامل ج۱ ص۳۲۱، الترغیب ج۲ ص۵۳۰۔

[4] البیہقی (الترغیب والترہیب ج۲ ص۵۳۰)۔

صبح صادق اور آفتاب نکلنے کے درمیان لوگوں کی روزیاں تقسیم کرتا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب نکلنے سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے[1]۔ اور حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین فریاد کرتی ہے اللہ تعالیٰ سے عالم کے سونے سے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد[2]۔ اس قسم کی بہت سی روایتیں ہیں۔ لہٰذا صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی وتلاوت قرآن مجید اور وظائف میں مشغول رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

صبح وشام کی دعائیں

ان دونوں وقتوں کی بہت سی دعائیں ہیں ان میں سے چند دعاؤں کو فضائل سمیت یہاں لکھ دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ــــــ جو شخص صبح کو سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا رہے تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی نہیں ہوگا۔ مگر وہ جو اس سے زیادہ کہے۔ اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے مانند ہوں۔[3]

اور فرمایا جس نے سید الاستغفار کو شام کے وقت پڑھا اور اسی شام کو مرگیا تو جنّت میں داخل ہوگا۔ اگر صبح کو پڑھا اور مرگیا تو جنتی ہوگا۔ اسی دعا کو

---

[1] ابن ماجہ: ۲۲۰۶، التجارہ، الترغیب ج ۲ ص ۵۳۱۔

[2] شرح السنۃ ج ۳ ص ۲۲۲، الاذکار ص ۶۲۔

[3] مسلم: ۲۶۹۱، الزکر، ابوداؤد: ۵۰۹۱، الادب، بخاری: ۶۴۰۵، الدعوات مثلہٗ۔

سیّد الاستغفار کہتے ہیں۔

(۱۶۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ؏[1]

اے اللہ تو میرا پالن ہار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور حتی الامکان تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں اور فعلِ بد کی برائی سے میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گنا ہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے بخش دے تو ہی گنا ہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

اس دعا کو پڑھنے سے رات دن کی تکلیفوں سے بچا رہے گا، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

(۱۷۰) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

[1] بخاری: ۶۳۰۶، الدعوات، الترمذی: ۳۳۹۳، الدعوات، النسائی ج۸ ص۲۷۹، الاستعاذہ ابن ماجہ: ۳۸۷۲، الدعاء، ابوداؤد: ۵۰۷۰، الادب، احمد ج۴ ص۱۲۵۔

الْعَلِيْمُ ۝[1]

صبح و شام اس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی وجہ سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔

اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

(۱۷۱) اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ط اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ط اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[2]

یا اللہ میرے بدن میں عافیت عطا فرما اور یا اللہ میرے کان، آنکھ میں عافیت دے۔ بس تو ہی سچا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن خوش ہوگا۔

(۱۷۲) رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ۝[3]

[1] ابن ماجہ: ۳۸۶۹ الدعاء، ابوداؤد: ۵۰۸۸ الآدب، الترمذی: ۳۳۸۸ الدعوات، احمد ج۱ ص۶۲، ابن حبان: ۲۳۵۲ (موارد) اذکار۔ [2] ابوداؤد: ۵۰۹۰ الآدب، احمد ج۵ ص۴۲، ابن سنی ج۳۸ ص۳۶، الفتوحات الربانیہ لابن علان ج۳ ص۱۱۶۔ [3] الترمذی: ۳۳۸۲ الدعوات، ابوداؤد: ۵۰۷۲ الآدب، الحاکم ج۱ ص۵۱۸ الاذکار ص۶۹، ابن سنی ص۶۷، ابن ماجہ: ۳۸۷۰ الدعاء، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

میں اللہ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے خوش ہوگیا۔

اس کو بلا ناغہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۞ [۱]

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے معافی اور عافیت مانگتا ہوں اپنے دین و دنیا اور مال و اہل میں اے اللہ تو میرے عیبوں کو چھپالے اور مجھے خوف کی چیزوں سے بچا۔ الٰہی میرے آگے، پیچھے،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) النسائی عمل الیوم واللیلۃ ص۴، احمد ج۴ ص۳۳۸ ج۵ ص۳۶۷۔

[۱] ابوداؤد: ۵۰۷۴ الآدب، ابن ماجہ: ۳۸۷۱ الدعاء، ابن حبان: ۲۳۵۶ الموارد، احمد ج۲ ص۲۵، الحاکم ج۱ ص۵۱۷، تخریج الکلم الطیب ج۲۶ ص۳۵، نسائی ج۸ ص۲۸۲۔

دائیں، بائیں اور اوپر کی حفاظت فرما۔ میں تیری بزرگی کا واسطہ دے کر اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔

اس کے بارے میں فرمایا جو اعوذ باللہ الخ کو تین بار پڑھ کر ھو اللہ الذی الخ کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے شام تک کے لئے اور اگر اس دن ہی مرگیا تو موت شہادت کی ہوگی اسی طرح شام کے وقت پڑھنے سے بھی یہی درجہ حاصل ہوگا۔

(۱۶۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۲۲) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۲۳) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الحکیم (۲۴) [1]

میں پناہ چاہتا ہوں اس اللہ کی جو سننے والا جاننے والا ہے مردود شیطان سے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے وہ نہایت بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ پاک ذات (عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان، زبردست خود مختار عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے شرک سے بری و پاک ہے۔ اللہ وہ ہے جو پیدا کرنے والا ہے۔ موجد صورت بنانے والا ہے۔ اس کے اچھے نام ہیں۔ ہر چیز جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُسکی پاکی بیان کرتی ہے وہی زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۃ الفلق و سورۃ الناس کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ [2]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱۷۵) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۴﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۵﴾ [3]

---

[1] الترمذی: ۲۹۲۲، فضائل القرآن، الدارمی ج ۲ ص ۴۵۸، احمد ج ۵ ص ۲۶، ابن السنی ج ۷ ص ۴۰، ارواء الغلیل ج ۲ ص ۵۸۔

[2] النسائی ج ۸ ص ۲۵۰ الاستعاذہ، ابو داؤد: ۵۰۸۲، مختصر السنن الترمذی: ۳۵۷۵ الدعوات

[3] سورۃ الاخلاص پ ۳۰۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
کہہ دو، اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے برابر کوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۷۶) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ [1]

شروع کرتا ہوں اسی اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی، تمام مخلوق کی برائی اور اندھیری رات کی برائی سے جبکہ وہ آجائے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں اور حاسد کی برائی سے جبکہ وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۷۷) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

[1] سورۃ الفلق پ ۳۰۔

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور بڑا رحیم ہے کہہ دو پناہ چاہتا ہوں آدمیوں کے رب، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹنے والے کی برائی سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنّوں اور آدمیوں میں سے۔

اس کے پڑھنے سے اگر قرضدار ہے تو اس کے قرض کو اللہ ادا کردے گا اور رنج وغم کو دور کردے گا۔

﴿۱۷۸﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ۞ [2]

---

[1] سورۃ الناس پ ۳۰۔

[2] بخاری ج ۶ ص ۶۴ الجہاد، باب من غزی بصبی۔ مسلم ۲۷۰۶، الذکر، التعوذ۔

خدایا میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور سستی سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ سے۔

اس کے پڑھنے سے تمام مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

(۱۷۹) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۞ [1]

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں بندے کو کچھ طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی امداد سے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنے علم میں ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

اس کو آپ صبح وشام پڑھا کرتے تھے۔

(۱۸۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ ۞ [2]

---

[1] ابوداؤد: ۵۰۷۵ الادب، النسائی فی عمل الیوم ۱۲ ص ۱۴۰، ابن السنی: ۴۶، المرقاۃ ج ۶ ص ۲۳۔
[2] ابن السنی: ۳۹ ص ۲۳، الاذکار ص ۶۹، ابویعلیٰ (المجمع ج ۱۰ ص ۱۱۵)۔

الٰہی میں تیری اچانک کی بھلائی چاہتا ہوں اور اچانک آنے والی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم ہر صبح و شام پڑھا کرو۔

(۱۸۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ[۱]

اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے ہمیشہ قائم رہنے والے، تیری رحمت کے سبب سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سب کاموں کو ٹھیک کر دے اور پلک جھپکنے تک بھی مجھے میرے نفس کی طرف مت سونپ۔

اس کے متعلق فرمایا جو اس کو ہر صبح و شام پڑھتا رہے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور رنج و غم سے نجات دے گا۔

(۱۸۲) حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[۲]

مجھے اللہ کافی ہے وہی معبود ہے اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، وہ بڑے عرش کا رب ہے۔

اس کو آپ ہر صبح و شام پڑھا کرتے تھے۔

(۱۸۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ، وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ

---

[۱] ابن السنی ۴۸ ص ۲۸، بزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۱۷)، النسائی عمل الیوم واللیلۃ ۵۷۰، الحاکم ج ۱ ص ۵۴۵ (الدعاء)، ترغیب ج ۱ ص ۴۵۷ ترغیب فی آیات واذکار، الاذکار للنووی ص ۶۹۔ [۲] ابن السنی ۷۰ ص ۳۷۔

وَانْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ، وَاَرْءَفُ مَنْ مَّلَكَ وَاَجْوَدُ
مَنْ سُئِلَ، وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى، اَنْتَ الْمَلِكُ
لَاشَرِيْكَ لَكَ، وَالْفَرْدُ لَانِدَّ لَكَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
اِلَّا وَجْهَكَ، لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ، وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا
بِعِلْمِكَ، تُطَاعُ فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ، اَقْرَبُ
شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ، حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ، وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ، وَنَسَخْتَ
الْاٰجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ، وَالسِّرُّ عِنْدَكَ
عَلَانِيَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ،
وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ، وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ
خَلْقُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ
الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ

لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاوَةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ۔ [1]

الٰہی تو ہی اس لائق ہے کہ یاد کیا جائے اور تیری ہی عبادت کی جائے اور تجھ ہی سے مدد طلب کی جائے تو ہی بڑا شفیق، مہربان، سخی اور داتا ہے اور سب منگتوں کو دینے والا اور سب سے زیادہ کشادہ تو ہی بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی مثل نہیں، تیری ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ ہرگز نہیں عبادت کی جاسکتی مگر تیری توفیق سے، اور ہرگز نافرمانی نہیں کی جاتی مگر تیرے علم کے ساتھ جب تیری عبادت کی جائے تو تو اس کی قدر کرتا ہے اور بدلہ دیتا ہے اور نافرمانی کی جائے تو تو معاف فرما دیتا ہے تو سب حاضرین سے زیادہ قریب اور سب نگہبانوں سے زیادہ نزدیک ہے اور سب نفسوں کے ورے تو ہی حائل ہے اور سب کی پیشانی کو تو ہی پکڑے ہوئے ہے۔ سب نشانیوں کو لکھ رکھا ہے اور سب کی عمروں کو تو نے لکھ رکھی ہیں اور تیری تجلّیات کے سبب دل کشادہ ہے اور ہر مخفی اور پوشیدہ چیز تیرے سامنے ظاہر ہے۔ حلال وہی ہے جو تو نے حلال کیا ہے اور حرام وہی ہے جو تو نے حرام کیا ہے اور دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا ہے اور حکم وہی ہے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہیں اور سب بندے تیرے بندے ہیں تو ہی معبود اور شفیق اور مہربان ہے۔ اور مانگتا ہوں تیرے اس منوّر

[1] الدعوات للطبرانی والطبرانی الکبیر (المجمع ج۱۰ ص۱۱۷)

چہرے کے توسل سے جس سے تمام آسمان وزمین روشن ہیں اور اس حق سے جو تیرے لیے ہے اور اس حق سے جو سائلین کا تجھ پر حق ہے کہ تو ان گناہوں کو معاف کر دے جو صبح وشام کو ہوئے ہیں اور اپنی قدرت سے دوزخ سے محفوظ رکھ۔ (طبرانی، نزل حصن حصین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اس دعا کو صبح وشام پڑھتا رہے گا وہ رات دن کی عبادت کے ثواب کو پالے گا۔

﴿۱۸۴﴾ فَسُبۡحَانَ اللّٰهِ حِيۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَحِيۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَعَشِيًّا وَّحِيۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَيُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۹﴾ [له] (سورۃ الروم پ ۲۱، آیت: ۱۹)

اللہ کی پاکی بیان کرو شام اور صبح اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے تعریف ہے اور شام اور دوپہر کو۔ زندہ کو مُردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو بھی نکالا جائے گا۔

له ابوداؤد: ۵۰۷۶، الادب، الکامل ج ۳ ص ۱۲۲۶، مختصر السنن ج ۷ ص ۲۴۷، ابن سنی ص ۷۹، المتجر الرابح للدمیاطی، ابن الجوزی فی الحدائق۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کو اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت پڑھ لیا کرے تو شام تک تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور شام کے وقت پڑھنے سے صبح تک تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱۸۵) حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۙ﴿۱﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۲﴾[لہ] اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ

لہ سورۃ المؤمن پ ۲۴، آیت ۱-۲-

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾[1]

حٰمٓ . یہ کتاب اللہ کی جانب سے اُتاری گئی ہے جو بڑا زبردست جاننے والا گناہ بخشنے والا، جو توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا طاقت والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے. اللہ کی ذات وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں صرف وہی معبود ہے. وہ ہمیشہ زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے نہ اس کو اونگھ اور نیند آتی ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے. کون ایسا ہے جو اس کے دربار میں بغیر اس کی اجازت سفارش کرے. وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوق کے آگے اور پیچھے ہے اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا. مگر جتنا وہ چاہے. اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو نہ تھکاتی نہیں وہ بڑی عظمت والا ہے.

صرف صبح کی دعائیں

مذکورہ دعائیں صرف صبح کے وقت پڑھنی چاہئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے.

﴿۱۸۶﴾ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

[1] الترمذی: ۲۸۷۹ فضائل القرآن، الاذکار للنووی: ۷۲. سورۃ البقرہ پ۳، آیت ۲۵۵

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؁[1]

ہم نے دینِ اسلام پر اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السّلام کی ملّت پر صبح کی، جو ایک طرف تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔

(۱۸۶) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ ؁ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَّآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؁[2]

ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات دن اور جو ان میں بستے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں اے اللہ

---

[1] احمد ج ۳ ص ۴۰۷، ج ۳ ص ۴۰۶، الدارمی ج ۲ ص ۲۹۱، ابن السنی: ۳۳ ص ۲۲، النسائی فی عمل الیوم ۱، الاذکار للنووی ص ۴۸، المجمع ج ۱۰ ص ۱۱۶۔

[2] ابن السنی ۳۸ ص ۲۴، الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۱۰ ص ۱۱۵)

اس دن کے پہلے حصّے کو بھلائی اور اس کے درمیانی حصّے کو حاجت روائی اور اس کے آخر حصّے کو کامیاب کرنے والا کردے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ رحم کرنیوالا۔

(۱۸۸) اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۞ [۱]

یا اللہ جو نعمت بھی میرے یا تیری کسی مخلوق کے پاس صبح کو ملتی ہے تو وہ تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے ہی لیے ہے خوبی اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔

(۱۸۹) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ۞ [۲]

---

[۱] ابوداؤد: ۵۰۷۳، الادب، ابن حبان (۲۳۶۱، الموارد) الاذکار، ابن السنی ۴۱، الکلم الطیب ۲۵ ص ۴۱۔

[۲] ابوداؤد: ۵۰۸۴، الادب، زاد المعاد ج ۲ ص ۳۷۳۔

ہم نے اور اللہ کے تمام ملک نے صبح کی۔ خدایا اس دن کی بھلائی وفتح و مدد وروشنی اور برکت وہدایت میں تجھ سے مانگتا ہوں اور اس دن اس کے بعد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۹۰) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ ۞ [۱]

الٰہی ہم نے تیری مدد سے صبح کی اور شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہمارا مرنا جینا ہے اور تیری طرف اٹھ کر آنا ہے۔

(۱۹۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ۞ [۲]

اے اللہ میں نے صبح کی تجھ کو اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں اور دوسرے

---

[۱] الترمذی: ۳۳۹۱، الدعوات، ابوداؤد: ۳۶۶۸، الدعاء: ۵۰۶۸، الادب، ابن السنی ۳۴ ص ۲۳، ابن ماجہ: ۳۸۶۸، الدعاء، الاذکار ص ۶۳، الوابل الصیب ص ۱۲۲۔

[۲] ابوداؤد: ۵۰۶۹، الادب، الترمذی: ۳۴۹۵، الدعوات، الکلم الطیب ۲۴، شرح الاذکار ج ۳ ص ۱۰۵، ۱۰۶، حصن حصین ۲۷۔

تمام فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ کرتا ہوں کہ تو ایک ہی ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

(۱۹۲) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْحَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْنَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَاشِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَايَكُوْنُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَاصَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَّعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ

النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآئِكَ فِیْ غَیْرِ
ضَرَّآءٍ مُّضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُبِكَ
اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی
عَلَیَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِیْٓئَةً اَوْذَنْبًا لَّاتَغْفِرُهٗ
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّیْٓ اَعْهَدُ
اِلَیْكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اُشْهِدُكَ وَ
كَفٰی بِكَ شَهِیْدًا اَنِّیْٓ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ
الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ
وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئُكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ اٰتِیَةٌ

لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَاَنَّكَ
اَنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ
وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا
بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَايَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۞ [1]

خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں. الٰہی میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مستعد و کمر بستہ ہوں، اور بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے اور تیری طرف سے ہم کو ملنے والی ہے اور تیری طرف جانے والی ہے الٰہی جو بات میں نے کہی ہو اور کوئی قسم کھائی ہو یا کوئی نذر مانی ہو وہ تیری مرضی کے سامنے ہے کیونکہ تو نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہے وہ نہیں ہوگا، اور گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قدرت نہیں مگر تیری مدد سے ہے تو ہر چیز پر قادر ہے میرے مولا جو کچھ میں نے دُعا کی ہے وہ دُعا اسی کو لگے جس پر تو نے رحمت کی ہو، اور وہ جس پر لعنت کی ہے تو وہ لعنت اُسی پر پڑے جس سے تو نے نفرت کی ہو، تو ہی میرا مالک ہے دنیا و آخرت میں تو مجھے مسلمان کر کے مارنا اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دینا.

[1] احمد ج ۵ ص ۱۹۱ ، الحاکم ج ۱ ص ۵۱۷ ۔

اے اللہ میں چاہتا ہوں خوش رہوں، تیرے فیصلہ کے بعد اور عمدہ عیش مرنے کے بعد اور تیری ذات کی طرف دیکھنے کی لذت کو اور تیرے دیدار کے شوق کو بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان میں ڈالنے والی ہو یا کسی فتنہ کے جو گمراہی میں مبتلا کرنے والا ہو اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں زیادتی کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر زیادتی کرے۔ یا کوئی گناہ کروں یا ایسے گناہ کرنے کا ارادہ کروں جس کو تو معاف نہ کرے الٰہی پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے اور پوشیدہ و ظاہر کے جاننے والے بزرگی و عظمت والے میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تجھے گواہ کرتا ہوں اور تیری ہی گواہی کافی ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی بس اکیلا سچا معبود ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ تیرے لیے ہی بادشاہت ہے تیرے ہی لیے تعریف و خوبی ہے تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ اور تیری ملاقات حق ہے اور قیامت یقیناً آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اور تو قبر والوں کو اٹھائے گا۔ اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کرے گا، تو ایک کمزور، عیب دار گنہگار و خطاوار کے سپرد کرے گا میں بس تیری ہی رحمت پر بھروسہ کرتا ہوں تو میرے سب گناہوں کو معاف کردے کیوں کہ گناہوں کو معاف کرنے والا صرف تو ہی ہے اور تو میری توبہ قبول فرما تو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا شفیق اور مہربان ہے۔

صرف شام کی دعائیں

یہ دعائیں شام کے وقت پڑھی جائیں گی۔ حدیثوں میں ان دعاؤں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو شام کے وقت پڑھتے تھے [۱] مشکوٰۃ

[۱] ابوداؤد: ۵۰۸۴، الادب، الاذکار ص۶۷، زاد المعاد ج ۲ ص۲۷۳۔

(۱۹۳) اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا ۞

ہم نے اور تمام ملکوں نے اللہ رب العالمین کے لیے شام کی اے اللہ میں اس رات کی بھلائی، فتح، مدد اور روشنی اور اس کی برکت وہدایت مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کے بعد کی برائی سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کو ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جو دو دفعہ پڑھے گا تو اللہ اس کے آدھے حصے کو آگ سے آزاد کردے گا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کے تین حصے کو آگ سے آزاد کردے گا اور جو چار مرتبہ پڑھے گا اللہ اس کے تمام حصہ کو دوزخ سے آزاد کردے گا اور اس دن کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

(۱۹۴) اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ

الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝ [1]

اے اللہ جو بھی نعمت میرے یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس ہے وہ صرف تیری ہی جانب سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لیے تعریف اور شکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس دعا کو پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔ (ابوداؤد)

(۱۹۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ [2]

اے اللہ میں نے شام کی، میں تجھے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے تمام فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ کرتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں. تیرا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں.

ان دونوں دعاؤں کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۶) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

[1] ابوداؤد: ۵۰۷۳، الادب، ابن حبان (۲۳۶۱، الموارد) ابن السنی ۱۲م۔
[2] ابوداؤد: ۵۰۶۹، الادب، الترمذی: ۳۴۹۵، الدعوات، الکلم الطیب ۲۴م۔

نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ؕ ❀ [1]

اے اللہ ہم تیری ہی رحمت سے صبح وشام کرتے ہیں اور تیرے رحم وکرم سے جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوبارہ جی کر جانے والے ہیں۔

(۱۹۷) اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ❀ [2]

ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ملک نے شام کی اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی

[1] البخاری فی الادب المفرد ۱۱۹۹ مایقول اذا اصبح ، الترمذی ۳۳۹۱ الدعوات، ابن ماجہ ۳۸۶۸ ، ابن حبان ۲۳۵۴ (الموارد) (ابوداود ۵۰۶۸ الادب، اور ۳۶۶۸ الدعاء)

[2] البخاری ج۱۱ ص۱۷۳ الدعوات، مسلم ۲۷۲۳ الذکر، ابوداود ۵۰۹۱ الادب، الترمذی ۳۳۹۰ الدعوات

بادشاہت ہے اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے پالن ہار میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور اُس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے رب میں سستی اور بڑھاپے کی برائی اور ناشکری سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔

جمعہ کی صبح کی دعاء

جمعہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے اس دن ایک ایسی گھڑی قبولیت کی ہوتی ہے اگر جائز دعا مانگی جائے تو اللہ اس کو قبول فرماتا ہے تمام دن عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارے تو سب سے اچھا ہے اور جمعہ کی صبح کو بھی وہی دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ جو اور دن صبح کے وقت پڑھی جاتی ہیں مگر اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہئے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو جمعہ کی صبح کو نماز فجر سے پہلے تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہوں کو معاف کر دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے مانند ہوں (ابن سنی[1])

(۱۹۸) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ۞[1]

میں اس ذات پاک سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہی ہمیشہ رہنے والا اور قائم رہنے والا ہے اور اسی کی طرف عاجزی کے ساتھ رجوع کرتا ہوں۔

---

[1] ابن السنی ۸۲ ص۴۱، الاذکار ص۱۷، الطبرانی (المجمع ج۲ ص۱۶۸)

دن نکلنے کے بعد کی دعاء

ان دعاؤں کو دن نکلنے کے بعد پڑھنی چاہئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب نکلنے کے بعد تیسری دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا ۞ [۱]

اس اللہ کی تعریف وشکر ہے جس نے ہمارے آج کے دن کے گناہ کو معاف کردیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں کیا۔

(۲۰۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ ۞ [۲]

سب تعریف وشکر اللہ کے لیے ہے جس نے آج کے دن کو عطا فرمایا اور ہماری لغزشوں کو درگزر فرمایا اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔

(۲۰۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جَلَّلَنَا الْیَوْمَ عَافِیَةً وَّجَآءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلَعِهَا اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ لِنَفْسِكَ وَ شَهِدَتْ بِهٖ

---

[۱] مسلم ج ۲ ص ۳۰۵، ج ۶ ص ۱۰۶ الذکر، مع الشرح حصن حصین ص ۲۹۔
[۲] ابن السنی ص ۱۴۷ ا ص ۶۴، حصن حصین ص ۲۹۔

مَلٰئِکَتُکَ وَجَمِیْعُ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اُکْتُبْ شَہَادَتِیْ بَعْدَ شَہَادَۃِ مَلٰئِکَتِکَ وَاُولِی الْعِلْمِ ط اَللّٰہُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ السَّلَامُ اَسْئَلُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِیَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِیَنَا عَمَّنْ اَغْنَیْتَہٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِکَ ط اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ہُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْہَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْہَا مُنْقَلَبِیْ ۞[1]

---

[1] ابن السنی ۱۴۶/۶۴، الاذکار ص۷۱۔

اللہ کی تعریف ہے جس نے ہم کو آج کا دن عافیت سے دکھایا اور آفتاب کو اس کی جگہ (مشرق) سے نکالا۔ یا اللہ میں نے صبح کی۔ میں تیری گواہی دیتا ہوں جس بات کی خود تو نے اپنی ذات کے لیے شہادت دی اور تیرے تمام فرشتے اور تمام مخلوق نے دی کہ تو اکیلا ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے بس تو ہی تو ہے، تو انصاف کو قائم اور جاری کرنیوالا ہے۔ تو ہی معبود ہے اور کوئی نہیں تو ہی زبردست حکمت والا ہے، اپنے فرشتوں اور اہلِ علم کی شہادتوں کے بعد میری گواہی تو لکھ لے۔ تو ہی سلام ہے تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی ہے۔ اے بزرگی وعظمت والے یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہماری دعاؤں کو قبول فرما، اور ہماری خواہشوں کو پورا کر اور اپنی تمام مخلوق سے ہم کو بے نیاز کر دے۔ اے اللہ تو میرے اس دین کو درست کر دے جس میں میرے کام کی حفاظت ہے، اور میری اس دنیا کو سنوار دے جس میں میری زندگی ہے، اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں لوٹ کر مجھے جانا ہے۔ (ابن سنی، نزل الابرار)

دن کی دعاء

(۲۰۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا۔ اس کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے مانند ہوں[۱] (مسلم، ترمذی) اور فرمایا جو شخص دن میں سو بار اس دعا کو پڑھے گا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے۔ اور شام تک شیطان کے شر و فساد سے بچا رہے گا۔[۲] اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن بھر میں شیطان سے

---

[۱] البخاری ۵/۶۴۰۵، الدعوات، مسلم ۲۶۹۱، الذکر، الترمذی ۳۴۶۶، الدعوات ۶، الموطا ۱ ص ۲۰۹، الحاکم ج ۱ ص ۵۱۸، الدعاء، ابو داؤد ۵۰۹۰، الادب۔

[۲] ابویعلیٰ (المجمع ج ۱۰ ص ۱۴۲)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ دس بار پڑھ کر پناہ مانگے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہے گا۔ (ابویعلیٰ، نزل، حصن حصین[1]) اور فرمایا جو شخص دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ (پاک معبود ہے اللہ) پڑھے گا۔ اس کیلئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ (ترمذی[2])۔

(۲۰۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت اور اسی کے واسطے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رات دن کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں جو اس کو پڑھتا ہوا مر جائے تو جنّتی ہوگا۔ اگر رات میں پڑھے اور اسی رات میں انتقال ہو جائے تو جنّتی ہوگا۔

(۲۰۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

[1] بخاری کتاب الدعوات باب فضل التہلیل، مسلم ۳۶۹۱، الذکر والدعاء، ترمذی ۳۴۶۸، ابن ماجہ ۳۷۹۸، الادب۔

[2] ترمذی ۳۴۶۸، ابن ماجہ ۳۷۹۸، الادب، شرح السنہ ج ۵ ص ۵۴، احمد ج ۲ ص ۳۰۲، البخاری ۶۴۰۳، الدعوات، مسلم ۲۶۹۱، الذکر۔

أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ۞

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے کوئی لائق عبادت نہیں مگر تو ہی، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر ہوں مجھ سے جہاں تک ہو سکتا ہے۔ میں اپنے کیے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں پس میرے گناہ معاف کر دے تو ہی معاف کرنے والا ہے۔ اور کوئی نہیں۔

اس کے متعلق فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۰۵) لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا

لہ البخاری ع۶۳۲۶، الدعوات، النسائی ج ۸ ص۲۷۹، الاستعاذہ، احمد ج ۴ ص۱۲۲، الترمذی ۳۳۹۳، الدعوات ب۱۵۔

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞ [1]

نہیں ہے کوئی لائقِ عبادت مگر اللہ، اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی لائقِ عبادت مگر اللہ اکیلا ہے، وہ اللہ ہی لائقِ عبادت ہے اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اسی کا ملک ہے۔ اور اسی کی تعریف ہے۔ کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے مگر اللہ۔ نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ عبادت پر قدرت ہے مگر اللہ کی امداد سے۔

اس کے متعلق فرمایا کہ اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو۔

(۲۰۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً یَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّ رَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا [2]

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کی حالت میں تندرستی چاہتا ہوں خلق وعادت میں ایمان کا طالب ہوں، اور ایسی نجات کا طلب گار ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو، اور تیری رحمت کا محتاج ہوں اور تیری عافیت اور پردہ پوشی اور خوشنودی کا بھکاری اور حاجت مند ہوں۔ (طبرانی)

نمازمغرب کے بعد کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس د و مغرب کی سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] ترمذی ۳۴۲۹، الدعوات، النسائی فی عمل الیوم ۲۹ ص ۱۵۰، ابن ماجہ ۳۷۹۴، الدعاء الخطیب فی التاریخ ج ۲ ص ۱۸۴، ابن حبان ۲۳۲۵، تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۸۴۔

[2] احمد والطبرانی فی الاوسط (المجمع ج ۱۰ ص ۱۷۴) الحاکم ج ص ۵۲۳، حصن حصین ص ۳۱۔

(۲۰۷) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ ۞[1]

اے دلوں کے پھیرنے والے تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

اس دعا کے متعلق فرمایا جو اس کو مغرب کے بعد پڑھ لیا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک محافظ فرشتہ کو بھیجے گا جو صبح تک شیطان سے بچاتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔

(۲۰۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۞[2]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت اور تعریف ہے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وتر کی دعاء

وتر کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ[3]

[1] ابن السنی : ۶۶۳ ص۲۴۵ ، الاذکار ص۷۳ ۔

[2] الترمذی : ۳۵۳۴ ، الدعوات ، النسائی فی عمل الیوم : ۵۷۸ ص۳۸۵ ، احمد ج ۵ ص۴۱۵ ، ابن حبان (موارد : ۲۳۴۱) ، ترغیب ج ص۳۴ ، ابوداؤد (مختصر السنن : ۱۳۷۶) الصلوٰۃ) النسائی ج ۳ ص۲۴۴ ، صلوٰۃ اللیل ۔

اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھا جائے[1] اور دعائے قنوت پڑھے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں اس دعا کو پڑھتے تھے۔

(۲۰۹) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ ۞[2]

اے اللہ تو مجھے راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تونے راہ دکھائی ہے۔ اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تونے عافیت دی ہے۔ اور مجھے دوست بنالے ان لوگوں میں جن کو تونے دوست بنالیا ہے۔ اور برکت دے مجھے اس چیز میں جو تونے مجھے دی ہے۔ اور مجھے اس بُرائی سے بچالے جو تونے مقدّر کر رکھی ہے کیونکہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تیرے اوپر حکم نہیں کیا جاسکتا۔ تیرا دوست ذلیل نہیں ہوسکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہوسکتا۔ اے

---

[1] ابوداؤد (مختصر السنن: ۱۳۸۰/ الصلوٰۃ)، النسائی ج ۱ ص ۲۵۰ صلوٰۃ اللیل۔

[2] ابوداؤد: ۱۴۲۵/ الصلوٰۃ، الترمذی: ۴۶۴/ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۱۱۷۸/ اقامۃ الصلوٰۃ، الحاکم ج ۱ ص ۳۷۳۔

ہمارے رب تو برکت والا اور بلند تر ہے۔ تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

(۲۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ❁ [1]

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے، اور تیری معافی کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب و قہر سے میں تیری خوبیوں پر قابو نہیں کرسکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

سونے کے وقت کی دعائیں

یہ دعائیں سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں جو معہ ترکیب کے لکھی جاتی ہیں پہلے وضو کرکے پاک وصاف بستر پر داہنا قدم رکھ کر بیٹھ جائے اس کے بعد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ کو دونوں ہاتھوں پر دم کرکے ان دونوں ہاتھوں کو تمام بدن پر پھیرے [2] اسی

---

[1] ابوداؤد: ۱۴۲۷، الترمذی: ۳۵۶۶، الدعوات، ابن ماجہ: ۱۱۷۹، الوتر، ارواء الغلیل ح ۱۷۵۔
[2] البخاری: ۵۰۱۶، فضائل القرآن، مسلم: ۲۱۹۲، السلام، ابوداؤد: ۳۹۰۲، الطب۔

طرح تین دفعہ کرے اس کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ[1] پڑھے اس کے بعد ایک مرتبہ پوری سورۂ دخان پڑھے[2] اس کے پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے حق میں دُعا، اور استغفار کریں گے اور ایک ایک بار پوری سورہ الٓمّٓ سجدہ اور سورہ ملک پڑھے ان کے پڑھنے سے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوجائے گا[3] یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کو عذاب قبر سے بچائیں گی اس کے بعد سورہ بقر کی آخری دو آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک[4] اور آیتہ الکرسی پڑھے اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان کے شر اور اس کے وسوسہ سے محفوظ رہے گا[5] پھر ان کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے[6] پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر پہلے اس دعا کو پڑھے:

(۲۱۱) اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[7]

الٰہی تو مجھے اس دن کے عذاب سے، بچائیو جس دن تو اپنے سب بندوں کو اٹھائے گا۔

(۲۱۲) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی[8]

اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

---

[1] ابوداؤد: ۵۰۸۲ ،الادب، الترمذی: ۳۵۷۵ ،الدعوات، نسائی ج ۸ ص ۲۵۰ ،الاستعاذہ، الاذکار للنووی ص ۶۳ ۔ [2] الترمذی: ۲۸۸۸ فضائل القرآن۔

[3] الترمذی: ۲۸۹۲، ۲۸۹۱ ،فضائل القرآن، احمد ج ۶ ص ۴۹۶ ، الدارمی ج ۲ ص ۴۵۵ ۔

[4] بخاری ح ۵۰۰۹ ،فضائل القرآن، مسلم ح ۸۰۸ ،صلوٰۃ المسافرین، ابوداؤد ح ۱۳۹۷ ،الصلوٰۃ۔

[5] مسلم ح ۸۱۰ ،المسافرین، ابوداؤد ح ۱۴۶۰، احمد المجمع ج ص ۳۲۱، ابو داؤد ح ۴۰۰۳ ،القرآت، النسائی فی عمل الیوم واللیل ح ۱۰۰، الطبرانی فی المجمع ج ۱۰ ص ۱۰۳۔ [6] مسلم: ۲۷۲۷ ،الذکر وجمیع اصحاب الستۃ، البخاری: ۳۷۰۵ الفضائل ۔ [7] ابوداؤد: ۵۰۴۵ ،الادب، الترمذی: ۳۳۹۸، ۳۳۹۹ ،الدعوات ۱۹، فتح الباری ج ۱۱ ص ۱۱۵۔

[8] البخاری: ۶۳۱۲، ۶۳۲۴ ،الدعوات، مسلم: ح ۲۷۱۱ ،الذکر والدعاء۔

(۲۱۳) بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ[۱]

اے اللہ میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲۱۴) اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ[۲]

اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے حوالے کر دی اور اپنے منہ کو تیری طرف پھیر دیا اور اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اپنی رغبت اور تیرے

---

[۱] البخاری: ۶۳۲۰ ,الدعوات، مسلم: ۲۷۱۴ ,الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۵۰۵۰ ,الادب۔

[۲] مسلم: ۲۷۱۰ ,الذکر والدعاء، البخاری: ۶۳۱۳ ,الدعوات، ابوداؤد: ۵۰۴۶ ,الادب۔

خوف سے، تیرے عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ کہیں نہیں. مگر تیرے پاس تیری اتاری ہوئی کتاب پر تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔

(۲۱۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ ۞[1]

اس اللہ کے لیے ساری تعریف ہے جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور کفایت کی اور جگہ دی. بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں.

(۲۱۶) بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ۞[2]

اللہ کے نام سے اللہ کے واسطے اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے اور میرے شیطان کو ذلیل کر دے اور میری گردن کو چھڑا دے اور بلند محفل والوں میں مجھے شامل کر دے۔

(۲۱۷) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ

---

[1] مسلم: ۲/۱۵۰، الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۵۰۵۳، الادب، الترمذی: ۳۳۹۶، الدعوات ب۱۶۔
[2] ابوداؤد: ۵۰۵۴، الادب، الحاکم ج۱ ص۵۴۰۔

وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[1] ❖

اے اللہ تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جن پر ان کا سایہ ہے. اور تو رب ہے زمینوں کا اور جن چیزوں کو اٹھا رکھا ہے زمین نے. اور تو رب ہے شیطانوں کا اور جن کو گمراہ کیا شیطانوں نے تو اپنی تمام مخلوق کی برائی سے مجھے پناہ دینے والا ہو جا کہ کوئی میرے اوپر زیادتی یا سرکشی کرے. تیری پناہ زبردست اور تیری تعریف بہت بڑی ہے. تیرے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے ضرور تو ہی معبود ہے.

(۲۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

[1] الترمذی: ۳۵۲۳، الدعوات باب ۹۱ ۔

مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ۞ [له]

اے اللہ میں تیرے بزرگ چہرے اور پورے کلموں کی برکت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جن کی پیشانی تیری گرفت میں ہے۔ اے اللہ تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے۔ اے اللہ تیرا لشکر کبھی شکست نہیں پاسکتا۔ اور تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور دولت مند کو اس کی دولت مندی تیرے عذاب سے نہیں بچاسکتی تو پاک معبود ہے اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

رات کو جاگنے کے بعد کی دعائیں

رات کو سوتے سوتے اگر جاگ جاؤ تو ان دُعاؤں کو پڑھ لیا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو رات کو جاگ جائے تو اس دُعا کو یا ان دعاؤں میں سے اور دُعا کو پڑھ لیا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو رات کو جاگ جائے وہ اس دعا کو پڑھ کر دعا مانگے تو وہ دعا قبول ہوگی اور جو وضو کرکے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی مقبول ہوگی۔ (بخاری)

(۲۱۹) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

له المرعات ج ۶ ص ۴۴ ، ابوداؤد : ۵۰۵۲ ، الادب۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ۞[1]

نہیں کوئی لائقِ عبادت مگر اکیلا اللہ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ ہر عیب سے پاک معبود ہے اور اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے۔ یا اللہ مجھ کو معاف کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو رات کو جاگنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۲۲۰) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ بِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞[2]

کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اللہ تو ہی سچا معبود ہے تیری ذات پاک ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔ الٰہی تو میرے علم کو بڑھا دے اور ہدایت کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا مت کر اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ تو بڑا بخشنے والا ہے۔

---

[1] بخاری ج۳ ص۳۳، التہجد، الترمذی ع۳۴۱۱، الدعوات، ابوداؤد ع۵۰۶۰، الادب، احمد ج۵ ص۳۱۳، ابن ماجہ ح۳۸۶۵، الدعاء۔ [2] ابوداؤد: ۵۰۶۱، الادب، ابن السنی: ۷۶۱، ص۲۷۶، ابن حبان ۲۳۵۹ (الموارد) فی الاذکار، مستدرک الحاکم ج۱ ص۵۴۰۔

(۲۲۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ[1]

نہیں کوئی لائق عبادت مگر ایک اللہ غالب جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے بڑا زبردست معاف کرنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھ جائے اور دوبارہ پھر سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ تین مرتبہ بستر کو جھاڑ کر اس دعا کو پڑھ کر سو جائے۔ (ترمذی)

نیند میں ڈرنے کی دعاء

جب نیند میں کوئی شخص ڈرے یا پریشان خواب دیکھ کر خوفزدہ ہو تو اس کو چاہئے کہ بائیں جانب تھُک تھُکا کر کروٹ بدل دے اور تین مرتبہ شیطان کے شر سے پناہ مانگے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر ان دعاؤں کو پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نیند میں تم ڈر جاؤ تو اس دعاء کو پڑھ لیا کرو۔ کوئی جنّ، بھوت، شیطان تمہیں تکلیف نہ پہونچا سکے گا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم اس دعاء کو اپنے سمجھدار بچوں کو یاد کرا دیتے تھے۔ (ترمذی)

[1] ابن السنی: ۱۲/۷، ص۲۷۶۔

(۲۲۲) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۞[له]

اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کے غصّے اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کے میرے پاس حاضر ہونے سے۔

اس دعاء کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے شیطانوں نے آگ کے شعلوں سے جلانا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ اس دُعاء کو پڑھ لو میں نے پڑھ لیا پڑھتے ہی ان کی آگ بجھ گئی۔

(۲۲۳) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ

له احمد ج ۲ ص ۱۸۱، ابوداؤد : ۳۸۹۳ ,الطب ، الترمذی : ۳۵۲۸ ,الدعوات۔

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ۞ [1]

میں اللہ کے ان پورے کلموں کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کوئی نیک وبد کر ہی نہیں سکتا اس کی برائی سے جو آسمانوں سے اترتی اور چڑھتی ہے اور اس برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی اور زمین سے جو نکلی۔ اور رات کے فتنوں کی برائی سے اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات دن کے حادثوں کی برائی سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے۔ اے شفیق مہربان۔

(٢٣٤) أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۞ [2]

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کی تمام مخلوق کی برائی سے۔

(٢٣٥) أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ۞ [3]

میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان ہر ایذا دینے والے جانوروں اور ہر نظر لگنے والی آنکھ سے۔

---

[1] الموطاء، ١٧٢٩/ الجامع، النسائی فی عمل الیوم: ٩٥٦۔
[2] مسلم ج ٢ ص ٢٠٨١: ٢٧٠٩۔ [3] بخاری ج ٢ ص ١٩ فی الانبیاء، ابوداؤد ج ٢ ص ٢٣٥ ٢٧٣٧/ السنۃ، ابن ماجہ: ٣٥٢٥/ الطب، الکلم الطیب ص ٩٦، احمد ج ١ ص ٢٣٦، ترمذی: ٢٠٦١/ الطب۔

رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی دعائیں

رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے جو بے قراری اور بے چینی یا نیند اُچٹ جانے سے طبیعت پریشان ہو تو ان دعاؤں کو پڑھ کر سو جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی پریشانی کو دور کر دے گا۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے اپنی بے چینی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان دعاؤں کو پڑھنے کی ترغیب دی۔ وہ پڑھنے لگے ان کی بے خوابی اور بے قراری دور ہو گئی۔

(۲۲۶) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلَيَّ وَاَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ[1]

[1] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۱۲۶) والترمذی ایضاً : ۳۵۲۳ ، الدعوات۔

الٰہی تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو چیز بھی ان کے سایہ میں ہے۔ اور رب ہے ساتوں زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور رب ہے شیطانوں کا اور جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا اپنی مخلوق کی برائیوں سے مجھ کو بچا کر مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے تیری پناہ چاہنے والا غالب ہو کر رہے گا۔ اور تیرا نام بڑا ہی عظمت والا ہے۔

(۲۲۷) اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْدِءْ لَيْلِىْ وَاَنِمْ عَيْنِىْ ۞ [۱]

الٰہی ستارے چھپ گئے اور آنکھیں آرام لینے لگیں تو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ تجھ کو نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے شب کے سہارے مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سُلا دے۔

برے خواب کی دعائیں

اچھا خواب دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرے۔ برے خواب دیکھ کر شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔ [۲]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب برا خواب دیکھو تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔

---

[۱] ابن السنی، ۷۵۴ ص۲۱۳، الطبرانی (المجمع ج۱۰ ص۱۲۸)۔

[۲] بخاری ج۱۰ ص۱۷۷، ص۱۷۸، التعبیر باب الرؤیا الصادقہ و باب اذا رأی مایکرہ، مسلم: ۲۲۶۱ فی الرؤیا، الموطا ج۲ ص۹۵۷، فی الرؤیا، ترمذی: ۲۲۸۱، فی الرؤیا، ابوداؤد: ۵۰۲۱، الادب، ابن ماجہ: ۳۹۰۹، تعبیر الرؤیا۔

(۲۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطَانِ وَسَيِّئَاتِ الۡاَحۡلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوۡنُ شَيۡئًا ۞[1]

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل سے اور بُرے خواب سے کیوں کہ وہ کچھ نہیں ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی خواب بیان کرتا تو اس کے واسطے یہ دُعا فرماتے تھے۔

(۲۲۹) رَاَيۡتَ خَيۡرًا وَّيَكُوۡنُ خَيۡرًا ۞[2]

اچھا خواب دیکھا اور بہتری ہوگی۔

(۲۳۰) خَيۡرًا تَلۡقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيۡرًا لَّنَا وَشَرًّا اِلَّا عَدَآئِنَا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞[3]

تم بھلائی پاؤگے، بُرائی سے بچوگے، بھلائی ہم کو پہنچے گی اور بُرائی ہمارے دشمنوں کو ملے گی سب تعریف اللہ رب العٰلمین کے لیے ہے۔

پچھلی رات کی دعاء

رات کا پچھلا حصّہ بہت مبارک اور مقبول حِصّہ ہے۔ رسول اللہ

[1] ابن السنی: ۵،،، صا۲۸۱۔ [2] ابن السنی: ۸،،، ص۲۸۷۔ [3] ابن السنی: ،،، ص۲۸۱۔

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۲۳۱) يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَّسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرُ لَهٗ [1]

رات کے پچھلے تہائی حصہ میں اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرما کر ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی معافی کا خواستگار ہے جو معافی چاہے میں اس کو معاف کردوں (بخاری مسلم)

صبح تک برابر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔ پس ایسے وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیئے۔ اور یادِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز تہجد کی دعائیں

تہجد کی نماز کی حدیثوں میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہے اگر اللہ تعالیٰ

[1] البخاری، ۱۱۴۵، التہجد، مسلم: ۷۵۸، المسافرین وجمیع اصحاب الستۃ۔

توفیق مرحمت فرمائے تو نماز تہجد ضرور پڑھنی چاہئے، فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ درجہ تہجد کی نماز کا ہے اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ آخر رات میں اٹھ کر پیشاب، پائخانہ سے فارغ ہوکر وضو اور تکبیر تحریمہ کے بعد ان دونوں دعاؤں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو تہجد کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

(۲۳۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَآءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ

وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ [۱]

اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہے، توہی آسمانوں وزمینوں اور ان کے رہنے والوں کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے توہی آسمانوں اور زمینوں اور ان میں بسنے والی چیزوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے توہی آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ توہی ثابت ہے اور تیراہی وعدہ سچا ہے اور تیرا ہی دیدار حق ہے اور تیری ہی بات سچی ہے اور جنت ثابت ہے اور دوزخ موجود ہے اور سب انبیاء علیہم السلام برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرا ہی فرماں بردار ہوگیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے جھگڑتا ہوں۔ اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں۔ تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر اور ان گناہوں کو جن کو تو جانتا ہے معاف کردے توہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرانے کی طاقت اور گناہوں سے باز رکھنے کی قوت تیرے سوا کسی میں نہیں ہے۔

---

[۱] البخاری: ۱۱۲۰، التہجد، مسلم: ۷۶۹، المسافرین، ابوعوانہ ج ۲ ص ۲۹۹۔

(۲۳۳) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ [له]

اے اللہ جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور کھلی چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا. جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں. تو مجھے ہدایت دے اس حق میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی جس کو چاہے سیدھا راستہ چلاتا ہے. (بخاری، مسلم، ابو عوانہ)



له مسلم: ۷۷۰، المسافرین ، ابو داؤد: ۷۶۷، الصلوٰة ، الترمذی: ۳۴۲۰، الدعوات۔

تیسری منزل

اسمائے حسنیٰ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرکے گنتا رہے گا۔ جنّت میں داخل ہوگا۔ وہ اسمائے حسنیٰ یہ ہیں:۔

(۳۳۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ

لہ بخاری: ۶۴۱۵/الدعوات، مسلم: ۲۶۷۷/الذکر والدعاء۔

الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ
الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ
الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ
الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي
الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ
الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ
الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ
الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيُ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيُ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ ۞[1]

وہی اللہ ایسا ہے جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے بادشاہ پاک، سلامتی عطا کرنے والا، امن دینے والا، پناہ دینے والا، غالب بڑا زبردست بڑائی والا، پیدا کرنے والا، بنانے والا، بخشنے والا، دباؤ والا، بہت دینے والا، روزی دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلیل کرنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، باریک بیں، خبردار کرنے والا، تحمل والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدر دان، بلندی والا، بڑائی والا، حفاظت کرنے والا، روزی پہنچانے والا، کفایت کرنے والا، بزرگی والا، عزت والا، نگہبان، قبول کرنے والا، کشائش والا حکمت والا، محبت کرنے والا، بڑی شان والا، اٹھانے والا، حاضر سچا مالک کام بنانے والا، زور آور قوت والا، حمایت کرنے والا، خوبیوں والا، گننے والا، نیا پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، جِلانے والا، مارنے والا، زندہ سب کا تھامنے والا، پانے والا، عزت والا، اکیلا بے نیاز، قدرت والا، مقدور والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، سب سے پہلے، سب سے پیچھے، ظاہر چھپا، مالک پاک صفتوں والا، احسان کرنے والا، رجوع کرنے والا، بدلہ دینے والا، معاف کرنیوالا، نرمی کرنیوالا، ملک کا مالک، صاحب عزت بخشش کرنیوالا، انصاف کرنیوالا، اکٹھا کرنے والا، بے پرواہ بے پرواہ کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، روشن

[1] الترمذی: ۳۵۰۷، الدعوات ۸۳، ابن حبان (۲۳۸۴ الموارد) ابن ماجہ: ۳۸۶۱، الادعیہ، المرعاۃ ج ۳ ص ۴۲۸۔

کرنے والا، ہدایت کرنے والا، ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا، سب کا وارث، نیک راہ بتانے والا، صبر کرنے والا،

نمازِ استخارہ کی دعاء

استخارہ کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو استخارہ کرلیا کرے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا[1] اور استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے[3]، مختصر استخارہ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ اور اصل استخارہ کی یہ ترکیب ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ فرمایا کرتے (ترمذی[4]) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے انس جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر و مشورہ) کرلیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے۔ اسی میں بھلائی ہے۔ (ابن سنی) دعائے استخارہ یہ ہے۔

---

[1] الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۲ ص ۲۸۰) الطبرانی الصغیر ج ۲ ص ۷۸۔
[2] الترمذی: ۲۱۵۱، القضاء والقدر، احمد ج ۱ ص ۱۶۸۔
[3] البخاری: ۶۳۸۲، الدعوات، ابوداؤد: ۱۵۳۸، الصلوٰۃ، الترمذی: ۴۸۰، الصلوٰۃ۔
[4] الترمذی: ۳۵۱۶، الدعوات۔

(۲۳۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۞[1]

اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعے اور مانگتا ہوں تیرے عظیم فضل سے کیونکہ تو ہی قادر ہے میں قادر نہیں

[1] بخاری: ۶۳۸۲ / الدعوات، ابوداؤد: ۱۵۳۸ / الصلوٰۃ، ترمذی: ۴۸۰ / الصلوٰۃ، احمد ج ۳ ص ۳۴۴، ابن ماجہ: ۱۳۸۳ / اقامۃ الصلوٰۃ، نسائی ج ۶ ص ۸۰ / النکاح۔

ہوں اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے میرے لیے میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو تو اس کو میرے قابو میں کر دے، اور اس کو میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت دے۔ اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لیے اچھا نہیں، میرے دین دنیا اور میرے کام کے انجام میں تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر کر دے جس جگہ بھی ہو۔ پھر مجھ کو اس سے خوش کر دے۔

غم اور مشکل کے وقت کی دعائیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پریشانی اور مشکل کے وقت جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرما کر پریشانی کو دور فرما دے گا[1] اور فرمایا جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی دور فرما دے گا اور فرمایا غم اور مشکل کے وقت اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔ پڑھا کرو۔[2] اور آپ پریشانی کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:[3]

(۲۳۶) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ

---

[1] ابن السنی: ۳۴۶ ص ۱۳۴۔
[2] الترمذی: ۳۵۰۵ ، الدعوات، احمد ج ۱ ص ۱۷۰، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۵، ابن السنی: ۳۴۵۔
[3] ابوداؤد: ۱۵۲۵، الصلوٰۃ، ابن حبان (۲۳۷۰، الموارد) فی الاذکار، ابن ماجہ: ۳۸۸۲، الدعاء، احمد ج ۶ ص ۳۶۹، الفتوحات الربانیہ ۴/۹۔

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۞[1]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بہت مرتبہ والا بردبار ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو عرشِ عظیم کا رب ہے اللہ ہی عبادت کے قابل ہے. جو آسمانوں وزمین اور بزرگ اور برتر عرش کا رب ہے.

(۲۲۷) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۞[2]

کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ جو بہت بردبار اور بزرگ ہے. اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جو آسمانوں اور زمینوں اور بڑے عرش کا رب ہے، اللہ رب العالمین کے لیے ساری تعریفیں ہیں. اے اللہ میں تیرے بندوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ ہی مجھے کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے.

(۲۲۸) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى

---

[1] البخاری: ۶۳۴۵، الدعوات، مسلم: ۲۷۳۰، الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۴۳۵ الدعوات ج۲، ابن ماجہ: ۳۸۸۸، الدعاء، احمد ج ۱ ص۲۲۸۔

[2] حصن حصین ص۹۲ (ابن ابی عاصم فی کتاب الدعاء) عدۃ الحصن ص۲۴۵۔

نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ [1]

الٰہی میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں ایک لحہ بھی مجھ کو میرے نفس کی طرف مت چھوڑ۔ اور میرے سب کاموں کو درست کر دے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(۲۳۹) یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ [2]

اے ہمیشہ زندہ رہنے والے سب کے تھامنے والے میں تیری رحمت کے ذریعہ فریادرسی چاہتا ہوں۔

(۲۴۰) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [3]

اے ہمارے پروردگار دنیا اور آخرت میں ہم کو بھلائی عطا فرما، اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچا۔

رنج وغم اور فکر کے دور کرنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص غم اور فکر میں مبتلا ہوجائے

---

[1] ابوداؤد: ۵۰۹۰ ر الادب، ابن حبان (۲۳۷۰ ر الموارد)، احمد ج ۵ ص ۴۲۔
[2] الحاکم ج ۱ ص ۵۰۹، ابن السنی: ۳۳۹ ص ۱۳۲، الترمذی: ۳۵۲۴ ر الدعوات ب ۹۲۔
[3] البخاری: ۶۳۸۹ ر الدعوات، مسلم ۲۶۹۰ ر الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۵۱۹ ر الصلوٰة۔

اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھ لیا کرے اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے رنج وغم کو دور فرما دے گا اور بڑی خوشی مرحمت فرمائے گا۔

(۲۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ[1]

الٰہی میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے

[1] ابن السنی: ۲۴۲، ۳۴۳ ص ۱۳۳، ابن حبان (۲۳۷۲ الموارد) فی الاذکار، احمد ج ۱ ص ۳۹۱، ۴۵۲، المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۶، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۹۔

قابو میں ہے۔ میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ میرے بارے میں انصاف کے ساتھ ہے۔ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے ساتھ کہ تونے اپنے لیے پسند کیا یا اپنی کتاب میں تونے اُتارا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں تونے اس کو اختیار کر رکھا ہے اس بات کا کہ تو کر دے قرآن مجید کو میرے دل کی فرحت و خوشی اور میری آنکھوں کا نور اور دُور کر رنج و غم کو اور جاتی رہیں میری نشانیاں۔

اور فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [1] ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ ہلکی رنج و غم ہے۔ (حاکم، طبرانی) یعنی اس لاحول کے پڑھنے سے رنج و غم دور ہو جاتے ہیں۔ اور فرمایا جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور ہر غم کو دور کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ [2]

اور ہر مشکل کو دور کرنے میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا مجرّب ہے۔ [3]

مصیبت کے وقت کی دعاء

خدانخواستہ اگر کوئی شخص کسی نقصان میں گرفتار ہو جائے تو وہ یہ دعاء پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ

[1] الحاکم ج۱ ص۵۴۲، الطبرانی الاوسط (المجمع ج۱۰ ص۹۸)۔

[2] ابوداؤد: ۱۵۱۸، الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۳۸۱۹، الدعاء، احمد ج ص۲۴۸، الحاکم ج۴ ص۲۶۲

[3] الترمذی: ۲۴۳۱، القیامۃ ۸، احمد ج۱ ص۳۲۶ عن ابن عباس، مصنف ابن شیبہ ج۱ ص۲۵۲، بخاری ج۵، ۱۷۲ فی تفسیر سورۃ آل عمران۔

اس کے بدلہ میں کوئی بہتر چیز عنایت فرما دے گا۔

(۲۴۲) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا [۱]

سب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں. الٰہی میں تجھ سے اپنی مصیبت کا ثواب مانگتا ہوں، تو اس میں مجھے نیکی عطا فرما اور مصیبت کے بدلے میں اچھی چیز مرحمت فرما۔

دشمن سے خوف کے وقت کی دعاء

جب کسی کو اپنے دشمن سے خوف ہو تو اس دُعا کو پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

(۲۴۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ [۲]

اے اللہ ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اور ان کی بُرائی سے پناہ

---

[۱] الترمذی: ۳۵۱۱ / الدعوات ۴۲، ابوداؤد: ۳۱۱۹ / الجنائز، مسلم: ۹۱۸ / الجنائز۔
[۲] ابوداؤد: ۱۵۳۷ / الصلوٰۃ، احمد ج ۴ ص ۴۱۵۔

چاہتے ہیں۔

بادشاہ یا ظالم سے خوف کی دعاء

اگر کوئی کسی ظالم سے خوف زدہ ہو تو پہلی دُعاء کو تین مرتبہ اور باقی کو ایک بار پڑھ لیا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی حالت میں پڑھا کرتے تھے۔

(۲۴۴) اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَے الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ [۱]

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ تمام مخلوق سے زیادہ قوی ہے اور بہت بڑا غالب ہے۔

[۱] مصنف ابن ابی شیبہ ۱۰/۲۰۳، عدۃ الحصن والحصین ص۲۵۱، الطبرانی (المجمع ج۱۰ ص۱۳۷) حصن حصین ص۹۵

اس سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کرتا ہوں۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی روکنے والا ہے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے مگر اس کے ہی حکم سے، میں پناہ مانگتا ہوں تیرے فلاں بندے کی برائی سے اور اس کی فوج اور اس کے خادموں۔ اور اس کے تابع داروں کی برائی سے اے اللہ تو میرا پشت پناہ ہو جا۔ ان کی برائیوں سے، تیری تعریف بہت بڑی ہے۔ اور تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۲۴۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى [1]

الٰہی ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔

(۲۴۶) اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ [2]

اے اللہ تو جبریل، میکائیل اور اسرافیل کا رب ہے، اور ابراہیم اسماعیل اور اسحاق

---

[1] ابن مردویہ، (تحفۃ الذاکرین ص۲۵۲، حصن حصین ص۹۵۔

[2] مصنف ابن ابی شیبہ ۲۰۴/۱۰، عدۃ الحصن والحصین ص۲۵۲، حصن حصین ص۹۶۔

(علیہم السلام) کا رب ہے اور مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر اتنا غالب نہ کر جس کی مجھے طاقت نہیں۔

(۲۴۷) رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَإِمَامًا ؕ[1]

میں اللہ سے راضی ہوں رب ہونے کے اعتبار سے اور اسلام کے دین ہونے کی وجہ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبی ہونے کے لحاظ سے اور قرآن کے حاکم و امام ہونے کے اعتبار سے۔

(۲۴۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ ؕ[2]

کوئی عبادت کے لائق نہیں تیرے سوا تو حلیم و کریم ہے، اللہ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے، تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے بڑے عرش کا، نہیں ہے عبادت کے لائق مگر تو ہی۔ تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے اور تیری تعریف بہت بڑی ہے۔

---

[1] ابن ابی شیبہ ۱۰/ ۲۰۵، عدۃ الحصن والحصین ص۲۵۲۔

[2] ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ رقم: ۳۴۷، المجمع ۱۰/ ۱۳۲، تحفۃ الذاکرین: ۲۵۲، مصنف ابن شیبہ: ۱۰/ ۲۰۲۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ انصاری صحابہ میں سے ایک صحابی ابومغلق نامی بہت متقی پرہیزگار اور تجارتی کاروبار میں بہت مشہور تھے۔ ایک مرتبہ وہ مال تجارت لے کر باہر سفر میں تشریف لے گئے اتفاق سے راستہ میں ایک ڈاکو ملا اس ڈاکو نے کہا جو کچھ تیرے پاس مال ہے وہ یہاں رکھ دے ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ صحابیؓ نے فرمایا تم یہ مال لے لو۔ اس ڈاکو نے کہا مال تو میرا ہو ہی چکا ہے۔ میں تجھ کو بغیر مارے نہ چھوڑوں گا۔ صحابی نے کہا بہت اچھا مگر مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے دو۔ ڈاکو نے اتنی مہلت دے دی۔ موصوف نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اور آخری سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا کی:۔

(۲۴۹) يَا وَدُوْدُ يَا ذُوْالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَ بِمُلْكِكَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِیْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ [۱]

[۱] الجواب الکافی صـ۷ ، الاصابہ ج۴ صـ۱۸۲۔

اے پیار اور محبّت کرنے والے، اے بزرگ عرش والے، اے اپنی چاہت اور مرضی کے موافق کرنے والے، میں تیری اس عزّت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جن کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا، اور تیرے اس ملک کا سہارا لے کر درخواست کرتا ہوں جس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، اور تیرے اس نور کے ذریعہ ملتمس ہوں جس نے تیرے عرشی حصّوں کو جگمگا رکھا ہے کہ اس ڈاکو کی برائی سے تو مجھ کو بچالے۔ اے فریاد کو پہنچنے والے میری اس فریاد کو سن لے۔ (تین بار)

حضرت ابو مغلق رضی اللہ عنہ، چوتھی رکعت کے سجدے میں اس دعاء کو پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک مسلح سوار نیزہ لے کر سوار ہوا اور اس ڈاکو کو قتل کرکے صحابی کی طرف متوجہ ہوکر کہا۔ اب تم اپنا سر اٹھالو۔ تمہارا دشمن ختم ہوگیا یہ سجدہ سے سر اٹھاکر دیکھتے ہیں کہ واقعی دشمن مرا پڑا ہے۔ صحابی موصوف دریافت فرماتے ہیں کہ آپ کون ہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ میں چوتھے آسمان کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کی تو میں نے آسمان کے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی۔ آپ کی دوسری فریاد پر تمام فرشتوں میں شور وغل اور ہلچل مچ گئی۔ تیسری فریاد پر مجھے کہا گیا کہ یہ ایک مصیبت زدہ مظلوم کی فریاد ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے استدعاء کی کہ مجھے اس ظالم کے قتل کا حکم ملے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی۔ اس لیے میں تمہاری مدد کے لئے حاضر ہوا (ابن ابی الدنیا) نے کتاب المجانبین فی الدنیا میں اور علامہ ابن القیمؒ نے الجواب الکافی لمن سال عن دواء الشافی کے صـ۱۴۱ میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔

شیطان جن بھوت وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعاء

اگر شیطان وغیرہ کے شر وفساد کا اندیشہ ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِيْمِ اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اور تین بار اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ [1]
اور آیۃ الکرسی کو پڑھنے اور اذان دینے سے شیطانی خطرہ دور ہو جائے گا۔ [2]
(اذکار) اور ان دعاؤں کو پڑھنے سے جن و شیطان کی برائی سے بچا رہے گا۔ ۱۲

(۲۵۰) اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِى الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ [3]

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی بزرگ ذات سے جو ہمیشہ فائدہ دینے والی ہے۔ اللہ کے ان
پورے پورے کلموں کے ساتھ کہ نہیں آگے بڑھ سکتا ان سے کوئی نیک اور نہ کوئی برا، یعنی میں

---

[1] مسلم ص۳۰ مع الشرح، النسائی ج۳ ص۱۳ السہو۔ [2] البخاری: ۲۳۱۱، الوکالۃ، النسائی فی عمل الیوم: ۹۵۹ ص۵۳۲، الترمذی: ۲۸۸۰ فضائل القرآن، مسلم: ۳۸۹، الصلوۃ، جامع الاصول
[3] احمد ج۳ ص۴۱۹، ابویعلیٰ (الترغیب ج۲ ص۴۵۷)۔

پناہ چاہتا ہوں اس کی تمام مخلوق کی برائی سے جو آسمان سے اترتی اور اس میں چڑھتی ہے۔ اور اس چیز کی برائی سے جو زمین سے پیدا ہوتی اور اس سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کی برائی سے اور اس برائی سے جو رات کو آئے۔ مگر جو بھلائی کے ساتھ آئے اے مہربان۔

(۲۵۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ [۱]

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے حاضر ہونے سے۔

مشکل اور دشواری کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اگر ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تمہاری مشکلوں کو دور فرمائے گا۔

(۲۵۲) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا [۲]

[۱] احمد ۲/۱۸۱، ابوداؤد: ۳۸۹۳، الطب، ترمذی: ۳۵۲۸، الدعوات: ۹۴۔
[۲] الترمذی: ۲۴۳۱، القیامۃ ۸، احمد ۱/۳۲۶، مصنف ابن شیبہ ۱۰/۳۵۲، بخاری ۵/۱۷۲، فی تفسیر سورۃ آل عمران

اللہ ہم کو کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔ ہم نے اللہ ہی کے اوپر بھروسہ کرلیا ہے۔

(۲۵۳) اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا [1]

اے خدا تیری ہی طرف سے آسانی اور سہولت ہے اور اگر تو چاہے تو مشکل کو آسان کر دے۔

تنگ دستی دور کرنے کی دعا

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو تنگ دست اور محتاج آدمی گھر سے باہر نکلتے وقت اس دعا کو پڑھ لیا کرے تو اس کی معاشی پریشانی اور تنگدستی دور ہو جائے گی (ان شاء اللہ)

(۲۵۴) بِسْمِ اللهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ، اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِيْ بِقَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ [2]

[1] ابن حبان: ۲۴۲۷، الموارد، ابن السنی: ۳۵۳ ص۱۳۸۔
[2] ابن السنی: ۳۵۲ ص۱۳۸، الاذکار ص۱۰۶۔

اللہ کا نام لیتا ہوں اپنے نفس اور مال اور دین پر۔ اے اللہ تو مجھے خوش کر دے اپنے قضاء و قدر (فیصلہ) اور جو کچھ میرے لیے مقدر کر دیا گیا ہے۔ اس میں برکت عنایت فرما تاکہ میں دیر سویر کو نہ چاہوں۔

دفع آفات کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص

(۲۵۵) مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞

کو پڑھ لیا کرے وہ سوائے موت کے اپنے اہل و عیال اور مال میں کوئی آفت نہ دیکھے گا۔ [1]

قرض کی ادائیگی کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر قرض دار ان دعاؤں کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔

(۲۵۶) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞ [2]

الٰہی تو میری کفایت فرما اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے، اور اپنے فضل سے

---

[1] ابن السنی: ۳۵۹ ص ۱۳۹، الطبرانی: ج۱ ص ۲۱۲۔

[2] الترمذی: ۳۵۵۸، الدعوات ب۱۲۱، الحاکم ج۱ ص ۵۳۸، احمد ج۱ ص ۱۵۳۔

دوسروں سے بے نیاز کردے۔

(۲۵۷) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا، اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ [1]

اے اللہ رنج وغم اور فکر کے دور کرنے والے۔ اے خدا بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا و آخرت کے رحمٰن ورحیم تو میرے حال پر رحم فرما اور ایسی مہربانی عنایت فرما کر دوسروں کی مہربانیوں سے مجھے بے پرواہ کردے۔

(۲۵۸) اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ

[1] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۵، البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۸۶)۔

تُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ❁ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ ؕ[1]

اے اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے جسے چاہے بادشاہت عنایت فرماتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ پس تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو مُردہ سے اور مُردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی مرحمت فرماتا ہے، اے دین اور آخرت کے رحمٰن و رحیم۔ تو جس کو چاہے عطا کر دے اور جس کو چاہے منع کر دے، تو میرے اوپر ایسی رحمت نازل فرما جو دوسروں کی رحمت و مہربانی سے بے نیاز کر دے۔

وحشت کی دعاء

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں رات کو وحشت پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوتے

[1] الطبرانی الصغیر اور الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۱۰ ص ۱۸۵)۔

وقت ان دعاؤں کو پڑھ کر سویا کرو کوئی چیز تم کو تکلیف نہ دے گی۔ اور وحشت بھی دور ہو جائے گی۔

(۲۵۹) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ؕ [1]

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کے غضب و عذاب اور اس کے برے بندوں اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے حاضر ہونے سے۔

(۲۶۰) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ؕ [2]

ہم بزرگ بادشاہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو فرشتوں اور روح کا رب ہے، اس کی عزت و جبروت سے زمین و آسمان روشن ہیں۔

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعاء

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

[1] ابوداؤد: ۳۸۳۹، الطب، ترمذی: ۳۵۲۸، الدعوات، احمد ج ۲ ص ۱۸۱۔
[2] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۱۲۸)، ابن السنی: ۶۴۴ ص ۲۳۹۔

(۲۶۱) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۳۶)[1]

اور اگر شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے تجھ کو وسوسہ ہو تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (وہ تم کو بچالے گا) بے شک وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطانی وسوسہ کے وقت تین بار اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہہ لیا کرو اور

(۲۶۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

پڑھ لیا کرو۔ پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھک تھکا کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہہ لیا کرو، شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔[2]

تھکن دور کرنے کی دعاء

(۲۶۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی وجہ سے تھک جانے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اے فاطمہ! سوتے وقت ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ

[1] سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت ۳۶ پ۲۴۔

[2] مسلم: ۱۳۵، الایمان، ابوداؤد: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲ السنۃ، النسائی فی عمل الیوم ۶۶۱۔

کہہ لیا کرو تمہاری تکان دور ہو جائے گی۔ [1]

قرض ادا کرنے والے کے حق میں دعاء کرنا

جب قرض خواہ اپنے قرض دار سے اپنا پورا حق وصول پالے تو اس کو چاہیئے کہ قرض ادا کرنے والے کے حق میں یہ دعاء پڑھے۔

(۲۶۴) اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ۞ [2]

تم نے مجھے پورا پورا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ تم کو پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔

اور محسن کے حق میں جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہے۔

پسندیدہ چیز کو دیکھ کر دعاء کرنا

اچھی چیز اور پسندیدا اور محبوب اعمال کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے:

(۲۶۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ [3]

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کے احسان سے سب نیک کام پورے ہوتے ہیں۔

اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے:

---

[1] البخاری: ۵۰۷۳، الفضائل، مسلم: ۲۷۲۷، الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۲۹۸۸، ۵۰۶۲، الخراج والادب۔

[2] البخاری: ۲۳۰۵، الوکالہ، ابن ماجہ: ۲۴۲۶، الصدقات۔

[3] ابن ماجہ: ۳۸۴۸، الادب، الحاکم ج ۱ ص ۴۹۹، ابن السنی: ۳۷۲۔

(۳۶۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [1]

ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے۔

غصے کے وقت کی دعا

(۳۶۷) غصے کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہنا چاہیئے [2] اس سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔ اور تیز زبانی اور فحش گوئی سے توبہ استغفار اور توبہ کرنی چاہیئے۔ [3]

بیماریوں سے بچنے کی دعائیں

ہر درد کی دعا

(۳۶۸) مسلم و بخاری کی صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ مریض اور تکلیف والے کو چاہیئے کہ اپنی تکلیف کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰهِ اور سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ [4] کہے اور معوذتین تین بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر لیا کرے [5]

---

[1] ابن ماجہ: ۳۸۰۳ رالآدب، الحاکم ج ۱ ص ۴۹۹، ابن السنی: ۳۷۲۔

[2] البخاری: ۶۰۴۸ر الآدب، مسلم: ۲۶۱۰ رالبر، ابو داؤد: ۴۷۸۱ رالآدب۔

[3] النسائی فی عمل الیوم: ۵۰۴ ص ۳۲۵، ابن ماجہ: ۳۸۱۷ رالآدب، احمد ج ۴ ص ۴۰۲، الحاکم ج ۱ ص ۵۱۱۔

[4] مسلم: ۲۲۰۲ رالسلام، ابو داؤد: ۳۸۹۱ رالآدب مثلہ، ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۴، مؤطا ج ۲ ص ۹۴۲۔

[5] بخاری: ۵۷۳۹ رالطب، مسلم: ۲۱۹۲ رالسلام، ابو داؤد ج ۴ ص ۱۵۔

آنکھ کے دکھ کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی آنکھ دکھتی ہو اس کو یہ دعاء پڑھنی چاہیئے:

(۲۶۹) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ ؕ[1]

الہی میری آنکھ سے مجھے نفع پہنچا اور اس کو وارث کر میری طرف سے اور میرے دشمن میں میرا بدلہ دکھا۔ اور میرے اوپر ظلم کرنے والے پر میری امداد کر۔

دانت اور کان کے درد کی دعاء

(۲۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[2] "ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں جو پروردگار عالم ہے" کہہ لیا کرے تو وہ دانت اور کان کی تکلیف سے بچا رہے گا۔

کان کے آواز کرنے کے وقت کی دعاء

(۲۷۱) جب کسی کے کان میں کوئی آواز پیدا ہو تو اس کو چاہیئے کہ رسول اللہ

[1] عدۃ الحصن والحصین ص۱۴۱ مع الشرح، الحاکم ج۱ ص۵۲۸، الطبرانی الصغیر ج۲ ص۱۰۶، ابن السنی ص۵۷۰ ص۱۸۹۔ [2] مصنف ابن شیبہ ج۲ ص۹۸۶ ج۱۰ ص۴۲۲ رالدعاء، الادب المفرد للبخاری ج ص۳۸۳، ابن السنی ۲۶۱

صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرے اور آپ پر درود پڑھے اور ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِیْ کہے۔[۱]

پیشاب کو جاری کرنے اور پتھری کو دور کرنے کی دعاء

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پیشاب بند ہو جانے یا پتھری کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ دعاء سکھا دی کہ تو اس کو پڑھ لیا کر۔

(۲۷۲) رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا اَنَّ رَحْمَتَكَ فِی السَّمَآءِ، فَاجْعَلْ فِی الْاَرْضِ، وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ[۲]

---

[۱] البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۸)، الطبرانی (المجمع ج ۱ ص ۱۳۸)۔

[۲] النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۳۷ ص ۵۴۵، ابو داؤد: ۳۸۹۲، الطب، مختصر السنن ج ۵ ص ۳۶۶، عدۃ الحصن والحصین: ۴۳۴، مایقال لمن احتبس بولہ او بہ حصاۃ۔

اے ہمارے رب تو ہی آسمان میں ہے تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین دونوں میں جاری ہے جیسے تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح تو اس کو زمین میں کر دے اور ہماری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما دے۔ تو ہی پاکیزہ لوگوں کا رب ہے اور اپنی شفاؤں میں سے شفاء اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت اس تکلیف پر نازل فرما۔

بخار کے وقت کی دعاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درد اور بخار کے وقت یہ دعاء بتائی۔

(۲۷۳) بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ[۱]

میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔

تپ رسیدہ کو دعاء دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض اور تپ رسیدہ (بخار والے) کو یہ دعاء دیتے۔

(۲۷۴) لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تعالیٰ لَا بَأْسَ

[۱] الترمذی: ۵/۲۰۷۵، الطب ۲۶، ابن ماجہ: ۳۵۲۶، الطب، احمد ص ۳۰۰۔

طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ¹

کوئی ڈر نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس تکلیف سے سارے گناہ دھل جائیں گے اور تم گناہوں سے پاک وصاف ہو جاؤ گے۔

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے دعاء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی شخص کو زخم یا پھوڑا پھنسی کی تکلیف ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھتے۔

(۲۰۵) بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا ²

اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی زمین کی مٹی ہے ہمارے بعض کا تھوک ہے تاکہ ہمارا مریض اللہ کے حکم سے شفا پائے۔

(۲۰۶) اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ صَغِّرْ مَابِي ³

اے اللہ تو بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کرنے والا ہے۔ تو میرے اس (پھوڑے پھنسی) کو اچھا کر دے۔

---

¹ البخاری: ۵۶۵۶، المرضیٰ۔ النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۳۹ ص۵۷۶۔

² البخاری: ۵۷۴۶، الطب، مسلم: ۲۱۹۴، السلام، ابن ماجہ: ۳۵۲۱، الطب، ابوداؤد: ۳۸۹۵، الطب، ابن السنی: ۵۸۳۔ ³ ابن السنی: ۶۴۰ ص۲۳۶، الاذکار ص۱۱۱۔

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعاء

اگر کوئی آگ سے جل جائے تو ذیل کی دعاء پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا۔

(۲۷۷) اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ، لَاشَافِىَ اِلَّآ اَنْتَ [1]

سب لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کردے۔ تو شفا دے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب کہیں آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو، اللہ اکبر کہنے سے آگ بجھ جائے گی۔ [2]

سانپ بچھو و دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے وقت کی دعاء

(۲۷۸) زہریلے جانور اگر کسی کو کاٹ لیں تو سات بار پوری سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دی جائے۔ اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سورۂ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔[3] شرکیہ منتر اور دم جھاڑے حرام ہیں۔ موحد کے لئے اس سے پرہیز ضروری ہے۔

[1] النسائی فی عمل الیوم: ۱۸۰ ص ۲۲۵، احمد ص ۲۵۹۔

[2] الطبرانی فی الأوسط (المجمع ج ۲ ص ۱۳۵) ابن السنی ۲۹۵، المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۸، الکلم الطیب ۲۲۰

[3] البخاری: ۵۷۴۹ الطب، مسلم ۲۲۰۱ السلام، ابوداؤد: ۳۹۰۰ الطب۔

جن اور جنوں کے اتارنے کی دعائیں

اگر کسی کو جن بھوت کے لگنے کا شبہ ہو تو اس کو سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا جائے اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بیٹے کو جن و آسیب کا اثر ہوگیا ہے تو آپ نے اس کو سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا وہ بالکل اچھا ہوگیا[1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲۶۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۶

ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم

[1] ابن السنی: ۶۳۷، ص۲۳۶، عدۃ الحصن والحصین: ۴۲۸، ص۱۴۷، مستدرک الحاکم ج۴ ص۴۱۲ الرقی والتمائم عن ابی بن کعب، احمد و تحفۃ الذاکرین۔

والا، مہربان روز جزا کا مالک (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو (دین کا) سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا نہ کہ ان کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

(۲۸۰) الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ [1]

الٓمٓ یہ وہ کتاب ہے جس کے (کلام الٰہی ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں پرہیزگاروں کی رہنما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں بھی) خرچ کرتے ہیں، اور (اے پیغمبر) جو (کتاب) تم پر اتری اور جو کتابیں تم سے پہلے اتریں ان (سب) پر ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی (آخرت میں من مانی) مرادیں پائیں گے۔

[1] سورۃ البقرہ پ ۱ آیت ۱ تا ۵۔

(۲۸۱) وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (۱۶۳)[1]

اور (لوگو) تمہارا معبود (تو وہی) ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۸۲) اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۲۵۵)[2]

اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،

[1] سورۃ البقرہ پ ۲ رآیت ۱۶۳۔ [2] سورۃ البقرہ پ ۳ رآیت ۲۵۵۔

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش
آرہا ہے۔ اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے (وہ) اس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اس کی
معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین
(سب) پر پھیلی ہوئی ہے، اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان
(اور) عظمت والا۔

﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ
وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ
بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا

اِكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪
وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور (لوگو) جو تمہارے دل میں ہے اگر اس کو ظاہر کر دیا اس کو چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر (دل کے کھوٹ پر) جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(ہمارے یہ) پیغمبر (محمدؐ) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی (یہ سب کے) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبروں کا دین ایک ہے) اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں)، اور بول (اٹھے کہ اے ہمارے پروردگار) ہم نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا اے ہمارے پروردگار (بس) تیری ہی مغفرت درکار ہے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اس کو طاقت ہو جس نے اچھے کام کیے تو (اس کا نفع بھی) اس

ؔ سورۃ البقرہ پ ۳ ر آیت ۲۸۴ تا ۲۸۶۔

کے لیے ہے اور جس نے برے کام کیے اس کا وبال (بھی) اسی پر ہے، ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو (اس کے وبال میں) نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح ان پر تو نے (ان کے گناہوں کی پاداش میں سخت احکام کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی ہم کو طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی) مددگار ہے، تو ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں ہماری مدد فرما۔

(۲۸۴) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(خود) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں اور نیز یہ کہ اللہ عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کو) سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۸۵) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ

لہ سورۂ آل عمران پ ۳ آیت ۱۸۔

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ ۱

(لوگو) بیشک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات (رہے کہ) دن کے پیچھے لپکی جارہی ہے اور اس نے آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب زیر فرمانِ الٰہی ہیں (لوگو) سن رکھو کہ اللہ ہی کی خلق ہے اور (اللہ ہی کا) حکم، اللہ جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے (اس کی ذات بڑی) بابرکت ہے۔

﴿۲۸۶﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۲

تو اللہ (جو) بادشاہ برحق (ہے بے فائدہ کام کرنے سے بری اور) بالاتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک (ہے) اور جو شخص اللہ کے سوا کسی اور معبود کو

---

۱ سورۃ الاعراف پ ۸، آیت ۵۴۔ ۲ سورۃ المؤمنون پ ۱۸، آیت ۱۱۶ تا ۱۱۸۔

(اپنی حاجت روائی کے لیے) بلاتا ہے (اور) اس کے پاس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (تو ہے) نہیں تو بس اس کے پروردگار ہی کے ہاں اس کا حساب ہونا ہے (مگر معلوم رہے کہ) کافروں کو تو (کسی طرح) فلاح ہوتی نہیں اور (اے پیغمبر) تم دعا کرو کہ اے ہمارے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۲۸۷) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۝۲ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۝۳ اِنَّ اِلٰـهَکُمۡ لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ۝۵ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ ۨالۡکَوَاکِبِ ۝۶ وَحِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ

مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

(نمازیوں کے ان) لشکروں کی قسم (جو دشمنوں سے لڑنے کے لیے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں، پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں، پھر (لڑائی سے فارغ ہو کر) ذکر (الٰہی) یعنی تلاوت قرآن کرتے ہیں (غرض کہ ہم کو ان چیزوں کی قسم ہے کہ) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک (اللہ) ہے آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں سب کا پروردگار (اور ان مقامات کا پروردگار جہاں جہاں سے سورج مختلف وقتوں میں طلوع کرتا ہے ہم ہی نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو (ایک) زینت یعنی ستاروں سے آراستہ کیا، اور ہر شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ اوپر کے لوگوں (یعنی فرشتوں کی باتوں) کی طرف کان بھی نہیں لگانے پاتے، اور کھدیڑنے کے لیے ہر طرف سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں، اور یہ ان کے لیے لازمی عذاب ہے غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں چھپا کے سے اچک لے جاتے ہیں تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگا ہوتا ہے تو (اے پیغمبر) ان (منکرین قیامت) سے پوچھو کہ کیا ان کا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے (مذکورہ بالا چیزوں کا) یا جن کو ہم نے بنایا ہے، ان بنی آدم کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیس دار مٹی سے پیدا کیا۔

﴿۲۸۸﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

لے سورۃ الصافات پ ۲۳، آیت ۱ تا ۱۱۔

يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ لہ

وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے، وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے، پاک ذات ہے، (تمام) عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے، بڑا دباؤ والا ہے بڑی عظمت رکھتا ہے۔ یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اس سے پاک ہے وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے۔ (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے (اس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں) اس کے اچھے اچھے نام ہیں، جو آسمانوں اور زمین میں ہے (سب ہی تو) اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

﴿۲۸۹﴾ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ ٢ه

اور ہمارے پروردگار کی بڑی اونچی شان ہے، اس نے نہ تو کسی کو اپنی جورو بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی، اور ہم میں (کچھ) احمق (ایسے بھی ہو گزرے ہیں) جو اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر

لہ سورۃ الحشر پ ۲۸، آیت ۲۲ تا ۲۴۔ ٢ه سورۃ الجن پ ۲۹، آیت ۳، ۴۔

باتیں بنایا کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۹۰) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ [1]

(اے پیغمبر تم) ان سے کہو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۹۱) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ [2]

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیے یوں) دُعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے مالک (یعنی اللہ) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا تمام چیزوں پر) چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۹۲) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾

[1] سورۃ الاخلاص پ ۳۰۔ [2] سورۃ الفلق پ ۳۰۔

اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾[۱]

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیے یوں) دعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا (اور) جنات اور آدمی (دونوں ہی اس قسم کے) وسوسہ انداز (ہوتے ہیں) ان کے شر سے میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ لوگوں کے معبود (برحق یعنی اللہ سے) پناہ مانگتا ہوں۔

نظر بد لگ جانے کی دعا

نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔

﴿۲۹۳﴾ اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا *[۲]

الٰہی تو اس کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔

﴿۲۹۴﴾ اُعِیْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ

---

۱ سورۃ الناس پ ۳۰۔

۲ الحاکم ۴؍ص۲۱۶، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۲۱۱۔

كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ[1]

میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں۔ اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے ہر شیطان کی بُرائی سے اور ہر ایذا دینے والے جانوروں کی بُرائی سے اور ہر نظر لگنے والی آنکھ کی برائی سے۔

جانوروں کو نظرِ بد لگ جانے کی دعاء

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی جانور کو نظرِ بد لگ جاتی تو اس جانور کے ناک کے داہنے سوراخ میں چار مرتبہ اور اس کے بائیں نتھنے میں تین بار یہ دعا پڑھ کر دم کر دیتے تھے۔

(۲۹۵) اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ[2]

اے تمام لوگوں کے پروردگار تو اس بیماری کو دُور کر دے۔ تو اچھا کر دے۔ تو ہی اچھا کرنے والا تیرے سوا بیماریوں کو کوئی دُور کرنے والا نہیں ہے۔

شگونِ بد کی دعاء

نیک فال جائز ہے اور بدشگونی ناجائز ہے۔ اگر کوئی اس کا مرتکب

[1] البخاری ۱/ ۳۳۷، الانبیاء، ذکر ابراہیم، ابوداؤد ۴۷۳۷، السنۃ، ذکر القرآن، الترمذی: ۲۰۶۰، الطب ۱۸
[2] ابوداؤد (مختصر السنن ۳۷۳۴) ابن ماجہ: ۳۵۷۶، الطب، ابن ابی شیبہ ۱۰/ ۲۸۰، ابن السنی ۲۸۷

ہو جائے تو اس کے کفارے میں یہ پڑھے۔

(۲۹۶) اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ[1]

اے اللہ نہیں ہے بھلائی مگر تیری ہی بھلائی ہے۔ اور کوئی شگون نہیں ہے مگر تیرے ہی حکم سے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۲۹۷) اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّاٰتِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ[2]

اے اللہ تیرے سوا نہ کوئی بھلائی لا سکتا ہے اور نہ برائی دور کر سکتا ہے اور تیری توفیق سے ہی گناہوں سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے۔

کسی بیمار کو کسی مرض میں مبتلا دیکھ کر دعاء پڑھنا

جب کوئی شخص کسی بلاء، مصیبت اور بیماری میں مبتلا ہو اُسے دیکھ کر اس دعاء کو آہستہ آہستہ پڑھے۔

(۲۹۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ

[1] احمد ۲ ص۲۲۰، الطبرانی (المجمع ۵ ص۱۰۵)۔
[2] ابوداؤد: ۳۹۱۹، الطب، ابن السنی: ۲۹۴ ص۱۱۸، مختصر السنن ۵ ص۳۷۹۔

بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۞[1]

سب شکر و تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ جس نے مجھے اس بیماری سے بچائے رکھا ہے جس میں تجھے مبتلا کیا ہے۔ اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس دعاء کو پڑھنے سے اگر اللہ چاہے تو وہ اس بیماری سے بچا رہے گا۔

بیمار پرسی کی دعاء

جب بیمار پرسی کے لئے کسی بیمار کے پاس جائے تو مریض کے بدن پر ہاتھ رکھ کر ان دعاؤں کو پڑھے یا ان میں سے جس کو چاہے پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے پاس ان دعاؤں کو پڑھتے تھے۔

(۲۹۹) لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۞[2]

کوئی خوف و ہراس کی بات نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں کو پاک کرنے والی ہے۔

(۳۰۰) بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا

---

[1] الترمذی: ۳۴۳۲ ، الدعوات ، ابن ماجہ: ۳۸۹۲ ، الدعاء ، شرح السنۃ للبغوی ۱۴۹/۱

[2] البخاری: ۵۶۵۶ ، المرضی ص۵۶۷ ، النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۳۹۔

يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۞ [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض کا تھوک ہے تاکہ اللہ کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہوجائے۔

(۳۰۱) اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاۤؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۞ [2]

اے تمام لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دُور فرما کر شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا ہے۔ ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

(۳۰۲) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَىْءٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ۞ [3]

اللہ کے نام سے تجھ پر دَم کرتا ہوں ہر اس چیز کی بُرائی سے جو تجھے ایذا پہنچائے اور ہر چیز کی بُرائی اور حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے، اللہ تجھ کو شفا دے اللہ کے نام سے

---

[1] متفق علیہ بخاری: ۵۷۴۶، الطب، مسلم: ۲۱۹۴، السلام، احمد ۹۳/۹، ابوداؤد: ۳۸۹۵، الطب، ابن ماجہ: ۳۵۲۱، الطب۔ [2] البخاری: ۵۷۴۳، الطب، مسلم: ۲۱۹۱، السلام۔
[3] مسلم: ۲۱۸۶، السلام، الترمذی: ۹۷۲، الجنائز۔

یہ دم کررہا ہوں۔

بِسۡمِ اللهِ اَرۡقِیۡكَ وَاللهُ یَشۡفِیۡكَ مِنۡ كُلِّ دَآءٍ فِیۡكَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؁[1]

اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اور ہر بیماری اور جادوگر عورتوں کی بُرائی سے جو گرہوں میں پھونک مارنے والی ہیں۔ اور حاسدوں کی بُرائی سے تجھ کو شفا دے۔

(۳۰۴) بِسۡمِ اللهِ اَرۡقِیۡكَ مِنۡ كُلِّ دَآءٍ یَّشۡفِیۡكَ مِنۡ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ، وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ ذِیۡ عَیۡنٍ، اَللّٰهُمَّ اشۡفِ عَبۡدَكَ یَنۡكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوۡ یَمۡشِیۡ لَكَ اِلٰی جَنَازَةٍ ؁[2]

اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو ہر بیماری سے شفا دے ہر حاسد کی بُرائی سے، اور نظر والی آنکھ کی بُرائی سے، اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے جو تیرے دشمن کو زخمی کرے گا۔ اور تیری خوشنودی کے لیے جنازہ کی طرف چلے گا۔

---

[1] النسائی فی عمل الیوم ۱۰۰۳، ۵۵۳، ابن ماجہ ۳۵۲۴ الطب۔

[2] مسلم: ۲۱۸۵ السلام۔

(۳۰۵) اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ [1]

اے خدا اس کو شفا دے الٰہی تو اس کو عافیت دے ۔

(۳۰۶) يَا فُلَانُ شَفَاكَ اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ بَدَنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ [2]

اے فلاں آدمی تیری بیماری کو اللہ اچھی کر دے اور تیرے گناہوں کو بخش دے، اور تیرے بدن میں ایک وقت مقررہ تک عافیت فرمائے۔

(۳۰۷) يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا [3]

اے حلیم اے کریم فلاں شخص کو تندرست کر دے۔

(۳۰۸) اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ [4]

[1] الترمذی: ۳۵۶۴ ، الدعوات ۱۱۱ - احمد ۱ / ص۸۳ مصنف ابن شیبہ ۱۰ / ۳۱۶ ، النسائی فی عمل الیوم: ۱۰۵۸ و ۵۷۴ ۔ [2] ابن السنی: ۵۳ و ۲۰۴ ، الحاکم ج ۱ ص ۵۴۹ ۔

[3] الحصن والحصین ص ۱۱۵ ، مصنف ابن شیبہ: ۳۶۳۴ ، الطب ۹۵۵۱ ، الدعاء ۔

[4] ابو داؤد: ۳۱۰۶ ، الجنائز ۔ الترمذی: ۲۰۸۴ ، الطب ، ابن السنی: ۵۴۹ ، مستدرک مصنف ابن شیبہ: ۹۵۴۲ ، الدعاء ۔

مانگتا ہوں میں بزرگ و برتر اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے یہ کہ وہ تجھ کو تندرست کردے۔

بیمار اپنی بیماری کی حالت میں یہ دعا پڑھے

مریض اپنی بیماری کی حالت میں سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کرکے تمام بدن پر اُن کو پھیر لیا کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے[1]

ان دونوں دعاؤں کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتا ہے۔

(۳۰۹) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[2]

الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری ذات پاک معبود ہے۔ میں ظالم لوگوں میں سے ہوں۔

(۳۱۰) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰهَ

---

[1] بخاری، ۵۷۳۹، الطب، مسلم: ۲۱۹۲، السلام، ابوداؤد ۴/۱۵۔
[2] الترمذی: ۳۵۰۵، الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۳۸۳۔

إِلَّا اللّٰهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۞[1]

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر ایک اکیلا اللہ ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ نہیں ہے کوئی بندگی کے لائق، مگر اللہ، اسی کے لیے ملک اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کی توفیق کے ذریعے۔

کوڑھ برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوڑھ وغیرہ بیماریوں سے پناہ مانگتے اور یہ دعاء پڑھتے تھے۔

(۳۱۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ ۞[2]

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ برص، جذام اور جنون اور دوسری تمام بیماریوں سے۔

سکرات موت کے وقت کی دعاء

نزاع کی حالت میں مرنے والے کے سامنے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھیں،

---

[1] بخاری: ۶۰۳۰، الدعوات، نسائی ۸/۲۷۹، الاستعاذہ، احمد ۴/۱۲۲، الترمذی: ۳۴۳۰، الدعوات

[2] ابو داؤد: ۱۵۵۱، الصلاۃ، النسائی ۸ صفحہ ۲۷۱، الاستعاذہ۔

تاکہ مرنے والا بھی سن کر پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا ہوا مرجائے وہ جنت میں داخل ہوگا[1] اور جو اپنی زندگی سے ناامید ہو اور نزاع کی سی حالت ہوگئی ہو اور اس کو ابھی ہوش ہو تو اسے ان دعاؤں کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکرات کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا ہے۔

(۳۱۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی[2] ۞

اے اللہ مجھے معاف کر دے میری حالت پر رحم فرما، اور رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملادے۔

(۳۱۳) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ[3] ۞

یا اللہ موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری امداد فرما۔

شہادت کی دعاء

حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلب شہادت کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے۔ جو

---

[1] ابوداؤد: ۳۱۱۶ر الجنائز، الحاکم: ۱ص۳۵۱، الحاکم والذہبی۔
[2] البخاری: ۴۴۴۰ر المغازی، مسلم: ۲۴۴۴ر الفضائل۔
[3] الترمذی: ۹۷۸ر الجنائز، ابن ماجہ: ۱۶۲۳ر الجنائز۔

قبول ہوئی۔

(۳۱۴) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ[1]

اے اللہ تو اپنے راستے میں مجھے شہادت کی موت دے اور میری موت تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہو۔

دعاء بوقت موت

اگر کوئی شخص مر رہا ہو تو اس کی آنکھیں بند کر کے قبلہ کی طرف منہ کر دیا جائے اور سورۂ یٰسین اس کو سناتے رہیے[2]۔ اور مر جانے کے بعد اس کے واسطے یہ دعاء پڑھی جائے۔

(۳۱۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّیْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ[3]

---

[1] البخاری: ۱۸۹۰، فضائل المدینہ ازین (جامع الاصول ۹ صفحہ ۳۵۰)۔
[2] ابوداؤد: ۳۱۲۱، الجنائز، ابن ماجہ: ۱۴۴۸، الجنائز، احمد ۵ صفحہ ۲۶، ۲۷۔
[3] مسلم: ۹۲۰، الجنائز، ابوداؤد: ۲۱۱۹، الجنائز۔

یا اللہ فلاں شخص کو معاف کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجے کو بلند کر، اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کے پیچھے اس کا نگہبان و خلیفہ ہو جا، اور اے رب العالمین ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس میں روشنی کر دے۔

میت کے گھرانے کیلئے دعاء

میت کے گھر والے یہ دعا پڑھیں:

(۳۱۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ، وَاعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً ﴿۱﴾

یا اللہ مجھ کو اور اس کو معاف کر دے اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بھی اچھی چیز مرحمت فرمائے۔

(۳۱۷) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴿ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ﴿۲﴾

ہم سب اللہ کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ تو مجھے میری اس مصیبت میں ثواب دے اور میرے لیے اس سے بہتر اس کی جگہ عنایت فرما۔

---

۱ مسلم، ۹۲۰، الجنائز، الترمذی، ۹۷۷، الجنائز، النسائی: ۴ ص ۵۲۴ الجنائز۔

۲ مسلم، ۹۱۸، الجنائز۔

مصیبت زدہ کو تسلّی دینے کی دعاء

میّت کے رشتہ داروں کے لئے یہ دعاء پڑھی جائے:

(۳۱۸) اِنَّ لِلّٰہِ مَآ اَخَذَ، وَلِلّٰہِ مَآ اَعْطٰے، وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی، فَلْتَصْبِرْ وَالْتَحْتَسِبْ[1]

جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ اسی کا تھا، اور جو دیا ہے وہ بھی اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مدّت مقررہ تک کے لیے ہے۔ تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کے انتقال کے بعد اپنی لڑکی کو یہ دعاء دی تھی۔

موت کی خبر پہنچنے کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کو اپنے بھائی کی موت کی خبر ملے تو یہ دعاء پڑھو۔

(۳۱۹) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٭ وَاِنَّآ اِلٰی

[1] البخاری: ۱۲۸۴، الجنائز، مسلم: ۹۲۳، الجنائز، ابوداؤد: ۳۱۲۵، الجنائز۔

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ❁ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِی الْمُحْسِنِيْنَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِیْ عِلِّيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ اَهْلِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ، وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ[1] ❁

ہم اللہ کے ہیں اور اسی طرف لوٹنے والے ہیں اور ہم اپنے رب کی طرف جانیوالے ہیں اے اللہ تو اس کو اپنے مخلص بندوں میں لکھ لے اور اس کی کتاب علیین میں لکھ رکھ، اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کا قائم مقام بن جا اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ اور آزمائش میں ڈال۔

موت مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تکلیف اور بیماری کی وجہ سے موت کی آرزو مت کرو۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو اس طرح کہہ سکتے ہو۔

(۳۲۰) اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ[2] ❁

---

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ۲ ص۳۳۱) ابن السنی: ۵۶۶ و ۲۰۹۔

[2] البخاری: ۵۶۷۱، المرض، المسلم: ۲۶۸۰، الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۳۱۰۸، الجنائز۔

یا اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک میرا زندہ رہنا میرے حق میں اچھا ہو، اور مجھے موت دے اگر مرنا میرے حق میں اچھا ہو۔

میت کے غسل و تکفین کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میّت کی خوبیوں کا بیان کرو اور برائیوں سے رک جاؤ[1] اور فرمایا جو غسل دیتے وقت پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے چالیس سال کے گناہوں کو معاف فرما دے گا[2]

میّت کے غسل و کفن کے وقت کوئی خاص دعاء رسول اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے۔

نمازجنازہ کی دعائیں

صحیح حدیثوں میں نماز جنازہ کی یہ ترکیب بتائی گئی ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پھر کوئی دوسری سورت پڑھ کر دوسری تکبیر کہی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جائے۔ تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں۔ چاہے سب دعائیں پڑھی جائیں یا دو ایک پر ہی اکتفا کیا جائے۔

(۳۲۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا

---

[1] ابوداؤد: ۴۹۰۰ رالادب، الترمذی: ۱۰۱۹ رالجنائز۔
[2] البیہقی ۳ ص ۳۹۵، الحاکم ۱ ص ۳۵۴۔

وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔[1]

یا اللہ تو ہمارے زندوں، مُردوں، حاضر، غائب، چھوٹے، بڑے مرد اور عورت کو بخش دے۔ یا اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو مارے تو اس کو اسلام پر مار، یا اللہ تو اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر۔ اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔

(۳۲۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ

[1] ابوداود: ۳۲۰۱، الجنائز، الترمذی: ۱۰۲۴، الجنائز، الحاکم ۱؍ ۳۵۸۔

اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ۞ [1]

یا اللہ اس کو بخش۔ اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما۔ اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما۔ اور اس کا ٹھکانہ عمدہ بنا اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی سے برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور دنیا کے گھر سے وہاں اچھا گھر دے۔ اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما، اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑا عنایت فرما، اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذابِ قبر اور عذابِ نار سے اس کو بچا۔

(۳۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ [2]

[1] مسلم: ۱۰۲۵۱ الجنائز، النسائی: ۴ ص ۷۳، البیہقی: ۴ ص ۴۰۔ [2] ابوداؤد: ۳۲۰۲ الجنائز، ابن ماجہ: ۱۴۹۹ الجنائز

یا اللہ فلاں بن فلاں تیرے عہد اور تیری ہمسائیگی کے امان میں ہے اس کو قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو قول کو پورا کرنے والا ہے اور حق و صداقت والا ہے۔ اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر۔ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳۲۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَهٗ ۞ [1]

اے اللہ تو اس میت کا رب ہے، تو نے اسے پیدا کیا اور اسلام کا راستہ بتایا، اور تو نے ہی اس کی جان نکالی ہے، اور تو اس کے ڈھکے چھپے اور کھلے کو خوب اچھی طرح جانتا ہے ہم سب اس کی سفارش کے لیے آئے ہیں۔ لہٰذا اس کو بخش دے۔

(۳۲۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا ۞ [2]

اے اللہ تو اُسے آگے جانے والے اور پیش خیمہ اور ذخیرہ اور باعث ثواب بنا دے۔

(۳۲۶) اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

---

[1] ابوداؤد: ۳۲۰۰، الجنائز، احمد ۲ ص ۲۵۶۔

[2] البخاری، الجنائز: ص ۶۵ معلقا۔

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ [1]

اے اللہ یہ تیرا غلام ہے اور تیرے غلام کا بیٹا ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اور مجھ سے زیادہ تو اس کو جانتا ہے اگر وہ نیک ہو تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے، اور اگر گنہگار ہو تو اس کے گناہ کو معاف کر دے اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہم کو فتنہ میں ڈال۔

نوٹ: ان دعاؤں کو پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

جنازہ کو دیکھ کر کیا دعاء پڑھنی چاہیئے

• جنازہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھنی مستحب ہے:

(۳۲۷) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ [2]

---

[1] ابن حبان: ۵۶۱، الموارد، ابویعلی (المجمع ۳ ص۳۳)۔ [2] الاذکار ص۱۳۶۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازے کو دیکھ کر فرماتے :

(۳۲۸) سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ[1]

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا فرمائیے کیا حال ہے تو جواب میں فرمایا میری مغفرت اس کلمے کے باعث ہوئی۔ جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے :

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ــــــــ اور جنازے کو اٹھاتے اور لے جاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دعا نہیں آئی ہے۔

دفن کے وقت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میت کو قبر میں رکھتے وقت کہو[2]

(۳۲۹) بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبر میں رکھ دی گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی :

---

[1] نزل الابرار : ص ۲۸۹ ۔

[2] احمد ج ۲ ص ۲۷، ابن ماجہ : ۱۵۵۰ الجنائز، الترمذی : ۱۰۴۶ الجنائز، احکام الجنائز ص ۱۵۲ ۔

(۳۳۰) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ط بِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ [1]

دفنانے کے بعد کی دعاء

اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے۔ اتنا ضرور ثابت ہے کہ آپ میت کو دفنانے کے بعد ٹھہرے رہتے اور فرماتے۔

(۳۳۱) اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ [2]

اپنے بھائی کے حق میں بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی درخواست کرو۔ کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جارہا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دفن کے سورۂ بقرہ کے اوّل اور آخری رکوع پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔[3]

---

[1] الحاکم ج۲ ص۳۶۹، احمد ج۵ ص۲۵۴۔ ضعفہ ابن حجرؒ، نزل

[2] ابوداؤد: ۳۲۲۱/الجنائز، الحاکم (صحیح الجامع ۹۵۶، ج۱ ص۳۲۱)۔ [3] نزل الابرار ص۲۹۰۔

تعزیت

مصیبت زدہ اور غم زدہ شخص کو تسلی تشفی دے کر اس کے رنج و غم کو دور کرنا مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت و تسلی کرے اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب مصیبت زدہ کو ملے گا[1] مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینے والے کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا[2]

تعزیتی خطوط بھیجنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند کے انتقال پر ذیل کا نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔

نامۂ مبارک برائے تعزیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۳۳۳) مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّىْٓ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ

---

[1] الترمذی: ۱۰۷۳ / الجنائز، ابن ماجہ: ۱۶۰۲ / الجنائز۔
[2] الترمذی: ۱۰۷۶ / الجنائز۔

اللهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَ
إِيَّاكَ الشُّكْرَ، فَإِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا
وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ الْهَنِيَّةِ
وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمَتَّعَ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ
مَّعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ
عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَآ اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى
وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ
الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِىْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَ
قَبَضَهُ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ
وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يَحْبِطْ
جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ
لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ

فَكَانَ وَالسَّلَامُ ❁ [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ خط محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہے جو اللہ کا رسول ہے معاذ بن جبل کی طرف۔ اے معاذ تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ میں اس اللہ کی تعریف تم تک پہنچاتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت زیادہ ثواب مرحمت فرمائے اور تمہارے دل میں صبر ڈال دے، اور ہم کو اور تم کو اپنی شکر گزاری عطا فرمائے۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور ہماری اولاد یہ سب اللہ کی بخششیں ہیں جن کو بطور عاریت کے عطا فرمائی ہے کہ جس سے ایک وقت مقررہ تک فائدہ اٹھایا جائے، اور پھر ایک وقت مقررہ پر اس کو لے لیتا ہے پھر اس کے لیے ہمارے اوپر شکر گزاری فرض کر دی ہے جب کہ وہ آزمائش میں دیتا ہے اور صبر کو بھی فرض کر دیا ہے۔ جب کہ وہ کسی بلا میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس تیرا لڑکا بھی اللہ تعالیٰ کی عمدہ بخششوں اور رکھی ہوئی امانتوں میں سے تھا کہ اس کے ذریعہ فائدہ پہنچایا۔ تجھ کو رشک اور خوشی کے ساتھ اور اس کو لے لیا بہت بڑے ثواب کے بدلے (کہ اس کے بدلے میں تیرے لیے) دعا، رحمت اور ہدایت ہے اگر تو ثواب چاہے پس تو صبر کر، اور تیری بے صبری تیرے ثواب کو نہ کھو دے تب تو بہت افسوس کرے گا اور شرمندہ ہوگا، اور اس بات کو جان لے کہ بے صبری اور واویلا کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی اور نہ تیرے غم اور اترنے والی مصیبت کو دور کر سکتی ہے جو ہونے والا تھا وہ ہوگیا، تم سلامت رہو۔

زیارت قبور کی دعاء

قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہاں جاکر موت کو یاد کرے اور اپنے لئے اور مسلمان مرد اور عورتوں کے واسطے یہ دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] الحاکم ج ۳ ص ۲۷۳، نزل الابرار ص ۲۸۵۔

وسلم ان دعاؤں کو زیارت قبور کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ اور صحابہ کرام کو بھی پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۳۳۳) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ۞ [1]

سلام ہو تم پر اے (اس اجڑی بستی کے) گھرانے والو مومنو! اور مسلمانو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔

(۳۳۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ۞ [2]

اے قبر والو تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہم کو اور تم کو بخش دے۔ تم ہم سے پہلے آگئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(۳۳۵) اَلسَّلَامُ عَلٰۤی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا

---

[1] مسلم: ۹۷۵، الجنائز، النسائی: ج۴ ص۹۴، الجنائز، ابن ماجہ: ۱۵۴۷، الجنائز، احمد: ۵/۳۵۳

[2] الترمذی: ۱۰۵۳، الجنائز، الطبرانی الکبیر (ضعیف الجامع: ۳۳۰۱)۔

وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ[1]

مومن ومسلمان قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور ہمارے اگلے پچھلے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

استسقاء (پانی مانگنے) کی دعائیں

اگر بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی لاحق ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسی حالت میں ایک دن مقرر کر کے میلے کچیلے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی و انکساری اور تضرع کے ساتھ جنگل کی طرف نماز کو نکلیں (نماز کا طریقہ اسلامی تعلیم میں ملاحظہ فرمائیے) امام ممبر پر چڑھ کر پہلے تکبیر اور اللہ کی تعریف کرنے کے بعد دعا (۳۳۶) پڑھے۔ پھر قبلہ رو ہو کر دعاء (۳۳۷) سے آخر دعا تک پڑھے اور نماز استسقاء کے علاوہ جمعہ اور پانچوں نمازوں کے وقت بھی ان ہی دعاؤں کو پڑھا جائے۔ ان شاء اللہ بارش ہوگی۔ اور قحط سالی دور ہوگی۔ دعائیں یہ ہیں:

(۳۳۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

[1] مسلم: ۴/۹۷ / الجنائز، النسائی ج۴ ص۹۱-۹۴ / الجنائز

يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ
وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى
حِيْنٍ [1] ❊

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کو پالنے والا بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے نہیں ہے کوئی معبود، مگر اللہ، کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے اللہ تو ہی معبود ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تو ہی، تو غنی ہے بے نیاز ہے ہم سب محتاج ہیں۔ ہمارے اوپر مینہ اتار، اور جو اتارے تو اس کو کردے ہمارے اوپر قوتِ روزی اور ایک وقت تک کے پہنچنے کا۔

(۳۳۷) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا
نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ [2] ❊

اے اللہ ہمارے اوپر بارش برسا، جو فریاد کو پہنچے والی ہو بہت ارزانی کرنے والی نفع دینے والی، نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ جلدی برسنے والی ہو نہ دیر کرنے والی۔

(۳۳۸) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ

[1] ابوداؤد: ۱۱۷۳، الصلوٰۃ، الحاکم ج۱ ص۳۲۸۔
[2] ابوداؤد: ۱۱۶۹، الصلوٰۃ، مصنف ابن شیبہ: ۹۲۷۴، الاستسقاء۔

رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ؏[1]

اے اللہ سیراب کر اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور اپنی رحمت کو پھیلادے اور مردہ زمین کو سرسبز کردے۔

(۳۳۹) اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ؏[2]

اے اللہ تو اتار دے ہماری زمینوں پر اس کی زینت اور سنگھار، اور اس کے سکون و آرام کو۔

(۳۴۰) اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِّنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا ط اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ مِدْرَارًا

[1] ابو داؤد: ۱۱۷۶، الصلاۃ، الموطا ج ۱ ص ۱۹۰، الاستسقاء، الاذکار للنووی ص ۱۵۰۔
[2] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۲ ص ۲۱۵) ابزار (ایضاً)۔

وَاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ[1]

اے ہمارے رب پہاڑ ظاہر ہوگئے اور ہماری زمینیں خاک اڑاتی ہیں اور ہمارے جانور پیاسے ہوگئے۔ اے دینے والے بھلائیوں کے ان کی جگہوں سے اور رحمت کے اتارنے والے اور بارش کے برسانے والے اس کی کانوں سے اور برکتوں کے جاری کرنے والے اس کے مستحق پر اس بارش کی وجہ سے جو نفع دینے والی ہے تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں تو ہی بخشنے والا ہے تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اپنے خاص گناہوں سے، اور توبہ کرتے ہیں تیری طرف عام گناہوں سے، اے اللہ تو ہم پر زور کا مینہ برسا، اور ایک بارش کو دوسری بارش کے ساتھ ملا دے یعنی لگاتار اور مسلسل بارش برسا۔ اور کفایت کر اپنے عرش کے نیچے سے جس جگہ کہ ہم کو نفع دے اور لوٹا دے ہمارے اوپر ایسی بارش جو عام برسنے والی ہو کثرت سے ڈھانکنے والی ارزانی کرنے والی بہت اُگانے والی اور سبزی کو زیادہ اُگانے والی۔

(۳۴۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا[2]

اے اللہ ہم کو پانی پلا (تین بار کہے)

(۳۴۲) اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا[3]

اے اللہ تو ہماری فریاد سن لے (تین بار کہے)

---

[1] الحصن والحصین ص۱۰۱ بحوالہ مسند ابی عوانہ۔ [2] البخاری: ۱۰۱۳، الاستسقاء، ابن خزیمہ ۱۴۲۳، الاستسقاء۔ [3] البخاری: ۱۰۱۴، الاستسقاء، مسلم: ۸۹۷، الاستسقاء، ابوداؤد ج۱ ص۱۷۴، ۱/۴۰۴، فی الصلاۃ، احمد ۳/۱۰۴، نسائی ۳/۱۹۵، الاستسقاء۔

(۳۴۳) اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ زَذَاذًا قِطْقِطًا سَجْلًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۞[1]

اے اللہ تو ہمارے اوپر ایسا بادل گھیر دے جو خوب گاڑھا موٹا کڑکنے والا۔ پانی برسانے والا، بجلیاں چمکانے والا، چھوٹی بڑی بوندیں خوب برسانے والا ہو۔ اے عظمت اور بزرگی والے۔

بادل و بارش کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش برسنے کے وقت یہ دُعاء پڑھتے تھے:

(۳۴۴) اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۞[2]

اے اللہ اس بارش کو نفع دینے والی بنا دے۔

اور بادل کو دیکھ کر سب کاروبار چھوڑ کر یہ دُعاء پڑھتے تھے۔

(۳۴۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ۞[3]

یا اللہ میں اس بادل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس برائی کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے

اور بارش کی کثرت سے جب نقصان کا اندیشہ ہوتا تو رسول اللہ صلی

---

[1] ابوعوانہ، بلوغ المرام۔

[2] ابوداؤد: ۵۰۹۹/الآدب، ابن ماجہ: ۳۸۸۹/الدعاء، احمد ج ۶ ص ۱۹۰۔

[3] ابوداؤد: ۵۰۹۹/الآدب۔

اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے ۔

(۳۴۶) اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ۞[1]

اے اللہ ہمارے آس پاس بارش ہو، ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ ٹیلوں، پہاڑوں اور نالوں اور جنگلوں میں برسا۔

بجلی اور گرج کی دعاء

بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو پڑھا کرتے تھے :

(۳۴۷) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ ۞[2]

اے اللہ تو مت قتل کر ہم کو اپنے غصہ سے اور نہ ہلاک کر اپنے عذاب سے، اور عافیت دے ہم کو اس سے پہلے۔

[1] البخاری : ۱۰۱۴، الاستسقاء، مسلم : ۸۹۷، الاستسقاء، ابن خزیمہ : ۱۴۲۳، الاستسقاء

[2] الترمذی : ۳۴۵۰، الدعوات، النسائی فی عمل الیوم : ۹۲۸ ص۵۱۸، الحاکم ج ۴ ص ۲۸۶۔

(٣٤٨) سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ؂[1]

ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ جس کی پاکی بیان کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے۔

آندھی کی دعاء

جب آندھی چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھتے:

(٣٤٩) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ ؂[2]

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کو اور اس چیز کی بھلائی کو جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔

(٣٥٠) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا

اے اللہ تو اس ہوا کو خوشگوار بنا دے۔ ناگوار ہوا نہ بنا۔

؂[1] الموطا، تفسیر طبری، تفسیر سورۃ الرعد الآیۃ ١٣۔

؂[2] مسلم: ٨٩٩، الاستسقاء، الترمذی: ٣٤٤٩، الدعوات باب ٤٩۔

(۳۵۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا[1]

اے اللہ تو اس کو رحمت کردے اور اس کو عذاب مت بنا۔

نمازحاجت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو۔ تو اس ضرورت کو پوری کرنے کے لئے پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکر یہ دُعا پڑھو۔ اللہ نے چاہا تو ضرورت پوری ہوجائے گی۔

(۳۵۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ج۱۰ ص۱۳۵)۔

كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؁ *

نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہ اللہ جو بردبار اور بزرگ ہے. ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بڑے عرش کا پروردگار ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کی ضروریات کو اور عصمت کو ہر گناہ سے اور غنیمت کو ہر ایک نیکی سے اور سلامتی کو ہر ایک گناہ سے مت چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اس کو معاف کر دے اور نہ کسی فکر کو مگر اس کو دُور کر دے اور نہ کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو مگر اے ارحم الرّاحمین تو اس کو پوری کر دے۔

توبہ کی دعا

اگر کسی سے کوئی گناہ یا خطا ہو جائے تو اس دعا کو پڑھ کر سچے دِل سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرما دے گا۔

(۳۵۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَآ اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ

؁ الترمذی: ۴۷۹، الصلاۃ، ابن ماجہ ۱۳۸۴، اقامۃ الصلاۃ، الحاکم ج ۱ ص ۳۲۰۔

ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي ۔ [1]

الٰہی میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے اس کی طرف کبھی بھی نہیں لوٹوں گا۔
اے اللہ تیری بخشش بہت کشادہ ہے میرے گناہوں سے اور تیری رحمت کی زیادہ امید ہے مجھ کو میرے عمل سے۔

قرآن مجید کے یاد کرنے کی دعاء

اگر کسی شخص کو قرآن مجید یاد نہ ہو یا یاد کیا ہوا بھول جاتا ہو۔ حافظہ کمزور ہوگیا ہو تو اس کو چاہئے کہ جمعرات کی آخری رات میں یا آدھی رات کو، اور اگر یہ نہ ہوسکے تو شروع رات میں عشاء کے بعد ہی فرائض کے علاوہ چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ دخان اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور الٓم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک پڑھے۔ تشہد اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد ذکرِ الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد ذیل کی دعا پڑھے۔ اور یہ عمل تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ تک برابر کرے۔ انشاءاللہ اس کا حافظہ تیز ہوجائے گا۔ بھولا ہوا بھی یاد ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں شکایت کی تھی کہ حضور میرا حافظہ خراب ہوگیا ہے اور یاد کیا ہوا بھول جاتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، کو مذکورہ طریقے سے یہی دُعاء پڑھنے کو فرمایا۔

[1] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۶، عدۃ الحصن والحصین ص ۹۷۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ان کا حافظہ درست وتیز ہوگیا۔

(۲۵۴) اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ، اَسْئَلُكَ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْھِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ، اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ

وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ
تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَ
اَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ
فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ
اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [1]

اے اللہ مجھ پر رحم فرما، ہمیشہ گناہوں کے چھوڑنے پر جب تک تو مجھ کو زندہ باقی رکھے اور رحم فرما مجھ پر اس بات سے کہ تکلیف اٹھاؤں ایسی چیز کے حاصل کرنے میں جو مجھ کو مفید نہیں اور مجھ کو نصیب کر خوش نظری اس چیز میں جو راضی کر دے تجھ کو مجھ سے، اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے عزت اور بزرگی والے جس کا ارادہ نہیں کیا جاتا۔ سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ اے رحمٰن، تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کے ذریعہ کہ میرے دل میں اپنی کتاب کی یاد جمادے جیسا کہ تونے مجھ کو سکھایا ہے اور مجھ کو توفیق عنایت فرما کہ میں اس کی تلاوت کروں اس طریق پر جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب عزت اور بخشش اور صاحب اس غلبے کے جس کا کوئی قصد نہ کر سکے۔ مانگتا ہوں اے اللہ، اے رحمان تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کی برکت سے کہ تو اپنی کتاب سے روشن کر دے میری آنکھ کو، اور یہ کہ جاری کر دے میری زبان کو اور یہ کہ کھول دے تو اس سے میرا سینہ اور یہ کہ دھو دے اس سے میرا بدن پس بیشک بات یہ ہے کہ کوئی میری مدد نہیں کرتا حق پر سوائے تیرے اور کوئی نہیں دے سکتا اس کو سوا تیرے، اور گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی امداد سے جو

[1] الترمذی: ۳۵۷۰، الدعوات ۱۱۵، مستدرک الحاکم ج ۱ ص ۳۱۶۔

سب سے اوپر ہے بڑائی والا ہے۔

گم شدہ چیز کی تلاش کرنے کی دعاء

گم شدہ چیز تلاش کرتے وقت یہ دُعاء پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس چیز کو واپس کردے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی چیز گم ہو جائے یا بھاگ جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں؛

(۳۵۵) اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ [1]

اے اللہ لوٹانے والے گم شدہ اور کھوئی ہوئی چیز کے اور گمراہوں کے راستہ دکھانے والے توہی ہدایت دیتا ہے گمراہی سے میری کھوئی ہوئی چیز میرے پاس اپنی قدرت اور طاقت سے لوٹا دے کیونکہ وہ تیری عطا وفضل ہے۔

(۳۵۶) بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضُّلَّالِ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا

[1] (عدة الحصن والحصين ص۱۷۲ مع الشرح) الطبرانی (مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۳۳)۔

مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ ۞

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتانے اور گمشدہ چیز کے واپس دینے والے میری گم شدہ چیز کو اپنے غلبہ اور طاقت سے واپس کر دے کیونکہ وہ تیری بخشش وکرم اور فضل سے ہے۔

دعائے اسم اعظم

حدیثوں میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء قبول فرمائے گا[۲] ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الخ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اس نے اسم اعظم پڑھا ہے[۳]۔ اسم اعظم کے تعین میں اختلاف ہے۔ مگر ذیل کی دعاؤں میں اسم اعظم بتایا گیا ہے۔ اسی لیے اس کو پڑھنا چاہیئے:

(۲۵۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ

---

[۱] مصنف ابن شیبہ: ۹۷۶۹ ج ۱۰ ص ۳۹۰۔

[۲] ابن ماجہ: ۳۹۰۲، الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۵، الطبرانی الکبیر (صحیح الجامع: ۹۹۰)۔

[۳] ابوداؤد: ۱۴۹۳، الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۴۷۵، الدعوات ۶۲، الترغیب ج ۲ ص ۲۷۴۔

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۞[1]

الٰہی میں تیرے ہی سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تو ہی معبود ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ نہ جنا نہ جنا گیا۔ اور نہ اس کے کوئی برابر ہے۔

(۳۵۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ ۞[2]

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وجہ سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو بڑا مہربان، احسان کرنے والا، آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ عزت اور بزرگی والے، اے زندہ رہنے والے اور خبرگیری کرنے والے، میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔

(۳۵۹) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الٓمّٓ ۚ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۞[3]

---

[1] ابوداؤد: ۱۴۹۲ الصلوٰۃ، ترمذی: ۳۴۷۵ الدعوات باب ۶۴، احمد ج ۵ ص ۳۶۰، ابن حبان: ۲۳۸۳، الحاکم ج ۱ ص ۵۰۴، ترغیب ج ۲ ص ۲۷۴، ابن ماجہ: ۳۸۵۷، ۱۲۶۷ الدعاء۔

[2] ابوداؤد: ۱۴۹۵ الصلوٰۃ، ابن ماجہ: ۳۸۵۸ الدعاء، الترمذی: ۳۵۴۴ الدعوات ۱۰۱، احمد ج ۳ ص ۱۲۰، النسائی: ج ۳ ص ۵۳ السہو، ابن حبان: ۲۳۸۲ (الموارد) الحاکم ج ۱ ص ۵۰۳۔

[3] ابوداؤد: ۱۴۹۶ الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۴۷۸ الدعوات ۶۵، مصنف ابن شیبہ: ۲۹۴۱۲ ج ۱۰ ص ۲۷۲۔

اور تمھارا معبود ایک ہے نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہی جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ نہیں ہے بندگی کے لائق، مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا، خبر گیری کرنے والا۔

(٣٦٠) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؕ[1]

کوئی معبود نہیں مگر تو ہی، ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور یقیناً میں گنہگاروں میں سے ہوں۔

صلوٰۃ التسبیح کی دعا۔

اس نماز کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے۔ متعدد علماء جیسے امام مسلم، ابوداؤد، دارقطنی اور حافظ ابن حجر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے چچا کیا میں تمہیں ایک بات نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے بجا لاؤ تو تمہارے دس طرح کے گناہ یعنی اگلے پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً، صغیرہ، کبیرہ، ظاہر پوشیدہ گناہ مٹ جائیں۔ وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی سورۃ پڑھو جب تم اوّل رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے قبل کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ:

---

[1] الحاکم ج۱ ص۵۰۵، الترمذی: ۳۵۰۰ فی الدعوات۔

(۳۶۱) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ[1]

پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

پڑھو۔ اب رکوع میں جاؤ اور دس دفعہ یہی کلمات نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور قومہ میں بھی دس مرتبہ ان کلمات کو کہو۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور اس میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ سجدے سے اٹھ کر جب جلسہ کے لئے بیٹھو تو یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو۔ اب دوسرے سجدے میں جاؤ تو پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ اور سجدے سے اٹھ کر جلسۂ استراحت میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ اب ایک رکعت ہوئی اور اس میں پچھتر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تم نے کہا۔ اسی طرح چار رکعتیں پوری کرو اور ہر رکعت میں پچھتر پچھتر دفعہ پڑھو۔ اگر تم سے ہوسکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھو ورنہ جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک بار اور جب یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھو۔

زکوٰۃ اور صدقہ خیرات دینے والے کو دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم صدقہ کا مال لاتی۔ تو

[1] ابوداؤد (مختصر السنن: ۱۲۵۳)، ابن ماجہ: ۱۳۸۳، ابن خزیمہ ۱۲۱۶، الترمذی: ۴۸۲ الصلوٰۃ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعاء دیتے۔

(۳۶۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ [1]

اے اللہ ان کے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

اگر ایک شخص دینے والا ہے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ کہے اور اگر دینے والا حاضر ہے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْكَ اور اگر دینے والے زیادہ ہیں تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْكُمْ کہنا چاہیئے۔

مرغ کی آواز سننے کی دعاء

جب مرغ کی آواز سنو تو یہ دُعاء پڑھو۔

(۳۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [2]

اے اللہ میں تیرا فضل مانگتا ہوں۔

گدھے اور کتّے کی آواز سننے کی دعاء

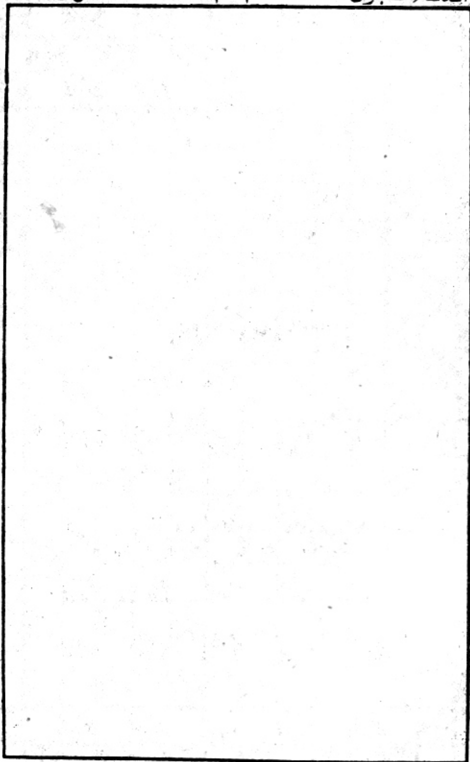
جب گدھے اور کتّے کی آواز سنو تو یہ دُعاء پڑھو،

(۳۶۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ [3]

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے۔

---

[1] البخاری: ۱۴۹۷/الزکوٰۃ، مسلم: ۱۰۷۸/الزکوٰۃ، ابوداؤد: ۱۵۹۰/الزکوٰۃ۔ [2] البخاری: ۳۳۰۳/بدء الخلق، مسلم: ۲۷۲۹/الذکر، الترمذی: ۳۴۵۹/الدعوات ۵۷۔ [3] البخاری: ۳۳۰۴/بدء الخلق، مسلم: ۲۷۲۹/الذکر، الترمذی: ۳۴۵۹/الدعوات ۵۷



چوتھی منزل

روزے کے متعلق دُعائیں

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو ان دعاؤں کو پڑھتے۔

(۳۶۵) اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ؏

اے اللہ ہم کو تو امن وایمان سلامتی اور اسلام کا چاند دکھا اور اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

(۳۶۶) هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ

لہ الترمذی: ۳۴۵۱ ، الدعوات باب ۵۱ ، احمد ج۱/۱۶۴ ، ابن حبان (۲۳۷۵ ، الموارد) فی الاذکار ، الدارمی: ۱۶۹۴ ، فی الصوم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا[1]

یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو اس مہینہ کو لے گیا اور اس مہینہ کو لے آیا۔

(۳۶۷) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْمَحْشَرِ[2]

اللہ بہت بڑا ہے، تعریف اللہ کے لیے ہے نہیں ہے طاقت گناہ سے پھرنے کی اور نہ قوت نیکی کی مگر اللہ کی مدد سے۔ اے اللہ میں اس مہینہ کی بھلائی کو مانگتا ہوں اور محشر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جو کسی بھی وقت چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے۔

(۳۶۸) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ[3]

اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس اندھیری رات کی برائی سے جب کہ وہ آجائے۔

---

[1] ابوداؤد: ۵۰۹۲، الأدب، ابن السنی: ۶۴۷، ص۲۴۰۔
[2] عبداللہ فی زوائد المسند (المجمع ج۱۰، ص۱۳۹)۔
[3] الترمذی: ۳۳۶۶، التفسیر، ابن السنی: ۶۵۳، ص۲۴۳۔

یہ دعا رجب شعبان کا چاند دیکھ کر پڑھے۔

(۳۶۹) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ ۞[۱]

اے اللہ ہم کو برکت دے رجب اور شعبان میں اور رمضان میں ہم کو پہنچا دے۔

روزے کی حالت میں کیا کہنا چاہیئے

(۳۷۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں گالی گلوچ لڑائی جھگڑا مت کرو۔ اگر کوئی تم سے لڑائی و گالی گلوچ کرے تو تم دو مرتبہ کہو اِنِّیْ صَائِمٌ میں روزے سے ہوں (جوابِ جاہلاں باشد خموشی)۔[۲]

افطار کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔

(۳۷۱) اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۞[۳]

الٰہی تیری رضا جوئی کے لیے میں نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر میں نے روزہ کھولا۔

۱؎ حلیۃ الاولیاء (الاذکار ص ۱۶۱) ابن السنی: ۶۴۵۔
۲؎ البخاری: ۱۸۹۴/الصیام، مسلم: ۱۱۵۱/الصیام، ابوداؤد: ۲۳۶۳/الصوم۔
۳؎ ابوداؤد: ۲۳۵۸/الصوم تعلیق علی المشکوٰۃ ا ص ۶۲۱۔

(۳۷۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَ رَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ [۱]

اللہ کی تعریف ہے جس نے میری اعانت کی کہ روزہ رکھا اور روزی دی جس سے افطار کیا۔

(۳۷۳) اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ [۲]

یا اللہ تیری خوشنودی کے لیے ہم نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر ہم نے افطار کیا۔ہم سے ہمارے رب روزوں کو قبول فرما تو سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳۷۴) ذَهَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ [۳]

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر و تازہ ہوگئیں اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی ملے گا۔

(۳۷۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ [۴]

---

[۱] ابن السنی: ۴۸۰ ص ۱۷۹۔ [۲] الطبرانی الکبیر (المجمع ۳ ص ۱۵۶) ابن السنی: ۴۸۱ ص ۱۸۰۔
[۳] ابوداؤد: ۲۳۵۷، الصوم، ابن السنی: ۴۷۹ ص ۱۷۹۔
[۴] ابن ماجہ: ۱۷۵۷، الصیام، ابن السنی: ۴۸۲ ص ۱۸۰۔

الٰہی تیری اس وسیع رحمت کے ذریعے جس نے تمام چیز کو گھیر رکھا ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے۔

جب کسی کے یہاں افطاری کریں تو

جب کوئی کسی کے یہاں افطار کرے تو افطاری کرانے والوں کو یہ دُعا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کے پاس کھانا کھاکر یہ دعاء پڑھی تھی۔

(۳۷۶) اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۞ لہ

روزہ داروں نے تمھارے پاس افطار کیا اور نیک لوگوں نے تمھارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمھارے واسطے دعائیں کیں۔

شب قدر کی دعاء

قرآن مجید و حدیث شریف میں شبِ قدر کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ رمضان شریف کے آخر عشرہ میں طاق راتوں میں سے ایک رات ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا تھا کہ اس رات میں کیا دُعاء

لہ ابوداؤد: ۳۸۵۴، ابن السنی: ۴۸۳ ص۱۸۰، نسائی فی عمل الصوم ص۲۶۸، عبداللہ بن الزبیر، احمد ۱۳۸/۳، ابن ماجہ: ۱۷۴۷، الصیام، ابن حبان ۳۵۰/۷۔

پڑھوں تو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔

(۳۷۷) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ [1]

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے۔ تو مجھے معاف فرما دے۔

عیدین کی تکبیریں

عید گاہ جاتے وقت راستہ میں اور عید گاہ میں بھی نماز سے پہلے یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔

(۳۷۸) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ [2]

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، عبادت کے قابل کوئی نہیں ہے مگر اللہ، اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(۳۷۹) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [3]

[1] الترمذی: ۳۵۱۳ / الدعوات ۸۵، ابن ماجہ: ۳۸۹۵ / الدعاء، احمد ۶/ ۱۷۱، الحاکم ۱/ ۵۳۰
[2] نزل الابرار ص ۲۹۵، نیل الاوطار ج ۳/ ۸۸، ۲/ ۳۸۹، المغنی ۳/ ۲۸۲۔
[3] نیل الاوطار ج ۳ ص ۳۸۸/ ۳۸۹، المغنی ج ۳ ص ۲۸۲۔

اللہ بہت بڑا ہے سارى تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کے لیے پاکیزگی ہے صبح و شام۔

عید کے دن کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن اس دُعاء کو پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۰) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَافَاضِحٍ، اَللّٰهُمَّ لَاتُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَاتُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنَا وَالْبَقَآءَ وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَآءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

إِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ

اے اللہ ہم تجھ سے پاک وصاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب کرتے ہیں اے اللہ ہمارا لوٹنا رسوائی اور ندامت کا نہ ہو، اے میرے مولا ہمیں اچانک ہلاک نہ کر اور نہ اچانک پکڑ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وصیت کرنے اور حق ادا کرنے سے رہ جائیں۔ الٰہی ہم تجھ سے پاکدامنی، بے پروائی بقار ہدایت اور دین و دنیا کی بہتری مانگتے ہیں اور تیری پناہ چاہتا ہوں شک اور نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں دکھاوے، سناوے سے، اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل کو بعد ہدایت کے ٹیڑھے نہ کر۔ اور اپنے پاس سے رحمتِ خاص عطا فرما، یقیناً تو بڑا داتا ہے۔

سَفر کی دُعائیں

روانگی کی دعاء

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں[1] (طبرانی کبیر) پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ۔ دوسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام کے بعد اٰیَةُ الْکُرْسِیْ پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے[3]

(۳۸۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ

---

[1] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ۲ ص ۲۰۱)۔
[2] الطبرانی فی المناسک (الاذکار ص ۱۸۵) ابن ابی شیبہ۔
[3] الاذکار ص ۱۸۵۔

فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ ۞ [1]

اے اللہ تو ہی رفیقِ سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا، اے اللہ سفر کی تکلیفوں سے اور بُری طرح لوٹنے سے، اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور اہل وعیال اور مال کی بُری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رخصت کی دعاء

رخصت کرنے والے مسافر کو یہ دعاء دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۲) اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ ۞ [2]

---

[1] الترمذی: ۳۴۳۹، الدعوات ب۴۲، بمثلہ عند مسلم: ۱۳۴۳، الحج، النسائی ۸/ص۲۸۲، الاستعاذہ۔
[2] ابوداود: ۲۶۰۰، الجہاد، الترمذی: ۳۴۴۳، الدعوات ب۴۴، الحاکم ا/ص۴۴۳، احمد ۲/۷۔

تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل وعیال ومال وغیرہ) اور تیرا انجام کار خدا کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

(۳۸۳) زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ [1]

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لیے بھلائی آسان کر دے۔

(۳۸۴) زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ [2]

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے، اور بھلائی کی طرف تیرا رخ کر دے اور فکروں سے بچائے۔

رخصت کے بعد کی دعاء

جب مسافر روانہ ہوجائے تو اس کے لیے یہ دعاء کرنی چاہئے۔

(۳۸۵) اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ [3]

[1] الترمذی: ۳۴۴۴ الدعوات ص۴۵، دارمی: ۲۶۷۴ الاستئذان، الحاکم ج ۲ ص ۹۷۔
[2] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۱) البزار (المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۱)۔
[3] الترمذی: ۳۴۴۵ الدعوات ۴۶، الحاکم ج ۲ ص ۹۸، ابن حبان: ۲۳۷۸ (الموارد)

اے اللہ اس کے لیے مسافت کی دوری گھٹا دے اور اس پر سفر آسان کردے۔

سواری کی دعاء

سوار ہوتے وقت مسافر یہ دعاء پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۶) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ * اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ[1]

[1] مسلم: ۱۳۴۲ / الحج، الترمذی: ۳۴۴۷ / الدعوات ب ۴۶، ابوداؤد: ۲۵۹۹ / الجہاد، احمد ج ۲ ص ۱۴۴۔

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اسکی ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کردیا ہے ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو بس میں کرلیتے۔ اے اللہ ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرمادے اور اُس کا بُعد مسافت گھٹا دے اے اللہ تو ہی رفیقِ سفر ہے اور تو ہی گھر بار کی خبر گیری کرنے والا ہے اے اللہ میں سفر کی تکلیفوں سے اور بُرے منظر اور اہل وعیال اور مال کو بُری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نشیب و فراز کی دعائیں

(۳۸۷) جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب نشیب ہو تو سُبْحَانَ اللهِ کہنا چاہئے [1]

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس دُعا کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے بچا رہے گا۔

(۳۸۸) بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ [2]

[1] البخاری: ۸۵-۶۳ الدعوات، مسلم: ۱۳۴۴ الحج، ابوداؤد: ۲۷۷۰۔
[2] ابویعلیٰ (المجمع ج۱۰ ص۱۳۲)، ابن السنی: ۱۸۷۰ ص۵۰ الجہاد۔

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے ویسی قدر نہیں کی۔

آبادی کو دیکھ کر پڑھنے کی دعاء

جب کوئی آبادی نظر آئے اور وہاں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دُعا پڑھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آبادی کو دیکھ کر اس دُعاء کو پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۹) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا [1]

اے اللہ اے ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار اور اے ساتوں زمینوں کے اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار، اور شیطانوں کے اور جن کو انھوں نے

---

[1] النسائی فی عمل الیوم: ۵۴۳ ص ۳۶۷، الحاکم ج ۱ ص ۴۴۶، ابن حبان: ۲۳۷۷ "الموارد" فی الاذکار، ابن السنۃ: ۵۲۴۔

بہکایا ان کے مالک اور اے ہواؤں کے اور جس کو انھوں نے منتشر کیا اس کے پروردگار ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ، اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ، اور جو بھی کچھ اس کے اندر بھلائی ہے طلب کرتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۹۰) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَىٰ اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ؕ[1]

اے اللہ اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا فرما، اے اللہ اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ ہم کو اس کے میوے کھلا اور اس کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔

قیام گاہ کی دعاء

اثنائے سفر میں جہاں قیام ہو وہاں یہ دعاء پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس دعاء کو پڑھے گا اس جگہ اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔

[1] الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج۱۰ ص۱۳۴)۔

(۳۹۱) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[1] ❋

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

صبح کی دعاء

اس دعا کو سفر میں صبح کے وقت پڑھنا چاہئے ان دعاؤں کو صبح شام پڑھنے سے سفر میں ہر قسم کی آفتوں سے بچا رہے گا۔

(۳۹۲) سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ[2] ❋

اللہ کی تعریف اور اس کی نعمتیں جو ہم پر ہیں ان کا بیان سننے والے نے سن لیا اے ہمارے رب ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل کر دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

---

[1] مسلم: ۲۷۰۸، الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۴۳۷، الدعوات ۴۱، ابن خزیمہ: ج۴ ص۱۵۰۔
[2] مسلم: ۲۷۱۸، الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۵۰۸۶، الادب، النسائی فی عمل الیوم: ۵۳۶ ص۳۶۴۔

شام کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت سفر میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۳۹۳) يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ[1]

اے زمین میرا رب اور تیرا رب ایک ہی ہے۔ تیرے شر سے اور جو کچھ تجھ میں ہے، اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور شیر اور کالے ناگ اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور اس سرزمین کے رہنے والوں کے شر سے اور ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حج کا مختصر بیان اور دعائیں

حَجّ کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں اسلامی محاورے میں اللہ تعالیٰ

[1] ابوداؤد: ۲۶۰۳ الجهاد، النسائی فی عمل الیوم: ۵۶۳ ص۳۷۶، احمد ج ۲ ص۱۳۲، الحاکم ج ۲ ص۱۰۰۔

کی مخصوص عبادت اور اس کے گھر کی مخصوص طریقے سے زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔اسلام کے پانچ رکنوں میں سے حج بھی ایک رکن ہے۔جو ہر مستطیع پر فرض ہے۔ اس کی فرضیّت قرآن وحدیث اورا جماع سے ثابت ہے۔باوجود استطاعت اور فرضیت کے کوئی شخص حج نہ کرے تو وہ سخت مجرم ہے، وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے گا۔عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے حج کرنے سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے گویا وہ آج ہی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔

اقسامِ حج

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) اِفراد (۲) قِران (۳) تمتع

(۱) **اِفراد**:۔کے معنیٰ اکیلے کے ہیں اور محاورہ میں اکیلے حج کے احرام باندھنے اور اس کے مناسک ادا کرنے کو اِفراد کہتے ہیں۔جس کی یہ صورت ہے کہ تم میقات پر پہنچ کر اکیلے حج کی نیت سے احرام باندھو یعنی عمرہ کی نیت نہ کرو اور مکہ مکرمہ میں پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو۔آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جاؤ۔ اور نویں تاریخ کو عرفات پہنچ کر وقوفِ عرفہ کرو۔ اور اس کی شام کو مزدلفہ میں آکر رات بھر قیام کرو اور مزدلفہ کے وظیفہ کو ادا کرو اور دسویں کی صبح کو چل کر منیٰ آؤ اور منیٰ میں قربانی کرو اور حلق کرکے احرام کھول دو اور اسی دن مکہ میں آکر طوافِ افاضہ کرکے پھر منیٰ واپس چلے جاؤ اور تین روز منیٰ میں قیام کرکے منیٰ کے وظیفہ کو ادا کرو۔ پھر مکہ مکرمہ میں واپس آکر طوافِ وداع ادا کرکے واپس گھر آجاؤ۔

(۲) **حجِ قِران**:۔کے معنیٰ دو چیزوں کے ملانے کے ہیں، اور اصطلاح میں حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں کیونکہ

حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر تم حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے احرام باندھو اور مکہ میں پہنچ کر طواف اور سعی کرو اور احرام نہ کھولو۔ بلکہ باندھے رہو اور آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ اور باقی کام مثل افراد حج کے ادا کرو، وہی قِران کے بھی احکام ہیں۔ حج افراد میں صرف افراد کی نیت ہوتی ہے اور قِران میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت ہوتی ہے۔ افراد میں قربانی ضروری نہیں ہے اور قِران میں قربانی ضروری ہے۔ حج قِران اور تمتع مکہ والوں کے لیے جائز نہیں قِران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارِن تھے اور آپ نے ایک ہی طواف کیا اور فرمایا:

مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَسَعْيٌ وَّاحِدٌ عَنْهُمَا جَمِيْعًا [1]

جس نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اس کو دونوں طرف سے ایک طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قِران [2] کیا اور ایک ہی طواف کیا (ترمذی) صحابۂ کرامؓ اور تابعین عظامؒ قِران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کیا کرتے تھے (المغنی) حضرت عائشہؓ ایک حدیث طویل میں فرماتی ہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا اَجْمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمْ طَافُوْا

---

[1] الترمذی: ۹۴۸، الحج، ابن ماجہ: ۱۸۳۲، المناسک۔

[2] الترمذی: ۹۴۷، الحج باب ۱۰۲، النسائی ج ۵ ص ۲۲۶، الحج، ابن ماجہ: ۲۹۷۳، المناسک۔

طَوَافًا وَّاحِدًا[1]

یعنی جن لوگوں نے حج و عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ قارن تھیں آپ نے انھیں فرمایا تھا: یَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ[2]

تیرا طواف تیرے حج و عمرہ کے لیے کافی ہوگیا۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کرنے والے کے لئے وہی احکام لازم ہیں جو مفرد کے لئے لازم ہیں اور قارن کو حج وعمرہ کا ایک ہی طواف وسعی کافی ہے۔

قارن پر (دم) قربانی ضروری ہے اور یہ قربانی شکریہ کے طور پر ہے۔ جنایت اور جرمانہ کے طور پر نہیں ہے۔ قارن اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے اور منی میں دسویں تاریخ کو ذبح کر دے اور جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ دس روزے رکھے تین حج سے پہلے اور سات حج کے بعد۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ[3]

جس نے حج و عمرہ کے ساتھ فائدہ اٹھایا تو جو قربانی اس کے لیے آسان ہو کر ڈالے اور جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو تین روزے رکھے حج سے پہلے اور سات حج کے بعد

---

[1] البخاری: ۱۶۳۸، المناسک۔ [2] مسلم: ۱۲۱۲، الحج، احمد ج۶ ص۱۲۶۔

[3] البقرہ پ۲ آیت ۱۹۶۔

رکھے۔ یہ پورے دس دن ہوگئے۔

قران سب کے لئے نہیں بلکہ صرف آفاقی غیر مکّی کے لئے ہے مکّہ کے باشندوں کے لئے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ذَالِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

"یہ قران اور تمتع مسجد حرام کے باشندوں (مکہ والوں) کے لئے نہیں ہے۔"

(۳) **تمتع**:۔ کے معنیٰ فائدہ اٹھانے کے ہیں، اور اس کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ تم میقات پر پہنچ کر صرف عمرے کا احرام باندھو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرے کے افعال ادا کر کے حلال ہو جاؤ، پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھو اور حج افراد کی طرح سب مناسکِ حج ادا کرو۔ تمتع کے معنیٰ چونکہ فائدہ اٹھانے کے ہیں عمرہ اور حج کے درمیان حلال ہو کر تم وہ فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ جو قارن نہیں اٹھا سکتا کیونکہ قارن عمرہ ادا کرنے کے بعد مُحرم ہی رہتا ہے اور متمتع عمرہ کے بعد حلال ہو جاتا ہے اور احرام کی حالت میں جن حلال چیزوں کے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گیا تھا اب عمرہ کے بعد وہ سب چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تمتع میں پہلے عمرہ ادا کیا جاتا ہے جس کا بیان گزر چکا ہے بعد میں حج کیا جاتا ہے۔ تمتع کرنے والے پر قربانی ضروری ہے۔ عدم استطاعت پر دس روزے قارن کی طرح رکھے۔

احرام:۔ حج کی پختہ نیت کرنا اور میقات پر پہنچ کر تمام زیب و زینت کو دور کر کے ایک فقیرانہ لباس پہن کر تلبیہ کرنے کو احرام کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بہت سی مباح چیزیں اس احرام کی حالت میں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس فعل سے حج میں داخل ہو گئے۔ جیسے تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہو جاتے ہو اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیرنے تک منافی صلوٰۃ افعال حرام ہو جاتے ہیں۔ اس طرح احرام سے منافی

حج افعال بھی حرام ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اس کو احرام کہتے ہیں۔ حج کا احرام باندھنے کے تین مہینے ہیں۔ شوال المکرم، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کا اوّل عشرہ، اس میں حج کا احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی حکمت: شاہی دربار کے آداب میں سے ایک خاص ادب یہ بھی ہے کہ جو لباس شاہی آداب کے لئے موزوں و مناسب ہو وہی لباس پہن کر شاہی دربار میں حاضر ہونا چاہیے اور شاہی دربار کے غیر مناسب لباس پہن کر جانا گستاخی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے دربار میں اور خاص بیں شرکت کرنے والوں کے لئے خاص خاص وردیاں ہوتی ہیں جن کو زیب تن کرکے شریک ہوتے ہیں تاکہ خاص وَردی سے دوسروں سے ممتاز نظر آئیں۔ حج سالانہ جشن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جشن منانے والوں کو یہ حکم دے رکھا ہے۔ اس جشن اور اجتماع میں شریک ہونے والے اس قسم کا لباس پہن کر ہمارے دربار میں حاضر ہوں اس لئے اس شاہی دربار میں شریک ہونے کے لئے وہی خاص لباس احرام پہن کر جانا لائق ہے اور وہی حالت بناکر جانا جو شہنشاہ کی مرضی کے مطابق ہو نہایت موزوں ہے۔ پس میقات ہی سے اس دربار کے حضوری کی تیاری شروع کرو اور اپنی وہی حالت بنالو جس سے وہ خوش ہو یعنی خاکساری، تواضع، سادگی کا لباس پہن لو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے احرام کا لباس سادہ رکھا ہے۔ جو دنیا کے بادشاہوں کے شاہی دربار میں شرکت کرنے والوں کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے دربار میں شریک ہونے والے خوب بَن ٹھن کر اور لباسِ فاخرہ زیب تن کرکے شریک ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چونکہ سادگی پسند ہے، اس لئے سادہ لباس پہن کر اور زینت کی چیزوں کو چھوڑ کر شریک اجلاس ہوتے ہیں۔ اور اس میں اسلامی مساوات بھی ہیں۔ کہ امیر و غریب اور فقیر و بادشاہ سب ایک لباس

میں ملبوس نظر آتے ہیں اور اس لباس میں کفن کی مشابہت بھی ہوتی ہے۔ جس سے انسان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ دنیا سے جاتے وقت صرف اتنا ہی لباس ملے گا نیز اس سے انسان کو اپنی ابتدائی حالت یاد آتی ہے۔ کیونکہ اس کا پہلے ہی ایسا لباس تھا۔

احرام باندھنے کا طریقہ:۔ احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے۔(۱) حجامت بنوالو۔ (۲) زیرِ ناف کے بال صاف کر ڈالو اس کے بعد (۳) غسل کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام سے پہلے غسل فرمایا تھا۔ (ترمذی[۱]) اور آپ نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ کو احرام کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداؤد[۲]) (۴) اور وضو کرلو اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دو۔ اور ایک لنگی باندھ لو اور ایک چادر اوڑھ لو۔ احرام کے صرف یہی دو کپڑے ہیں اس کے بعد خوشبو لگالو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے وقت میں خوشبو لگاتی تھی احرام سے پہلے بھی اور حلال ہونے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔[۳]

اس کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہے تو فرض نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھو اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام کی نیّت سے دو رکعت نفل پڑھو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے لئے نکلے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حج کا احرام باندھا۔[۴]

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یاآیہا الکفرون اور دوسری

---

[۱] الترمذی: ۸۳۰/الحج، البیہقی ج۵ ص۳۲، الدارمی ج۲ ص۳۱۔
[۲] مسلم: ۱۱۰، ۱۰۹/الحج، ابوداؤد: ۱۹۰۵، ۱۷۷۸/الحج۔
[۳] البخاری: ۱۵۳۹/الحج، مسلم: ۱۱۸۹/الحج، ابوداؤد: ۱۷۴۵/الحج۔
[۴] ابوداؤد: ۱۷۷۰/المناسک، احمد ج۱ ص۲۶۰۔

میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھو، سلام پھیرنے کے بعد سر کھول ڈالو اور اپنے دل میں حج یا عمرہ یا قران یا تمتع کی نیت کرو یعنی اگر عمرہ کرنا ہے تو عمرہ کی نیت دل میں کرلو خدایا میں عمرہ کروں گا تو اس کو قبول فرما اور آسان کردے یعنی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا۔

اور اگر حج کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کرو۔

اَللّٰهُمَّ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ۔

اور اگر قران یعنی حج و عمرہ دونوں ساتھ ساتھ ادا کرنا مقصود ہے تو دونوں کا ارادہ کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا۔

فرض حج ادا کرنا ہے تو فرض کی نیت کرو نفل ادا کرنا ہے تو نفل کی نیت کرو، نیت کرنا فرض ہے بغیر نیت کے کسی عمل کا اعتبار نہیں ہے اگر مرد ہے تو احرام کے وقت سے قربانی تک سر کھولے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد کا احرام سر پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں سر کھلا رہنا چاہئے) اور عورت کا احرام چہرے پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رکھنا چاہئے)

احرام کی دعاء

اس کے بعد زور زور سے تلبیہ پڑھو جس کے الفاظ یہ ہیں۔ رسول اللہ صلی

لہ المغنی ج ۳ ص ۳۲۳۔

اللہ علیہ وسلم اس تلبیہ کو پڑھا کرتے تھے۔

(۳۹۴) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ؕ[1]

الٰہی میں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے لیے حاضر ہوا ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں، یقیناً تعریف اور نعمت صرف تیرے لیے اور بادشاہت صرف تیرے لیے خاص ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

(۳۹۵) لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ؕ[2]

اے میرے سچے معبود میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

لَبَّيْكَ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان حاجی کی لبیک کی آواز سن کر اس کے دائیں بائیں درخت پتھر وغیرہ تمام چیزیں لبیک پکارتی ہیں۔ (ترمذی[3]) اور لبیک کو نمازوں کے بعد اور رات دن اوپر نیچے چڑھتے اترتے اور قافلہ کے چلتے وقت زور سے پڑھتے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ...... میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے

---

[1] البخاری: ۱۵۴۹، الحج، مسلم: ۱۱۸۴، الحج، ابوداؤد: ۱۸۱۲، الحج۔
[2] النسائی جز ۵ ص۱۶۱، ابن ماجہ: ۲۹۵۲، المناسک۔
[3] الترمذی: ۸۲۸، الحج، ابن ماجہ: ۲۹۲۱، المناسک، الحاکم ج۱ ص۴۵۱۔

مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور لَبَّيْكَ کو زور زور سے پڑھیں۔ (ترمذی[1]) اور فرمایا سب سے افضل وہ حج ہے جس میں زور زور سے لبیک کہا جائے[2]

حرم محترم میں داخل ہونے کے آداب و دعاء

حد حرم اس احاطہ کا نام ہے جو شہر مکہ مکرمہ کے گرداگرد ہے یہ حدیں مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کئی کئی میل تک ہیں۔ جدہ کے راستہ سے آتے ہوئے یہ حد مکہ مکرمہ سے دور دس میل جدہ کے راستہ پر آتی ہے۔ یہاں پر آمنے سامنے لمبی چوڑی دو دیواریں بنی ہوئی ہیں ان کے درمیان سے حاجی لوگ گزرتے ہیں حرم میں جنگ و جدال اور شکار کرنا، اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ شہر مکہ حرم ہے نہ کانٹا کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گھاس سوائے اذخر کے کاٹی جائے اور نہ شکار بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے[3]" اور فتح مکہ کے خطبے میں آپ نے فرمایا تھا کہ زمین و آسمان کے پیدائش کے وقت سے یہ شہر مکہ حرم ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے۔ یہاں قتل و قتال جنگ و جدال حلال نہیں ہے۔ نہ یہاں شکار کرنا جائز ہے نہ کانٹا کاٹنا جائز ہے[4]۔

---

[1] ابوداؤد: ۱۸۱۴ / الحج، الترمذی: ۸۲۹ / الحج، الحاکم ج۱ ص۴۵۰۔
[2] الحاکم ج۱ ص۴۵۱، البزار (الترغیب ص۱۸۹)۔
[3] البخاری: ۱۰۴ / العلم، مسلم: ۱۳۵۴ / الحج، الترمذی: ۸۰۹ / الحج۔
[4] البخاری: ۱۸۳۴ / کتاب المحصر، مسلم: ۱۳۵۳ / الحج، النسائی ج۵ ص۲۱۳ / الحج۔

اس حرم میں داخلہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص دعا صحیح حدیث سے ثابت نہیں البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حرم میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۳۹۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ [1]

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا ملک ہے اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور سلفِ صالحین سے حرم میں داخلہ کے وقت اس دعا کو پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۳۹۷) اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِىْ وَدَمِىْ وَبَشَرِىْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّىْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ ؕ [2]

الٰہی یہ تیرا ہی حرم ہے اور امن کا مقام تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے میرے گوشت پوست وخون دوزخ کی

---

[1] مسند احمد ج ۲ ص ۱۴۷، مصنف ابن ابی شیبہ (نزل الابرار ص ۳۱۵)

[2] الاذکار ص ۱۶۵۔

آگ پر حرام کردے، اور اپنے عذاب سے بچائیو قیامت کے دن، مجھے اپنے فرماں بردار لوگوں میں سے بنالے۔

اس حرم محترم کا بڑا احترام کرنا چاہئے۔ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے طوفان کے زمانہ میں حرم محترم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا لہٰذا انسان بھی کسی انسان یا چھوٹوں پر ظلم کرکے نہ کھائے۔ ہر لمحہ ادب احترام کو سامنے رکھے کوئی لفظ خلاف ادب منہ سے نہ نکالے نہ کوئی ایسا کام کرے۔

شہر مکّہ مکرّمہ اور دیگر شہروں کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے

(۳۹۸) اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ، فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَھْلِھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا [1]

اے اللہ جو پروردگار ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو ان کے زیر سایہ ہے، اور اے

[1] النسائی فی عمل الیوم: ۵۴۲ ص۳۶۱، الحاکم ج ۱ ص۴۴۶، ابن حبان: ۲۳۷۷ (الموارد فی الاذکار)، ابن السنی: ۵۲۴۔

ساتوں زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار اور اے رب شیطانوں کے اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں اور اے پروردگار ہواؤں کے اور جن کو وہ اڑاتی ہیں، ہم بستی کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ تجھ سے مانگتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اور اس کے باشندوں کے شر سے جو کچھ ان میں ہے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آبادی کو دیکھ کر یہ دعا کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ میں داخلہ کے وقت غسل کرنا سنت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول مکہ کے لیے "فخ" مقام پر غسل فرمایا[1]۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ میں تشریف لاتے اور شام کو دخول مکہ کا وقت آجاتا تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور صبح کو ذی طویٰ کنویں کے پانی سے غسل کرکے دن کو مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (بخاری[2]) لہٰذا اس مقام سے وضو غسل کرکے شہر میں اور اوپر کی جانب گورستان معلّٰی سے ہوکر باب السلام سے داخل ہونا چاہئے، اسی راستہ کو حجون بھی کہتے ہیں اور ثنیۃ العُلیا بھی کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی جانب تشریف لے گئے[3]۔

اوپر کی جانب کو ثنیۃ العلیا اور کُدیٰ بھی کہتے ہیں اور نیچے والی جانب کو ثنیۃ السفلی بھی کہتے ہیں۔ شہر مکہ میں داخل ہونے کے وقت صحیح حدیث مرفوع سے کوئی خاص دعا پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے لیکن بعض لوگ اس دعا کو پڑھنا

---

[1] الترمذی: ۸۵۲ رالحج، الحاکم ج۱ ص۴۴۷۔ [2] البخاری: ۱۵۷۳ رالحج، مسلم: ۱۲۵۹ رالحج۔
[3] البخاری: ۱۵۷۹ رالحج، مسلم: ۱۲۵۸، الترمذی: ۸۵۳ رالحج۔

مستحب جانتے ہیں۔

(۳۹۹) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰٓی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَآ اِلَیْنَا [۱]

اے اللہ تو اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ تو اس شہر میں ہمارے لیے برکت نازل فرما اے اللہ تو اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ اس شہر کے میوے ہمیں نصیب کرا اور ہم کو اہل شہر کے دلوں میں اور نیک شہریوں کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا دے۔

تنبیہ: مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب کاموں سے پہلے اللہ کے گھر کی زیارت اور طواف وسعی کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ (ترمذی)[۲] بعض اپنی جائے قیام پر آرام کرنے کے بعد بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ خلافِ سنّت معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خانہ کعبہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھتے۔

(۴۰۰) اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّ

---

[۱] حصن حصین ص ، الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۴)۔
[۲] مسلم: ۱۵۰/ا الحج ۱۵، الترمذی: ۸۵۶/ الحج، النسائی الحج: ۱۶۳، ۲۴۔

تَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا ﷺ[1]

اے اللہ تو اس مقدس گھر کو شرافت وعظمت وبزرگی وہیبت میں بڑھادے۔ اور اس کی زیارت کرنے والا حج و عُمرہ کرنے والا ہے۔ اس کو بھی شرافت وبزرگی اور بھلائی میں زیادہ کردے۔

اس دعاء سے فارغ ہونے کے بعد اور مناسب دعائیں دین و دنیا کی بھلائی کے متعلق مانگ سکتے ہو کیونکہ یہ قبولیت کا مقام ہے۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعاء

(۳۰۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﷺ[2]

میں شیطان کی برائیوں سے اللہ عظیم اور اس کے چہرے کریم اور سلطنتِ قدیم کے طفیل کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں

مسجد حرام میں مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔ مقام ابراہیم کے پاس باب بنی شیبہ ہے۔ اس دروازے میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] الاذکار ص۱۶۵، مسند امام شافعی ص۱۲۵، نیل المنتقی ج۵ ص۱۰۸۔

[2] ابوداؤد ۱، ۴۶۶، الصلاۃ، مشکوٰۃ ج۱ ص۲۳۴ رقم ۷۴۹۔

نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت جو اس دعا کو پڑھے گا وہ سارا دن شیطان کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔(ابوداوٗد) اور اس دعا کو بھی پڑھنا مسنون ہے۔

(۴۰۲) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ[1]

الٰہی اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

(۴۰۳) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ[2]

میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجتا ہوں، اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

ترکِ لبّیک:- معتمر حجرِ اسود پر پہنچ کر لبیک کہنا چھوڑ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کے استلام تک لبیک کہے اور استلام کے وقت چھوڑ دے۔[3]

حجرِ اسود:- یہ ایک کالا پتھر ہے جو بیت اللہ شریف کے ایک گوشہ میں لگا ہوا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف چاندی کا خول ہے۔ یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا گویا ہاتھ ہے جسے خدا سے محبت ہے جو اس سے مصافحہ کرے گویا

---

[1] مسلم: ۱۳۷ر المسافرین، ابوداوٗد: ۴۶۵ر الصلوٰۃ۔
[2] الترمذی: ۳۱۴ر الصلوٰۃ، احمد ج۶ ص۲۸۳، مشکوٰۃ ج۱ ص۲۲۸ رقم ۷۳۱۔
[3] ابوداوٗد: ۱۸۲۷ر الحج، الترمذی: ۹۱۹ر الحج۔

خدا سے مصافحہ کرتا ہے۔ جس نے اس کو بوسہ دیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وفاداری اور جاں نثاری کی کسوٹی ہے۔ یہاں کھرا اور کھوٹا پرکھا جاتا ہے اور بُرے بھلے کی تمیز ہوتی ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود جنت سے اترا ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے بارے میں یہ بھی فرمایا: کہ خدا کی قسم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا۔ اور زبان ہوگی جو خلوص دل سے اسے چھوئے گا گواہی دے گا[2]۔ (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۴۴) اَلرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ طَمَسَ نُوْرَهُمَا لَاَضَاْتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ❊

حجر اسود اور مقامِ ابراہیم جنّت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت تھے اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی نہ مٹاتا تو ان کی روشنی سے مشرق ومغرب تک اُجالا رہتا۔

بیہقی کی روایت میں ہے کہ حجر اسود[3] اور مقام ابراہیم جنّت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اگر مشرکین کے گناہ اس کو نہ چھوتے تو مشرق ومغرب

[1] الترمذی: ۸۷۷، الحج، احمد ج۱ ص۳۰۷۔
[2] الترمذی: ۹۶۱، الحج، الحاکم ج۱ ص۴۵۷۔
[3] الترمذی: ۸۷۸، الحج، الحاکم ج۱ ص۴۵۶، احمد ج۲ ص۲۱۳۔

کے درمیان چمکتا رہتا ۔ اور جو بھی آفت اور مصیبت زدہ ، اندھا اور کوڑھی وغیرہ اس کو ہاتھ لگاتا اچھا ہو جاتا ۔ اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سوائے حجر اسود کے اور کوئی چیز جنتی نہیں ۔ (ترغیب) ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا گناہ سفید چیزوں کو سیاہ کر دیتا ہے ۔ اس جگہ عبرت پکڑنی چاہیئے کہ ظاہری ہاتھوں کے لگانے سے سخت پتھر سیاہ و کالا ہو گیا تو ان گنہگار دلوں کا کیا حال ہوگا ۔ دل بہت نرم ہے ۔ بہت جلد متاثر ہوتا ہے ۔ حدیث میں ہے کہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پیدا ہو جاتا ہے اگر اس نے توبہ کی تو وہ سیاہ داغ مٹ جاتا ہے ورنہ لگا رہتا ہے ۔ اس کے بعد جب وہ دوسرا گناہ کرتا ہے تو دوسرا داغ دل پر لگ جاتا ہے ۔ اگر توبہ استغفار کر لیا تو صاف ہو گیا ورنہ لگا رہتا ہے ۔ اسی طرح کرتے کرتے سارا دل کالا ہو جاتا ہے ۔ قرآن مجید میں اسی کو رَین کے ساتھ تعبیر کیا گیا ۔ بہرحال حجر اسود گناہوں کو چوستے چوستے کالا ہو گیا ہے ۔ خود کالا ہو کر لوگوں کو سفید کرتا ہے [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اِنَّ اِسْتِلَامَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطَايَا[2] حجر اسود کو چھونے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ (ترغیب) حجر اسود گویا اللہ کا ہاتھ ہے اس پر ہاتھ رکھنا گویا خدا کے دستِ مبارک پر ہاتھ رکھنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛ مَنْ فَاوَضَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَكَاَنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمٰنِ ۔ جس نے حجر اسود سے استلام کیا گویا اس نے خدا کے ہاتھ پر مصافحہ کیا ۔ (ابن ماجہ[3]) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

---

[1] البیہقی فی السنن ج۴ ص۷۵ ، الترمذی : ۳۲۳۴ ، التفسیر ب۷۵ ، ابن ماجہ : ۴۲۴۴ ، الزھد ، الحاکم ج۲ ص۵۱۷ ، احمد ج۲ ص۲۸۷ ۔

[2] احمد ج ص۳ ، المجمع ج۳ ص۲۴۱ ۔ [3] ابن ماجہ : ۲۹۹۰ ، المناسک ۔

(٤٠٥) إِنَّ هٰذَا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَهُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يُصَافِحُ بِهِ عِبَادَهُ مُصَافَحَةَ الرَّجُلِ أَخَاهُ ۞[1]

یہ حجرِ اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے۔ اپنے نیک بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ جس طرح کوئی اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ فرمایا:

(٤٠٦) إِنِّيْ أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ۞[2]

میں یقیناً یہ جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے تجھے بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا۔ تو تیرا بوسہ نہ لیتا۔ یہ تعبدی کی بنا پر ایسا کرتا ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کو بوسہ لیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] الطبرانی فی الاوسط (الترغیب ج ۲ ص۱۹۴)، ابن خزیمہ: ۲۷۳۷ر الجز، المجمع ج ۳ ص۲۴۲۔
[2] البخاری: ۱۵۹۷ر الجز، مسلم: ۱۲۷۰ر الجز، الترمذی: ۸۶۰ر الجز۔

(۴۰۷) اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] ؕ

اے اللہ میں تیرے اوپر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی، تیرے عہد کا وفادار ہوں، تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے اس پتھر کو چھوتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کا استلام امر تعبدی اور امتثال امر کی بنا پر ہے نہ اس کی پرستش کی جاتی ہے اور نہ اس کو خدا سمجھا جاتا ہے اور نہ اس کو حاجت روا، اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے اور نہ اس کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ وفاداری اور اتباع سنت میں ایسا کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کے ان فضائل کی وجہ سے ہر حاجی بوسہ لینے کی بڑی کوشش کرتا ہے یہاں طواف کے وقت بڑی بھیڑ رہتی ہے اگر آسانی سے استلام ہو سکے تو استلام کر لینا چاہئے ورنہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ لے لینا کافی ہے۔ بھیڑ میں گھس کر دھکا مکا کھا کر بوسہ لینا ضروری نہیں ہے۔

کیا بھیڑ میکدے کی ہے در پر لگی ہوئی ؛ پیاسو ! سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی

رُکن یمانی :- یہ بیت اللہ کا وہ کونا ہے جو ملک یمن کی جانب واقع ہے اسی لئے اس کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ یہ کونا بھی نہایت متبرک ہے اس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رکن

[1] نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۱ نقلاً عن العقیلی، الطبرانی فی الاوسط موقوفاً (المجمع ج صفحہ ۲۴۰)۔

یمانی پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جو اس دُعا کو پڑھے گا تو یہ فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

(۴۰۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱]

اے اللہ میں معافی اور دونوں جہان میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے میرے رب تو مجھے دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں نیکی عنایت فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

ملتزم:۔ حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کی جگہ کا نام ملتزم ہے اس کے معنیٰ چمٹنے کی جگہ کے ہیں۔ یہاں پر کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ پھیلا کر خانہ کعبہ کی دیوار کو چمٹ کر چہرہ و سینہ کو دیوار پر رکھ کر خوب گریہ وزاری کر کے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ یہ متبرک مقام ہے یہاں دُعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملتزم اس جگہ کا نام ہے جہاں دُعا قبول کی جاتی ہے۔ جو بندہ وہاں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ (الحصن[۲]) ابن ماجہ اور ابو داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آفت ومصیبت زدہ یہاں پر دعا مانگے گا عافیت پائے گا[۳]

[۱] ابن ماجہ: ۲۹۹۰، الجز، المنتقی مع النیل ج ۵ ص ۱۲۱۔
[۲] الطبرانی فی الکبیر (المجمع ۲۴۶/۳) نزل الابرار ص ۲۴۵، تحفۃ الذاکرین ص ۵۸۔ [۳] مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۴۶۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس جگہ کھڑے ہوکر اپنے سینے اور چہرے کو دیوار سے چمٹا دیا اور دونوں ہاتھوں کو دیوار پر پھیلا دیا اور یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے (ابوداؤد)[1] ازرقی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ میں تشریف لاکر اوّل بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی اس کے بعد ملتزم پر پہنچ کر یہ دعا کی جو کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سکھلائی تھی[2]

(۴۰۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَمَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُؤَالِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ[3] ✱

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن سے واقف ہے میرے عذر کو قبول کر، میرے دل میں

---

[1] ابوداؤد: ۱۸۹۹ر الحج، ابن ماجہ: ۲۹۶۲ر الحج۔
[2] تاریخ مکہ: الطبرانی الاوسط (المجمع ج۱۰ ص۱۸۳)۔
[3] الطبرانی الاوسط (المجمع ج۱۰ ص۱۸۳)

اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سے بھی آگاہ ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے تو میری حاجت کو جانتا ہے۔ پس میرے سوال کو پورا کر دے اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہو اور یقین صادق کا خواستگار ہوں تاکہ مجھ کو اس امر کا کامل اطمینان حاصل ہو جائے کہ جو مجھ کو پہنچتا ہے۔ وہ وہی ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو فیصلہ تو نے میری نسبت کیا ہے، میں اس پر ہر طرح راضی ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام اس دُعا سے فارغ ہوئے تھے کہ وحی الٰہی نازل ہوئی اور ربِ کریم کا یہ پیغام پہنچا۔ آدم میں نے تیرے گناہوں کو بخش دی اور تیری اولاد میں سے جو شخص تیرے ان الفاظ میں مجھ سے دُعا کرے گا، میں اس کے رنج و غم کو دور کروں گا۔ اور اس کی گمشدہ شے کا بدل دوں گا۔ اس کے قلب سے فقر کو نکال کر غنیٰ کو اس کے دل میں بھر دوں گا، تجارت پیشہ شخص کی تجارت میں برکت دوں گا، وہ دنیا سے بے پروا ہوگا اور دنیا اُس کے قدموں میں ہوگی
علامہ نوویؒ فرماتے ہیں، اس دعا کو ملتزم میں پڑھنا چاہیئے اس کے بعد جو چاہے طلب کرے۔

(۴۱۰) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَكَ، اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِىْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط وَاَعِذْنِىْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّقَنِّعْنِىْ بِمَا رَزَقْتَنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَلْزِمْنِىْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰٓى اَلْقَاكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ٭

اے میرے محسن خدا کل تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے، تیری وہ تعریف کرتا ہوں جو تیری دی ہوئی نعمتوں کا بدل ہو اور اس پر جو زیادہ دے اس کا بدلہ ہو۔ اور پھر میں تیری جن نعمتوں کو جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا سب ہی کا خوبیوں کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کا مجھ کو علم ہے اور جن کا نہیں۔ غرضیکہ ہر حال میں، ہر آن تیری ہی تعریفیں کرتا ہوں، اے سلامتی والے خدا تو اپنے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل و اولاد بیوی بچے داماد، اور ہر تابعدار پر رحمت و سلام بھیج، اے زبردست خدا تو مجھ کو شیطان اور ہر برائی سے پناہ میں رکھ، اور جو کچھ تو نے مجھ کو دیا ہے اس پر قناعت دے اور برکت کر۔ اے تمام مخلوق کے بادشاہ تو مجھ کو بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک تو مجھ کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھ۔ آمین یا رب العالمین۔

لہ الأذكار للنووي نزل الابرار ص۱۶۶۔

حطیم:- یہ ایک چھوٹا سا حصہ بیت اللہ سے الگ ہے، گویا بیت اللہ شریف کا یہ صحن ہے۔ یہ حصہ بیت اللہ میں داخل ہے۔

مطاف:- بیت اللہ شریف کے کنارے کنارے طواف کرنے کی جگہ کو مطاف کہتے ہیں اس کی شکل تقریباً بیضوی ہے اس کا طول شمالاً وجنوباً ۵،۵ گز اور عرض شرقاً وغرباً ۴۵ گز ہے۔ ایک چکر ایک سو بیس گز کا ہوتا ہے۔ ایک طواف میں آٹھ سو چالیس گز کا چکر لگایا جاتا ہے ۱۳۳۸ھ سے آج ۱۳۸۱ھ تک صرف جماعت کے وقت مطاف طواف سے خالی رہتا ہے ورنہ رات دن میں اور کسی وقت طواف سے خالی نہیں رہتا، طواف کی فضیلت آگے بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مقام ابراہیمؑ:- مقام ابراہیم حرم محترم کی عظیم الشان آیات اور عالی قدر تبرکات سے ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (۹۶) فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ [۱]

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے جو بابرکت ہے اور ہدایت ہے تمام جہاں کے لیے اس میں بہت سی کھلی نشانیاں ہیں، منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے۔

ان کھلی ہوئی نشانیوں میں سے وہی حجر اسود ہے جو جنت سے آیا ہے اور مقام ابراہیم ہے، جس پر ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات ہیں خدا نے اس کو حرم بنایا ہے، کسی جنگلی جانور کا شکار کرنا حلال نہیں، وہاں چیل، کوے

---

[۱] آل عمران آیت ۹۶، ۹۷۔

نظر نہیں آتے ۔ یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمایا، یہ عزّ و شرف کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى [۱]

اور بناؤ تم مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ۔

مقام ابراہیم اس پتھر کا نام ہے۔ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے قدم مبارک کے نشانات اس پتھر پر موجود ہیں۔

مسجد الحرام:- یہ وہ عالی شان عمارت ہے جس کے بیچ میں بیت اللہ شریف واقع ہے۔اس کے چاروں طرف آگے پیچھے تین اور کسی جگہ چار بڑے بڑے دالان ہیں۔ ستونوں کے درمیان میں صفیں ہیں اور ہر چار ستونوں پر قبہ نما ڈاٹ لگائی گئی ہے۔ گویا چھت قبوں کی ہے۔ بیچ میں کھلا ہوا صحن ہے جس میں چاروں طرف مطاف تک جانے کے لیے پتھر اور سیمنٹ کی سڑکیں ہیں اور سڑکوں کے درمیان بقیہ زمین میں پتھریلی بجری بچھی ہوئی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے حرم شریف تقریباً شہر کے وسط میں واقع ہے ساری تعمیر میں ۵۴۵ ستون ہیں، جن میں تین سَو ایک سفید سنگ مرمر کے ہیں اور دو سَو چوالیس سُرخ پتھر کے، گذشتہ زمانے میں روشنی کے لیے بلوری قندیلیں لٹکی ہوتی تھیں جن میں روغن زیتون جلایا جاتا تھا مگر اب برقی روشنی ہے۔ موجودہ سعودی دورِ حکومت میں مسجد الحرام کی بہت توسیع ہو رہی ہے اور نہایت مستحکم عمارت تیار کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں مسجد الحرام کا متعدد جگہ ذکر آیا ہے۔

---

[۱] سورۃ البقرہ آیت ۱۲۵۔

فضائل طواف:- طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں۔ خانۂ کعبہ کے ارد گرد گھومنے اور چکر لگانے کو کہتے ہیں اور طواف کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) طوافِ قدوم جو آنے کے وقت سب سے پہلے کیا جاتا ہے اس کو طوافُ الورود اور طواف اللقاء اور طواف التحیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی کے لیے ہے۔ (۲) طواف الزیارت جو دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے یہ حج کا رکن ہے اس کو طوافِ رکن اور طوافِ حج بھی کہتے ہیں۔ (۳) طوافِ صدر جو بیت اللہ سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے اس کو طواف الوداع بھی کہا جاتا ہے۔ (۴) طوافُ العمرہ جو عُمرہ کی ادائے گی کے وقت کیا جاتا ہے یہ عمرہ کا رکن ہے۔ (۵) طوافِ نذر جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے۔ (۶) طواف النفل جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

طواف اور حجر اسود اور رُکن یمانی کے استلام کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں ہیں ذیل میں چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔" (ابن ماجہ[1]) اسی طرح اور جگہ ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے بیت اللہ کا سات پھیرا طواف کرلیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور ہر ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے[2]۔

ابن ماجہ اور منتقیٰ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیت اللہ کا سات پھیرا طواف کرلیا اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

[1] ابن ماجہ: ۲۹۸۹، المناسک، الترغیب ۲/ ۱۲۲۔
[2] ابن خزیمہ: ۲/ ۵۳، الحج ج ۴ ص ۲۲۸، ابن حبان: ۱۰۰۳، الموارد ص ۲۴۷، الترمذی: ۶۲۵۶۔

اللهُ، اللهُ اَکۡبَرُ اور لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہتا رہا تو اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رکن یمانی پر ستّر فرشتوں کو مقرر فرما رکھا ہے جو یہاں اس دعاء کو مانگتا ہے تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

(۴۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِيَةَ فِی الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

اے اللہ میں دنیا و آخرت کی عفو اور عافیت تجھ سے مانگتا ہوں۔ اے اللہ تو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے مجھ کو بچا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص موقوفاً فرماتے ہیں کہ جو خوب اچھی طرح وضو کرکے حجر اسود کا استلام کرے تو وہ رحمتِ خداوندی میں داخل ہوجاتا ہے۔ جب استلام کے وقت

(۴۱۲) بِسۡمِ اللهِ وَاللهُ اَكۡبَرُ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا

---

[1] ابن ماجہ: ۲۹۹۰، المناسک، المنتقی مع النیل ج ۵ صفحہ ۱۲۰۔

[2] ابن ماجہ: ۲۹۹۰، الحج باب فضل الطواف، المنتقی مع النیل ج ۵ صفحہ ۱۲۰۔

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

شروع اللہ کے نام سے اور بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

کہتا ہے تو اس کو رحمتِ باری تعالیٰ ڈھانپ لیتی ہے، اور جب بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک قدم پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے، اور ستر ہزار گناہ معاف کرتا ہے اور ستر ہزار درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کی سفارش منظور فرمائے گا۔ جب مقام ابراہیم پر آکر نہایت خشوع وخضوع اور اخلاص کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو چار عربی غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے گویا آج ہی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

طوافِ قدوم اور طوافِ عمرہ میں تین پھیروں میں دُلکی چال چلنے اور آہستہ آہستہ دوڑنے کو رَمل کہتے ہیں۔

طواف کی حالت میں اظہار شجاعت کے لیے داہنا شانہ کھلا ہوا ہونا اور چادر احرام بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانہ پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں (رمل اور اضطباع مردوں کو کرنا چاہئے عورتوں کو نہیں) اور ان دونوں کی مشروعیت کی یہ وجہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ الترغیب ج۲ ص۱۹۳ نقلاً عن الاصبہانی۔

اور صحابہ کرام عمرۃ القضا کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمانوں کو مدینہ کی آب وہوا نے کمزور کر دیا ہے۔ یہ ہمارا مقابلہ تو کیا طواف بھی نہیں کر سکیں گے، مسلمانوں کا یہ طواف دیکھنے کے لیے دار الندوہ میں اور مکانوں کی چھت پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رَمل اور اضطباع کرو۔ تاکہ مشرکین مسلمانوں کو بہادر سمجھیں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلو۔ مشرکین نے جب مسلمانوں کو اس طرح دوڑتے ہوئے دیکھا۔ تو اپنے خیال کو غلط پاکر بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے یہ تو ہرن کی طرح اچھلتے کودتے ہیں ہم سے زیادہ طاقتور ہیں[1]۔ شروع شروع میں رَمل کی ابتدا یوں ہوئی۔ لیکن بعد میں ہمیشہ کے لیے مسنون قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اسے موقوف کرنا چاہا مگر سوچ کر فرمایا: جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔

طوافِ قدوم کی ترکیب:۔ وضو کر کے مرد اپنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانہ پر ڈال دے۔ داہنا شانہ کھلا رکھے۔ حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ لے یا استلام کرے۔ استلام کے وقت بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ[2] یعنی اللہ کے نام سے طواف کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کے بعد یہ دُعاء پڑھے۔

(۴۱۳) اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَ

---

[1] البخاری: ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳، الحج۔
[2] مسلم: ۱۲۶۶، الحج۔ نیل الأوطار ج ۵ ص۱۲۱۔

وَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ[1]

اے اللہ میں تجھ پر ایمان رکھ کر اور تیری کتاب کی تصدیق کرکے اور تیرے عہد کی وفاداری اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں میں استلام کرتا ہوں۔

یہ پڑھ کر بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کرکے طواف شروع کرد رکن یمانی تک دُلکی چال چلو اور اس دعا کو آہستہ آہستہ پڑھتے رہو جو آگے بیان کی جارہی ہے۔

(۴۱۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ[2]

اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف ہے اور اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ اور وہ بہت بڑا ہے اور قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

رکن یمانی تک یہ دعا پڑھتے رہو۔ رکن یمانی پر پہنچ کر اس دعا کو پڑھو۔

(۴۱۵) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ

[1] نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۱، للطبرانی الاوسط موقوف (المجمع ج ۳ ص ۲۴۰)۔
[2] ابن ماجہ: ۲۹۹۰ المناسک، المنتقی مع النیل ج ۵ ص ۲۰۔

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ *

اے اللہ جو کچھ تونے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت عنایت فرما اور اس میں برکت دے اور میرے اہل وعیال ہر پوشیدہ بھلائی کے ساتھ تونگراں ہوجا۔

(۲۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ *

خدایا میں تیری پناہ چاہتا ہوں شک اور شرک اور نفاق اور مخالفت اور برے اخلاق سے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں دعاؤں کو (جو اوپر بیان ہوئیں) پڑھا کرتے تھے[۲]

رکن یمانی کی دعاء۔ اس کونے کو صرف چھونا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس کونے پر ستر فرشتے مقرر ہیں جب ذیل کی دعاء پڑھی جاتی ہے تو اس پر وہ آمین کہتے ہیں۔ رکن یمانی پر استلام کے بعد اس دعاء کو دونوں رکنوں کے درمیان پڑھو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس جگہ پڑھا کرتے تھے دعا یہ ہے۔

(۲۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ

---

[۱] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۰، نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۱، مصنف ابن شیبہ: ۹۶۸۲ ج ۱۰ ص ۳۶۸، البخاری فی الادب المفرد ج ۲ ص ۱۳۳۔

[۲] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۰، نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۲۱۔

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1]

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت و سلامتی چاہتا ہوں، اے میرے رب تو مجھے دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے مجھے بچا۔

اس دعا کو پڑھتے ہوئے حجرِ اسود پر آؤ۔ اب یہ ایک پھیرا ہوا۔ اگر حجرِ اسود کو بوسہ لینے کا موقع ہے تو بوسہ لو۔ ورنہ استلام اور ہاتھ و لکڑی سے اشارہ کرکے پہلی دعائیں پڑھتے ہوئے دوسرا پھیرا شروع کرو۔ اس میں بھی ڈلکی چال چلو، اور مذکورہ دعائیں پڑھو۔ تیسرا پھیرا بھی اسی طرح کرو۔ اسے کے بعد رَمل و اضطباع نہ کرو۔ جب سات پھیرے پورے ہوجائیں تو ایک طواف پورا ہوگیا۔ حجرِ اسود سے طواف شروع کیا تھا اور حجرِ اسود ہی پر ختم کرو۔ اگر حجرِ اسود پر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لو ورنہ استلام کرکے مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔

اور وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى[2] پڑھتے ہوئے

طواف کی دو رکعتیں:- مقام ابراہیم پر آجاؤ، مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرکے طواف کی دو رکعتیں پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل یاایہا الکٰفرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل ہو اللہ احد" پڑھو۔

---

[1] ابن ماجہ: ۲۹۹۰/ المناسک باب فضل الطواف المنتقی مع النیل ۵/۱۰۔

[2] مسلم: ۱۲۱۸/ الحج، ترمذی: ۸۷۰، ابوداؤد: ۱۹۰۵/ الحج، ابن ماجہ: ۲۰۷۴/ الحج۔

سلام کے بعد کی دعاء:- سلام پھیرنے کے بعد نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے اور اپنے لواحقین کے لیے نیک دعائیں کرو۔ کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے اس کے متعلق خاص طور پر کوئی دعا صحیح حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے۔ قرآن وحدیث کی جو مناسب دعائیں سمجھ پڑھ سکتے ہو۔ لیکن طبرانی اور بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے طواف کی دو رکعتوں کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

(۴۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[1] *

الٰہی تو میرے باطن اور ظاہری حالتوں سے خوب واقف ہے، میری معذرت کو قبول فرما، اور میری حالت کو جانتا ہے تو میری مانگ عطا فرما، اور تو میرے دل کے رازوں سے واقف ہے۔ میرے قصوروں کو معاف فرما دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو

[1] الطبرانی الأوسط (المجمع ج۱۰ ص۱۸۳)

میرے دل میں رچ جائے اور ایسا یقین کامل عطا فرما تاکہ میں جان لوں کہ جو کچھ آپ نے لکھ دیا ہے وہی مجھے پہنچے گا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں مقسوم کردیا ہے۔ اس پر راضی ہوں، اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کے پاس آؤ اس کو بوسہ لے کر یا استلام کرکے باب بنی شیبہ سے نکل کر چاہِ زمزم اور اس کی سبیل کے پاس اگر زمزم پی لو۔ آپ زمزم پی کر بابُ الصفا سے نکل کر سعی کے لیے باہر آؤ۔

تنبیہ:۔ یہ طواف قدوم کا بیان تھا۔ اس میں رَمل اور اضطباع ہے اور اس کے سوا کسی میں رَمل اور اضطباع نہیں کرنا چاہئے۔ اور عورتیں طوافِ قدوم میں رَمل اور اضطباع نہ کریں۔ باقی طواف ویسا ہی کریں جس طرح مرد کرتے ہیں حتی الامکان مردوں سے الگ ہوکر طواف کریں۔ مرد بھی اُن کو ماں، بہن، بیٹی، سمجھ کر نگاہِ بد نہ ڈالیں۔ یہ خدا کا دربار ہے نظر بازی کا مقام نہیں ہے۔ نظر بازی سے نیکیاں برباد ہوجائیں گی ع نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

(۲) مستحاضہ عورت اور بواسیر اور سلس البول کو طواف اور نماز پڑھنی چاہئے۔ (مشکوٰۃ) البتہ حیض اور نفاس والی عورت اس حالت میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اور نہ نماز پڑھے۔ اس کے سوا سب کام کرے جو دیگر حاجی کرتے ہیں۔ حیض سے پاک ہوجانے کے بعد طواف کرے۔ (بخاری[1])

(۳) بیمار اور معذور جو خود طواف نہیں کرسکتا۔ اس کو پکڑ کر یا کسی سواری پر سوار کرکے طواف اور سعی کرانا جائز ہے۔[2]

---

[1] البخاری: ۳۰۵ر الحیض، مسلم: ۱۲۰۹ر الحج، ابوداؤد: ۱۸۳۴ر المناسک۔
[2] البخاری: ۱۶۳۳ر الحج، مسلم: ۱۲۷۶ر الحج، ابوداؤد: ۱۸۱۲ر الحج۔

(۴) بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے اگر حجرِ اسود کا بوسہ لینا ممکن نہ ہو۔ تو اُس کے سامنے کھڑے ہو کر دعاء پڑھو اور ہاتھ یا لاٹھی حجرِ اسود کو لگا کر اس ہاتھ یا لاٹھی کو چوم لو اور اگر دُور رہنے کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو دُور ہی سے ہاتھ یا لاٹھی کے ساتھ حجرِاسود کی طرف اشارہ کرکے ہاتھ یا لاٹھی کو چوم لو۔[1]

حجرِاسود کو بوسہ لینے کے لیے دیر تک کھڑا رہنا اور لوگوں کو دھکا مکّا اور بھیڑ میں گھس کر اور لوگوں کو تکلیف دے کر بوسہ لینا نیکی نہیں ہے۔ شریعت میں سہولت زیادہ ہے اس رخصت پر عمل کرنا چاہیئے۔ جس کا بیان آچکا ہے۔ حجرِاسود کے مقام پر پروانہ کی طرح چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ ؎

کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی پیاسو! ہے سبیل سرِ کوثر لگی ہوئی

(۵) عورتوں کو اس بھیڑ میں ہرگز نہ گھسنا چاہیئے۔ بڑی بد احتیاطی ہوتی ہے۔ دُور کا استلام بہتر ہے۔

(۶) طواف میں مسنونہ دعاؤں کا پڑھنا سنّت ہے۔ بعض لوگوں نے طواف کے پھیروں میں من گھڑت دعائیں ایجاد کر رکھی ہیں۔ کہ پہلے پھیرے میں فلاں دعا اور دوسرے میں فلاں اور تیسرے میں فلاں۔ غرض ہر پھیروں کے لیے الگ الگ دعائیں مقرر کر رکھی ہیں اس طرح کا ثبوت حدیثوں سے نہیں ملتا ہے۔ طواف میں سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور قرآن مجید و حدیث شریف کی دعائیں کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے۔

(۷) طواف کرتے وقت اگر جماعت کھڑی ہو جائے تو طواف کو موقوف کرکے جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ نماز کے بعد پہلے طواف پر بنا کرکے پورا کر لو۔ اسی طرح

---

[1] البخاری: ۱۶۶۲ رالخ ،مسلم: ۱۲۷۲، ۱۲۶۵ رالخ ،ابوداؤد: ۱۸۷۷ رالخ۔

اگر اثنائے طواف میں پیشاب، پائخانہ کی ضرورت پڑگئی تو طواف چھوڑ کر اس ضرورت سے فارغ ہوکر طواف کو پورا کرڈالو۔

(۸) طواف کے سات پھیروں میں اگر کمی بیشی کا شبہ ہوجائے تو ظنِ غالب پرعمل کرو جس طرح نماز کی تعداد میں کمی بیشی کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

(۹) پاک صاف جوتی پہن کر طواف کرنا جائز ہے۔ جس طرح نماز پاک صاف جوتی میں جائز ہے۔

(۱۰) طواف میں دو رکن حجرِ اسود اور رکن یمانی کو چھونا چاہئے۔ اور دونوں شامی کو نہیں چھونا چاہئے۔

(۱۱) بیت اللہ کی دیواروں کے قریب طواف کرنا چاہئے۔ بھیڑ کی وجہ سے دُور سے رہ کر بھی جائز ہے۔

(۱۲) قارن۔ جس نے حج وعمرہ دونوں کا ایک احرام باندھا ہے، دونوں کے لیے ایک ہی سعی کرے حج کا الگ طواف اور عمرہ کا الگ اور حج کی الگ سعی اور عمرہ کی علیحدہ سعی کی ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری[۱])

(۱۳) بعض نادان طواف کی دو رکعتوں کے بعد مقام ابراہیمؑ کی جالیوں کو پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

مقصودِ سعی:۔ اس کو حضرت ہاجرہؑ نے پانی کے تلاش میں اتفاقیہ طور پر کیا تھا اللہ تعالیٰ کو حضرت ہاجرہؑ کی یہ حرکت بہت پسند آئی اور اس کو حج کے مناسک میں شامل فرمادیا۔ تاکہ حضرت ہاجرہؑ کی یہ سنّت ہمیشہ قائم رہے اور ان کی اولاد یادگار بنالے کہ ملّتِ اسلامیہ اور دینِ حنیف کے علمبرداروں نے کیا تکلیفیں برداشت

---

[۱] البخاری: ۱۶۳۸ / الحج، مسلم: ۱۲۱۱ / الحج۔

کی تھیں۔ اور اس زمانہ میں مرکز اسلام (مکہ) کی کیا حالت تھی۔ نیز جو بیتابی اور انابت الی اللہ حضرت ہاجرہؑ کو اس وقت تھی وہ تم بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور رحمتِ الٰہی کی جستجو میں اسی طرح بیتاب اور ساعی ہو جیسے وہ پانی کی تلاش میں تھیں۔ اسی لیے سعی کی غایت وغرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی کہ سعی یادِ الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى [۱]

طواف اور سعی اور رمی جمرہ ذکرِ الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

آپؐ نے خود اس یادگارِ ہاجرہ پر عمل کیا اور فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ فَاسْعَوْا [۲]

تمہارے اوپر سعی فرض کردی گئی ہے۔ سعی کیا کرو بغیر سعی کے نہ حج پورا ہوتا ہے نہ عمرہ۔

آپ نے فرمایا:

مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ [۳]

بغیر سعی کے اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ کو پورا نہیں کرتا ہے۔

سعی کی ترکیب:- طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کرو۔ یہ افتتاح سعی کا استلام ہے۔ سعی کے لیے مسجد حرام سے باہر باب الصفا سے نکلو تو وہی دعا پڑھو جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھی جاتی ہے یعنی یہ پڑھو۔

---

[۱] ابوداؤد: ۱۸۸۸، المناسک، احمد ج ۶ ص ۶۴۔
[۲] احمد ج ۶ ص ۴۲۱، الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۳ ص ۲۴۶)
[۳] مسلم: ۱۲۷۷، الحج، ابن ماجہ: ۲۹۸۶، المناسک۔

(۴۱۹) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ٭ [1]

اللہ کے نام سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچو تو یہ آیت کریمہ پڑھو۔

(۴۲۰) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ٭ [2]

اس کے بعد اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ کو پڑھو۔ یعنی میں اس چیز کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔ یہ کہہ کر سیڑھیوں سے صفا پہاڑی کے اوپر اتنا چڑھ جاؤ کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ (ابوداؤد) پھر قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پہلے

[1] ترمذی: ۳۱۴، ابن ماجہ: ۷۷۱، الصلوٰۃ، ابن شیبہ: ۹۸۱۳۔
[2] مسلم: ۱۲۱۸، الحج، ابوداؤد: ۱۹۰۵، الحج، النسائی ج ۵ ص ۱۷۵۔

تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہاں پر پڑھا تھا۔ (مسلم)

(۴۲۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [۱]

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ ملک کا مالک ہے اس کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی امداد کی۔ اس اکیلے نے تمام کافروں کے لشکر کو بھگا دیا۔

اس دعا کو پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنے خویش و اقارب اور ملنے جلنے والوں کے لیے دین و دنیا کی دعائیں مانگو یہ قبولیت کی جگہ ہے۔ پھر واپسی سے پہلے ہاتھ اٹھائے اٹھائے اسی صفا پر ذیل کی دعا پڑھ کر ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ دعا یہ ہے:

(۴۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

[۱] مسلم: ۱۲۱۸ / الحج، ابوداؤد: ۱۹۰۵ / الحج، النسائی ج ۵ ص ۱۴۵، مصنف ابن شیبہ: ۹۷۸۵ ج ۱ ص ۲۶۹

وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ[1] ❋

خدایا تو نے دُعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے تو وعدہ خلافی نہیں کرسکتا جس طرح تو نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے اسی طرح موت بھی مجھ کو اسلام کی حالت میں نصیب فرما۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف اس دُعا کو پڑھتے ہوئے چلو۔

(۴۲۳) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ[2] ❋

اے میرے پروردگار تو میرے قصوروں کو معاف فرما دے اور میری حالت پر رحم فرما تو عزّت و بزرگی والا ہے۔

(۴۲۴) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

---

[1] الموطا: ۸۳۴، الحج ص۲۵۷ باب البدء بالصفا فی السعی۔

[2] ابن ابی شیبہ: ۹۶۹۵ ج۱۰ ص۳۷۱ (عدۃ الحصن والحصین ص۲۰۵)، البیہقی (حجۃ النبی) الطبرانی فی الاوسط (المجمع ج۳ ص۲۴۸)

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؂

اے میرے پروردگار تو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما اور جو گناہ تو جانتا ہے اس کو تجاوز فرما دے تو عزّت والا بزرگ ہے، اے میرے رب تو دنیا میں نیکی عطا فرما، اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے ہم کو بچا۔

سبز میلوں کے درمیان دوڑنا:۔ یہ دعا اور اسی قسم کی قرآن وحدیث کی دیگر دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف آہستہ آہستہ چلو، صفا و مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جن کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔ جب ان میں سے پہلے کے قریب پہنچو چھ سات ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو دوڑنا شروع کرو جب دوسرے نشان پر پہنچو تو دوڑنا ترک کر دو پھر آہستہ آہستہ چلو یہاں تک کہ مروہ پر پہونچ جاؤ۔ اور مروہ پر اتنا چڑھ جاؤ کہ اگر سامنے کے مکانات نہ ہوں تو بیت اللہ نظر آنے لگے۔ اب چونکہ مکانات بن گئے ہیں اس لیے اب بیت اللہ نظر نہیں آتا ہے، اور داہنی جانب کو مائل ہو کر خوب بیت اللہ کی طرف منھ کر کے کھڑے ہو اور صفا کی دعائیں یہاں بھی اسی طرح پڑھو جس طرح صفا پر پڑھی تھیں۔ اور دیر تک ذکر و دُعا میں مشغول رہو۔ کیوں کہ یہاں پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوا، پھر مروہ سے اتر کر رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ پوری دعا پڑھتے ہوئے معمولی چال سے سبز میل تک چلو۔ پھر اس سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تک دوڑنا شروع کرو۔ اس سبز نشان پر پہونچ کر آہستہ آہستہ روز مرہ کی چال چلتے ہوئے اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا پر پہنچو

لہ الاذکار للنووی، تحفۃ الذاکرین صـ۱۶۴۔

صفا پر چڑھ کر اسی ترکیب کے ساتھ انھیں دعاؤں کو پڑھو جو پہلے پڑھ چکے تھے۔اب دو پھیرے ہوئے، پھر صفا سے مروہ تک تین اور مروہ سے صفا تک چار پھیرے ہوئے پھر صفا سے مروہ تک پانچ اور مروہ سے صفا تک چھ اور صفا سے مروہ تک سات پھیرے مذکورہ بالا طریقے سے کرو۔ دوڑنے کی جگہ دوڑ کر اور آہستہ چلنے کی جگہ آہستہ چل کر اور دُعا کی جگہ دُعا پڑھ کر سعی کے ساتوں پھیروں کو پورا کرو۔

صفا کی سعی کے بعد:- سعی ختم کرنے کے بعد اگر عمرہ کا احرام تھا تو حلق یا قصر کرکے احرام کھول ڈالو۔ اور اگر تم قارن یا مفرد ہو تو حلق وقصر مت کرو بلکہ اپنے احرام میں باقی رہو۔ دسویں تاریخ کو حلق، ذبح، رمی وغیرہ کرکے حلال ہو جاؤ۔

حلق وقصر کی فضیلت:- حلق وقصر بھی افعال حج وعمرہ سے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا کہ تم مسجد حرام میں ضرور داخل ہوگے اگر اللہ نے چاہا اس کے ساتھ تم میں سے کوئی سر منڈاتا ہوگا۔ کوئی بال کترواتا ہوگا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ (سورۃ الفتح پ۲۶ آیت ۲۷)۔

رسول اللہ ﷺ نے منڈانے والوں کو تین دفعہ اور قصر کرنے والوں کو ایک دفعہ دعا فرمائی ہے "اے اللہ منڈوانے والوں کی مغفرت فرما اور کترنے والوں کی بھی۔" (بخاری شریف[1])

---

[1] البخاری: ۱۷۲۷/ الحج، مسلم: ۱۳۰۱/ الحج، ابوداؤد: ۱۹۷۹/ الحج۔

اور آپ نے فرمایا، سر منڈانے سے ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ (ترغیب[1]) اور فرمایا، سر منڈانے سے جو بال زمین پر گرے گا تو ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور ملے گا۔ (ترغیب[2])

سعی کے بعد کیا کرنا چاہئے:- سعی سے فراغت کے بعد حج تمتع کی نیت سے احرام باندھا گیا تھا تو حلق یا تقصیر کرا کے حلال ہو جانا چاہئے اور اگر حج قران یا افراد کا احرام باندھا گیا تھا تو نہ حجامت کرائے نہ احرام کھولے بلکہ اپنے احرام پر بدستور باقی رہے اور جن جن کاموں سے محرم کو بچنا چاہئے ان کاموں سے بچتا رہے۔

آبِ زمزم:- سعی و حجامت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زمزم پر آکر زمزم کا پانی پیو اور خوب شکم سیر ہو کر پیو کہ پسلیاں تن جائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ نشانی ہے کہ آبِ زمزم سے منافقین کی پسلیاں نہیں تنتیں اور مسلمانوں کی پسلیاں تن جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ[3])

زمزم کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ چند حدیثیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آبِ زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے اگر تم شفا کے ارادے سے پیوگے تو اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے گا اور اگر تم شکم سیری کے لیے پیوگے

---

[1] الترغیب ج ۲ ص ۱۷۳، البزار، المجمع ج ۳ ص ۲۷۴ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔
[2] ترغیب ج ۲ ص ۱۷۳ نقلاً عن الطبرانی فی الاوسط۔
[3] ابن ماجہ: ۳۰۶۱/ المناسک، الحاکم ج ۱ ص ۴۷۱، الدارالقطنی ج ۲ ص ۲۸۹۔

تو اللہ تعالیٰ آسودہ کردے گا اور اگر پیاس کی دوری کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس کو دور کردے گا یہ حضرت جبرئیلؑ کا کھودا ہوا ہے اسمٰعیلؑ کا سقاوہ ہے۔" (دار قطنی[1]) "آب زمزم برکت والا ہے، بھوکوں کے لئے کھانا ہے اور بیماروں کے لئے شفا ہے۔" (ابو داؤد، نیل)[2]

آبِ زمزم پینے کا ادب اور اس کی دعاء

زمزم کا پانی قبلہ کی طرف منہ کرکے اور کھڑے ہوکر تین سانس میں پینا چاہئے اور ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ کہنا چاہئے اور اتنا پینا چاہئے کہ جس سے پسلیاں خوب تن جائیں کیوں کہ منافق اتنا نہیں پیتا جس سے پسلیاں تن جائیں۔ (دار قطنی) اور پیتے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہئے۔ حضرت ابن عباسؓ زمزم پیتے وقت اس دعاء کو پڑھتے تھے۔

(۴۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ؁[3]

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور کشادہ روزی اور ہر بیماری سے تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔

---

[1] دار قطنی باب الشرب من ماء زمزم ج ۲ ص ۲۸۹ ح ۲۳۹۔
[2] ابو داؤد الطیالسی ۲۱۱/۲۷۲، ترتیب (منحۃ المعبود ج ۲ ص ۲۰۳ رقم ۲۷۲۱/۲)، نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۷۰۔
[3] الحاکم ج ص ۴۷۳، الدار قطنی ج ۲ ص ۲۸۹، نیل الاوطار (المنتقی ج ۵ ص ۱۶۹)۔

دعاء کی قبولیت کے مقام

نماز باجماعت اور نفلی طوافوں وغیرہ کے بعد دعا بھی خیر و برکت کے لیے موجب ہے یہ عبادت کا مغز ہے۔ دعا ہر جگہ کی جاسکتی ہے لیکن بیت اللہ شریف میں قبولیت کی بڑی توقع ہے ذیل میں ان مقامات مقدسہ کو لکھا جاتا ہے جہاں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ان جگہوں میں نہایت خلوص اور خشوع سے دعا کرو۔ وہ مقامات یہ ہیں۔

(۱) طواف کرتے وقت دُعا کرنا[۱] (۲) حجر اسود پر دُعا کرنا[۲] (۳) ملتزم کے نزدیک[۳] (۴) بیت اللہ شریف کے اندر[۴] (۵) زمزم کے پاس[۵] (۶) مقامِ ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد[۶] (۷) سعی کے وقت صفا و مروہ پر اور صفا و مروہ کے درمیان[۷] (۸) عرفات میں[۸] (۹) مشعر الحرام مزدلفہ میں[۹] (۱۰) منیٰ میں جمروں کے پاس بجز جمرۂ عقبہ[۱۰]

یہ سب قبولیت کے مقامات ہیں۔ عربی میں یا اپنی زبان میں نہایت عاجزی سے دعائیں کرو، یہ موقعہ ہمیشہ نہیں ہاتھ آتا۔

---

[۱] عدۃ الحصن والحصین۔ ص۳۷ [۲] المجمع ج ۲ ص۱۰۳، المطالب العالیہ ۱۱۲۵۔
[۳] تحفۃ الذاکرین للشوکانی ص۵۷/۵۸، ابوداؤد باب الملتزم: ۱۸۹۹۔
[۴] بخاری: ۳۹۷ کتاب الصلوٰۃ، القبلہ، مسلم: ۱۳۲۹۔ الحج۔
[۵] عدۃ الحصن والحصین ص۳۷، الحاکم ج ۱ ص۴۷۳، ترغیب ج ۲ ص۲۱۰، دارقطنی ج ۲ ص۲۸۹۔
[۶] عدۃ الحصن والحصین ص۳۷۔
[۷] مسلم: ۱۲۱۸ فی قصۃ حجۃ النبی، ابوداؤد: ۱۹۰۵، قصۃ حجۃ النبی، عدۃ الحصن والحصین ص۳۷، نسائی ج ۵ ص۱۴۳ الحج۔
[۸] ترمذی: ۳۵۸۵ الدعوات، موطا ج ۱ ص۴۲۲، مشکوٰۃ: ۲۵۹۵، صحیح الجامع ج ۳ ص۱۲۱۔
[۹] مسلم ج ۲ ص۱۸۹ برقم: ۸۸۸ الحج باب حجۃ النبی، ابوداؤد: ۱۹۰۵۔
[۱۰] البخاری: ۱۷۵۱، ۱۷۵۳ الحج، النسائی ج ۵ ص۲۷۶ الحج۔

ملتزم مقامات قبولیت میں سے ہے۔ ملتزم میں دعاؤں کی خاص اہمیت ہے جو حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کا نام ہے یہاں کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر بیت اللہ کی دیوار کو چمٹ جاؤ، چہرہ کو دیوار پر رکھ کر اور خوب رو رو کر دعائیں مانگو۔ نہایت تضرع وگریہ زاری سے توبہ واستغفار کرو۔ یہ قبولیت کی جگہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آفت اور مصیبت زدہ یہاں دعا مانگے گا وہ عافیت پائے گا۔ (ابوداؤد[1]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ ملتزم پر چمٹ کر رخساروں اور سینوں کو دیوار سے لگا کر اور ہاتھوں کو بچھا کر دعا مانگتے تھے۔ (ابوداؤد، زاد المعاد[2]) اس ملتزم پر مندرجہ ذیل دعا پڑھو۔

(۴۳۶) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِئُ مَزِيْدَكَ، اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَّقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ

[1] نزل الابرار ص۲۵، الطبرانی فی الکبیر (المجمع ۲ ص۲۴۶)۔
[2] ابوداؤد باب الملتزم رقم: ۱۸۹۹، ۱۹۰۰۔

فِيهِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَالْزِمْنِىْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰٓى اَلْقَاكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ[له]

اے اللہ سب تعریفیں تیرے لیے ہیں جو تیری نعمتوں کے مقابل ہیں اور تیری مزید نعمتوں کے برابر ہوں، میں تیری ان نعمتوں کی تعریف کرتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا ہوں ہر حال میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ اے اللہ تو درود سلام بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد پر الٰہی تو مجھے شیطان مردود سے بچا اور ہر قسم کی برائی سے مجھ کو بچا اور جو کچھ تونے مجھ کو دیا ہے۔ اس پر قناعت دے اور برکت کر اے اللہ تو مجھے اپنے بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک تو مجھے سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھ۔

اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی جو دعا، اپنے مقصد کے مطابق یاد ہو اُسے پڑھو، ان دعاؤں میں راقم الحروف کو بھی شامل کرو تو بڑی مہربانی ہوگی۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ آپ کا کچھ نقصان نہیں ہوگا اور راقم "بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم" کا مصداق ہو جائے گا۔

منیٰ کو روانگی:۔ اگر تم نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا اور عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے تو آٹھویں ذی الحجہ کو جہاں کہیں بھی ہو صبح سویرے غسل اور وضو کر کے احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اگر قران وافراد کا احرام باندھا تھا

له الاذکار للنووی ص۱۶۶۔

توپہلے کا احرام باقی ہے دوبارہ احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم اپنے معلّم کے ساتھ ضروری سامان لے کر لبیک پکارتے ہوئے منیٰ کی طرف چلو۔ منیٰ میں پہونچ کر جہاں تمہارے معلّم نے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہے وہاں ٹھہرو جگہ حاصل کرنے کے لئے کسی سے جھگڑا فساد مت کرو جہاں جو ٹھہر گیا وہ اس جگہ کا مستحق ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منی لمن سبق (ترمذی[1]) منیٰ میں جو پہلے پہونچ گیا وہ اس کی جگہ ہے کوئی شخص اس کو وہاں سے نہیں ہٹا سکتا۔

منیٰ میں تین کام سنّت ہیں (۱) ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنی (۲) ذی الحجہ کی آٹھ اور نو کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنی (۳) ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف نکلنا، منیٰ میں ظہر وعصر اور عشاء قصر کرو اور مغرب وفجر کو پوری پڑھو۔ ان پانچوں نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر منیٰ تشریف لائے اور ظہر وعصر ومغرب وعشاء اور فجر کی نمازیں منیٰ میں پڑھیں[2]

نویں کو عرفات کی طرف روانگی

نویں تاریخ کو جب آفتاب خوب اچھی طرح نکل آئے اور پہاڑوں پر اس

---

[1] الترمذی: ۸۸۱ / الحج، ابوداود: ۲۰۹۱ / المناسک، ابن ماجہ: ۲۰۰۶ / المناسک۔
[2] مسلم: ۱۲۱۸ / الحج، ابوداود: ۱۹۰۵ / المناسک وغیرہ۔

کی دھوپ چڑھ جائے تو منیٰ سے عرفات کی حاضری کے لیے میدان عرفات کی طرف چلو۔ منیٰ سے چلتے ہوئے اس دُعا کو پڑھتے ہوئے چلو۔

(۴۲۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا وَاَقْرِبْهَا اِلٰى رِضْوَانِكَ وَابْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ، اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ [1]

خدایا تو میرے اس صبح کے چلن کو بہتر اور اپنی رضامندی کی طرف قریب کرنے والا اور اپنے غصہ سے دُور کرنے والا بنا دے۔ اے اللہ میں تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا ارحم الراحمین تو میرے حج کو بہتر حج اور مقبول حج اور میری سعی کو قابلِ قدر بنا دے اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔

- اس دعا کو اور دوسری دعاؤں کو پڑھتے ہوئے اور تہلیل و تسبیح و تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے چلو۔ منیٰ سے کچھ آگے چل کر مزدلفہ کا میدان آئے گا۔ وہاں پہونچ کر سیدھے عرفات کو چلے چلو، یہاں ٹھہرو نہیں۔

---

[1] رحلۃ الصدیق۔

عرفات میں پہونچنے کا راستہ:- مزدلفہ سے عرفات کو جاتے وقت دو راستے ہو جاتے ہیں (۱) طریق مازمین (۲) طریق ضب، طریق مازمین سیدھا عرفات کو چلا گیا ہے۔ ناواقف عوام اسی راستے سے عرفات کو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ راستہ عرفات سے مزدلفہ کو واپس آنے کا ہے طریق مازمین سے جانا سنّت کے خلاف ہے، طریق ضب طریق مازمین کی داہنی جانب سے نمرہ گیا ہے اسی راستے سے عرفات کو جانا سنّت ہے۔

نمرہ:- عرفات کے پہلے ایک میدان کا نام نمرہ ہے یہاں پر ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کو مسجد آدم یا مسجد ابراہیم اور مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں۔ تم طریق ضب سے آکر اسی جگہ اترو، خیمہ یا کوئی اور سایہ بنا کر اس کے نیچے تھوڑی دیر آرام کرلو، غسل وضو کرلو اور کھا پی لو، اور سورج ڈھلتے ہی ظہر و عصر کی نماز ملا کر جماعت سے مسجد نمرہ میں ادا کرو یہاں پہلے خطبہ ہوگا۔ اسے سنو، پھر نماز با جماعت ملا کر قصر پڑھو۔ پھر عرفات کو چلو، زوال سے پہلے میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے۔ بلکہ زوال تک نمرہ میں رہنا ضروری ہے اس زمانے میں ناواقف لوگوں نے اس سنّت کو چھوڑ دیا ہے اور زوال سے پہلے عرفات میں چلے جاتے ہیں۔

عرفات میں پہونچنے کے بعد:- عرفات ایک کشادہ میدان ہے جس میں لاکھوں آدمی آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے اس جگہ پر آنا اور ٹھہرنا فرض ہے اور عرفہ میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا حج کے رکنوں میں سے ایک رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَجُّ عَرَفَةُ عرفہ میں ٹھہرنا حج ہے[1]

[1] الترمذی: ۸۸۹ رالحج، ابوداوٗد: ۱۹۴۹ رالمناسک، ابن ماجہ: ۳۰۱۹ رالمناسک۔

جو عرفہ میں نہیں ٹھہرے گا اس کا حج نہیں ہوگا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم سب اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)[1]

اس مقدس اور مبارک میدان میں تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ اور اپنے نفس کو میدان محشر سے آشنا کراؤ۔ اس لیے اس کا نام عرفات پڑا کہ دنیا کے سب حاجی اس میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے کی جان پہچان حاصل کرتے ہیں اور اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقفِ اکبر میں کھڑے ہونے کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔

یومِ عرفہ اور میدانِ عرفہ کی فضیلت

عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے نزدیک عرفہ کے دن کی بڑی فضیلت ہے اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں سے فخر کر کے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو دور دراز سے پراگندہ سر گرد آلودہ یہاں پر آئے ہیں۔ میری رحمت کی امید کرتے ہیں اور میرے عذاب کو دیکھا نہیں، اس نویں تاریخ کو بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے[2]" (بزار، ابن خزیمہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ اس دن تمہاری حاضری

---

[1] ابوداؤد: ۱۹۱۹/المناسک، الترمذی: ۸۸۳/الحج۔

[2] البزار (المجمع ج ۳ ص ۲۵۳)، ابن حبان: ۱۰۰۶/الموارد، ابن خزیمہ: ۲۸۴۰/الحج۔

کی وجہ سے فرشتوں کی جماعت پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں مگر حق العباد کو نہیں۔ نیک لوگوں خطاؤں کو معاف کرتا ہوں، نیکوں کے سوال کو پورا کرتا ہوں، اللہ کا نام لے کر مزدلفہ چلو، مزدلفہ میں بھی اللہ تعالیٰ نیکوں کی مغفرت فرماتا ہے اور ان کی سفارش کو منظور فرماتا ہے اور رحمتِ خداوندی سب کو گھیر لیتی ہے، زمین میں اس کی مغفرت پھیل جاتی ہے اور جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی نگرانی کی ہے ان کو وہ رحمت گھیر لیتی ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریات عرفات کے پہاڑوں پر چڑھ کر حاجیوں کو دیکھ کر پریشان ہوکر چیختے چلاتے ہیں۔ (ترغیب[1])

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ٹھہرے۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب حضرت بلالؓ سے فرمایا: اَنْصِتْ لِيَ النَّاسَ لوگوں کو خاموش کردو۔ حضرت بلالؓ نے کھڑے ہوکر لوگوں سے فرمایا اَنْصِتُوْا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تم سب خاموش ہو جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور خدا کا پیغام و سلام مجھے پہونچایا اور فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لِاَهْلِ عَرَفَاتٍ۔ اللہ تعالیٰ نے سب عرفات والوں کو بخشدیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ ہم صحابہ کے لیے خاص ہے یا سب امت کے لئے ہے آپ نے فرمایا: هٰذَا لَكُمْ وَلِمَنْ اَتٰى مِنْ بَعْدِكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد قیامت تک کے آنے والوں کے لیے ہے

[1] الترغیب ج ۲ ص۲۰۳، ابویعلی (المجمع ج ۳ ص۲۵۷)

بعض کا قول ہے کہ میدان عرفات کے پورب کی طرف وادیٔ نعمان ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے روزِ اوّل میں ہم سے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ ہم سب نے اس کے جواب میں "بلیٰ" کہا تھا۔ بیشک آپ ہمارے رب ہیں؟

عرفات کی مخصوص دعائیں

عرفات کی حاضری گویا دعاؤں کے لیے ہے جس کا مختصر بیان پڑھ کر ابھی آرہے ہو۔ دعاؤں میں کوتاہی نہ کرو۔ قرآن وحدیث کی اپنے مطلب کے موافق جو جو دعا کرو سب جائز ہے۔ لیکن بعض بعض خاص خاص دعائیں عرفات میں پڑھنے کی آئی ہیں ان سب کا بیان ذیل میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۴۲۸) خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ *

بہترین دُعا عرفہ کے دن کی دُعا ہے۔

عرفات میں نبیوں کی بہترین دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعاؤں میں سے افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے میں نے اور مجھ سے پہلے سب نبیوں نے جو دعائیں مانگی ہیں ان میں سب سے افضل دعا یہ ہے۔

(۴۲۹) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [۱]

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے تعریف اسی کے لیے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفات میں شام کے وقت قبلہ رخ ہوکر سو دفعہ ذیل کی دعا پڑھے۔

(۴۳۰) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [۲]

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ملک اسی کا ہے تعریف اسی کے لیے ہے، وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد سو بار سورۂ اخلاص یعنی پوری سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پھر سو دفعہ اس درود شریف کو پڑھے۔

[۱] البیہقی (الترغیب ج ۲ ص ۲۰۶) ترمذی کتاب الدعوات، ۳۵۸۵ باب فضل لاحول ولاقوۃ احمد ج ۲ ص ۲۱۰، مؤطا ج ۱ ص ۴۲۲، مشکوٰۃ: ۲۵۹۵۔

[۲] مصنف ابن ابی شیبہ، تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۶، ترغیب ج ۲ ص ۲۰۵، بیہقی، السنن الکبریٰ ج ۵ ص ۱۱۷

(۴۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ[1] ٭

اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلّم پر جس طرح تونے رحمت نازل فرمائی ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے، اور ان کے ساتھ ہمارے اُوپر بھی رحمت نازل فرما۔

تو اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس بندہ کو کیا بدلہ ملنا چاہئے جس نے میری تعریف، تسبیح، تہلیل، تکبیر و تعظیم ثنار کی ہے اور میرے رسول پر درود وسلام پڑھا۔ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس بندے کو بخشدیا ہے اور اس کی سفارش منظور کرلی ہے اور اگر وہ تمام عرفات والوں کے لیے سفارش کرتا تو اس کی شفاعت قبول کرلیتا۔ (ترغیب) اس کے بعد ذیل کی دعائیں حضور قلب اور خلوص سے پڑھو۔

(۴۳۲) لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

[1] الدار القطنی ج ۱ ص ۳۵۴، جلاء الافہام ص ۲۱۔

فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ صَدْرِیْ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِهِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ[1]

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ ایک اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے تعریف اسی کے لیے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تو میرے دل، میرے کان اور میری آنکھ میں روشنی بھر دے، اے اللہ تو میرے سینے کو کھول دے، اور میرے کاموں کو میرے لیے آسان کر دے۔ الٰہی میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی پریشانیوں اور قبر کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری ذات کے وسیلہ سے دن رات اور ہواؤں کی برائیوں سے اور زمانے کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعاء

میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کثرت سے دعا مانگی

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۷۴ : ۹۷۰۵، عدۃ الحصن والحصین ص ۲۰۶ مع الشرح (بقیہ حاشیہ آگے)

وہ یہ ہے۔

(۳۳) اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ، وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّیْحُ[1]

اے میرے اللہ تیری ایسی تعریف ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں اے اللہ میری نماز میری قربانی اور میرا مرنا جینا اور میرا مال سب کچھ تیرے لیے ہے اور میرا ٹھکانہ تیری طرف ہے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور سینے کے وسوسوں سے اور کاموں کی پراگندی سے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہواؤں کی بُرائی سے۔

یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات کے میدان میں

(گزشتہ حاشیہ کا بقیہ) مسند اسحاق ایضاً، تحفۃ الذاکرین ص۲۰۶، ترغیب ج ۲ ص ۲۰۵-۲۰۶، بیہقی السنن الکبری ص۱۱۷

[1] ابن خزیمہ: ۲۸۴۱ الحج، الترمذی: ۳۵۲۰ الدعوات باب ص۹۳۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی تھی یہ بڑی مبارک دعا ہے۔

(۳۴۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ، وَاَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ، اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ، وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا، وَّكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۞[1]

اے اللہ تو میری ہر بات سنتا ہے اور میرے ٹھکانے اور میرے باطن اور ظاہر سے خوب واقف ہے میری کوئی چیز تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے اور میں تیرے دَر کا بھکاری کنگال، فقیر، فریاد کرنے والا، پناہ پکڑنے والا، ڈرنے والا، اپنے قصور کا اقرار کرنے والا، میں ایک ادنیٰ ذلیل مسکین بن کر تجھ سے مانگتا ہوں اور میں ایک رسوا گنہگار کی طرح تیری طرف گڑگڑاتا ہوں، میں تجھے ایک ڈرنے والے مصیبت زدہ کی طرح پکارتا ہوں جس کی تیرے سامنے گردن جھک گئی ہے جس کے آنسو تیرے لیے بہہ پڑے ہیں، جس کا جسم تیرے لیے ذلیل ہوگیا، جس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہوگئی ہے۔ اے کل مسئولوں سے بہتر اور کل دینے والے سے اچھے اور اے سب سے زیادہ مہربان تو مجھ سوالی کو اپنے دروازے سے خالی نہ پھرا اور میرے ساتھ شفقت اور مہربانی فرما، سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔ (خدایا تو اس دُعا کو قبول فرما۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دُعار کو عرفات میں کثرت سے پڑھا کرو[2]

(۴۳۵) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ (البقرۃ: ۲۰۱)

اے ہمارے رب تو ہم کو دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عنایت فرما اور ہم کو دوزخ کی عذاب سے بچائیو۔

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۳ ص۲۵۲) الطبرانی الصغیر ج ۱ ص۲۴۷ ـ [2] شرح مناسک ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفات میں عصر، ظہر کی نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور تین دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ فرماتے اور

(۴۳۶) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ۞[1]

اے اللہ تو میرے حج کو قبول فرما اور گناہوں کو بخش دے۔

کہہ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیتے[2]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کے میدان میں اس دعا کو پڑھا تھا۔

(۴۳۷) لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ ۞[3]

الٰہی میں تیرے دربار میں حاضر ہوں اور بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔

حضرت عمر عرفات میں زوالِ آفتاب کے بعد بلند آواز سے اس دعا کو پڑھتے تھے۔

(۴۳۸) اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ۞[4]

اے اللہ تو ہم کو ہدایت کی راہ دکھا اور تقویٰ کی زینت سے مزین کر دے

---

[1] شرح مناسک ملا علی قاری۔
[2] الاذکار ص۳۱۹، حجۃ النبی ص۱۱۶، ۱۲۰۔
[3] الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۳ ص۲۲۳)، الحاکم (حجۃ النبی ص۴۷)۔
[4] عدۃ الحصن والحصین ص۱۱۶ (۳۰۴) نقلاً عن ابن شیبہ۔

اور دنیا و آخرت میں ہماری مغفرت فرما دے۔

اس کے بعد پست آواز سے فرماتے:

(۴۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَآءِ وَلَكَ الْاِجَابَةُ وَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَآ اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَنَا مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا [1]

اے اللہ تجھ سے پاکیزہ حلال برکت والی روزی مانگتا ہوں تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تیرے ذمہ اس کی قبولیت ہے اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے اور نہ تو اپنے عہد کو توڑتا ہے، اے اللہ جو بھلائی تجھے پسند ہو اس کی محبت میرے دل میں ڈال اور اس کو آسان کر دے، اور جو برائی تجھے ناپسند ہو اس سے ہم کو بچائیو اور ہدایت کے بعد اسلام کو ہمارے دلوں سے نہ نکالیے۔

(۴۴۰) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

[1] طبرانی و شرح مناسک ملا علی قاری۔

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[1]

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی اپنے حق میں برائی کی ہے) اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

(۴۴۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ[2]

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالم ہوں۔

(۴۴۲) وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[3]

اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

(۴۴۳) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا

[1] الاعراف: ۲۳ [2] الانبیاء: ۸۷ [3] البقرہ: ۱۲۸۔

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞

اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا، اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تونے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں ہے اتنا بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھنا، (اور اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، توہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

(۴۴۴) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞

اے ہمارے رب جب تونے ہمیں ہدایت دی تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا، اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما، تو بڑا عطا کرنیوالا ہے۔

(۴۴۵) رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞

اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو ٹھیک طرح کی نماز پڑھنے کی توفیق

لہ البقرۃ: ۲۸۶ - ۲ے آل عمران: ۸ -

۳ے ابراہیم: ۴۰، ۴۱-

عطا کر، اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما، اے ہمارے رب حساب کتاب کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دینا۔

(۴۴۶) رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ؕ [1]

اے رب میرے ماں باپ نے جس طرح مجھ کو بچپن میں (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما

(۴۴۷) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ؕ [2]

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

(۴۴۸) رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا تَبَارًا ؕ [3]

---

[1] الاسراء: ۲۴۔ [2] الحشر: ۱۰

[3] نوح: ۲۸۔

اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے، اور ظالموں کے لیے اور تباہی بڑھا۔

(۴۴۹) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾[1]

اے ہمارے پروردگار تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹ جانا ہے، اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا نشانۂ ستم نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

(۴۵۰) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ٭[2]

اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔

(۴۵۱) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ٭[3]

---

[1] الممتحنہ: ۴، ۵ [2] الفرقان: ۷۴ [3] طٰہٰ: ۱۱۴۔

اے میرے رب میرا علم زیادہ کر۔

(۴۵۲) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ ١

اے میرے پروردگار تو نے جو احسان مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر کرنے اور جو نیک کام تجھے پسند ہے ان کے کرنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو نیک صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

(۴۵۳) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ٢

ہمارے پروردگار ہم سے (ہماری دعا اور اعمال) قبول فرما بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۴۵۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

١ احقاف: ۱۵۔
٢ بقرہ: ۱۲۷۔

اُسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ
لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ
إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اَنْتَ*[1]

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تونے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، اور حتی المقدور اپنے اس عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جو تجھ سے کیا ہے۔ اپنے کیے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا معترف ہوں، تو مجھ کو بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔

(۴۵۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ
فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ
هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطَائِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ،

[1] بخاری: ۶۳۰۶ ،الدعوات، النسائی ج ۸ ص ۲۷۹ ،الاستعاذہ، ترمذی: ۳۳۹۳ ،الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۷۲ ،الدعاء، ابوداؤد: ۵۰۷۰ ،الادب، احمد ج ۴ ص ۱۲۵۔

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1]

اے اللہ میری خطا اور نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخشدے، یا اللہ جو گناہ میں نے ہنسی مذاق سے کیے ہیں یا قصداً بھول کر کیے ہیں یا جان کر، سب معاف کردے، اور یہ سب باتیں مجھ میں ہیں، اے اللہ جو گناہ میں نے پہلے کیے ہیں اور جو بعد میں کیے ہیں اور جو کھلم کھلا کیے ہیں اور جو چھپا کر کیے ہیں اور وہ گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

(۴۵۶) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا[2]

اے اللہ میں گناہوں سے تیرے آگے ایسی توبہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ان کی طرف نہ لوٹوں گا۔

(۴۵۷) اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ[3]

---

[1] البخاری: ۶۳۹۸، الدعوات، مسلم: ۲۷۱۹، الذکر۔
[2] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۶۔ [3] الحاکم ج ۱ ص ۵۴۳۔

اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت سے بہت امید ہے۔

(۴۵۸) أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ[1]

اے خدائے برتر سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ اور سب چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا توبہ کرتا ہوں۔

(۴۵۹) اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ[2]

اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور درگزر کو تو دوست رکھتا ہے میرے گناہ معاف کر۔

(۴۶۰) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ[3]

---

[1] الحاکم ج ا ص ۵۱۱۔

[2] ترمذی: ۳۵۱۲ ب۸۵، ابن ماجہ: ۳۸۹۵ الدعاء، احمد ج ۶ ص ۱۷۱، الحاکم ج ا ص ۵۳۰۔

[3] البخاری: ۶۳۶۹ الدعوات، مسلم: ۲۷۰۶ الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۴۸۰ الدعوات۔

اے اللہ میں فکروں سے اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(٤٦١) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا ٭[1]

اے اللہ اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(٤٦٢) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ ٭[2]

اے اللہ میں تیری نعمت کے جانے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدلنے اور تیرے عذاب ناگہانی کے آنے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

---

[1] مسلم: ٢٧٢٢ / الذکر والدعاء، الترمذی: ٣٥٦٧ / الدعوات، النسائی: ج ٨ ص ٢٦٠۔
[2] مسلم: ٢٧٢٩ / الذکر والدعاء، ابوداود: ١٤٨٩ مختصر السنن۔

(۴۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ✽[1]

اے میرے اللہ میں اپنے کرتوتوں کی برائی سے اور ناکردہ گناہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۴۶۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ✽[2]

[1] مسلم: ۲۷۱۷، الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۴۹۴ مختصر السنن الصلاۃ، النسائی ج ۸ ص ۲۷۸۔
[2] البخاری: ۶۳۶۸، الدعوات، مسلم: ۵۸۹ الذکر والدعاء، ابوداؤد: ۱۴۷۸ مختصر السنن۔

اے اللہ میں دوزخ کے عذاب اور فتنہ سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور دجّال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میرے گناہ برف کے پانی اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے میرا دل ایسا پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دوری کر جیسے مشرق اور مغرب میں کی ہے۔

(۴۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ [۱] ❋

اے اللہ میں تیرے غضب سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیرے عفو کی اور تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کرسکتا تونے جیسی تعریف فرمائی ہے ویسا ہی ہے۔

(۴۶۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ [۲] ❋

---

[۱] مسلم: الصلوٰۃ: ۲۲۲، ابوداؤد: ۱۴۲۷/الصلوٰۃ، الترمذی: ۳۵۶۱/الدعوات۔
[۲] ابوداؤد: ۱۵۵۴/الصلوٰۃ، النسائی ج ۸ ص۲۷۱/الاستعاذہ۔

اے اللہ میں برص اور کوڑھ اور دیوانہ پن اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۶۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ ؕ[1]

اے اللہ میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشوں اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۶۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ ؕ[2]

اے اللہ میں بلا کی مشقت اور حصول بدبختی اور بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۶۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ؕ[3]

---

[1] الترمذی: ۳۵۹۱ ر الدعوات، الحاکم ج ۱ ص ۵۳۲، ابن حبان: ۲۴۲۲ ر الموارد۔
[2] البخاری: ۶۳۴۷ ر الدعوات، مسلم: ۲۷۰۷ ر الذکر والدعاء۔
[3] مسلم: ۲۷۲۱ ر الذکر والدعاء، الترمذی: ۳۴۸۹ ر الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۷۷ ر الدعوات۔

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت و پرہیزگاری اور پارسائی اور غنا مانگتا ہوں۔

(۴۷۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ؕ[1]

اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو سیدھا راستہ دکھا اور مجھ کو عافیت دے اور رزق عطا کر۔

(۴۷۱) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ؕ[2]

اے اللہ میرا دین جو میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت جہاں مجھ کو جانا ہے سب کو میرے لیے سنوار دے اور میرے لیے زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت

[1] مسلم: ۲۶۹۷، الذکر والدعاء، احمد ج ۳ ص ۴۷۲۔
[2] مسلم: ۲۷۲۰، الذکر والدعاء، الطبرانی فی الصغیر ج ۲ ص ۴۷۔

کا سبب کر۔

(۴۷۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ ❊ [1]

اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔

(۴۷۳) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِىْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِىْ ❊ [2]

اے اللہ میرے عیبوں کو ڈھانک اور مجھے ڈر سے بے خوف کر۔

(۴۷۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ ❊ [3]

اے اللہ میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(۴۷۵) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ❊ [4]

اے اللہ مجھ کو حلال چیز عطا کر کے حرام سے بچا اور اپنا فضل فرما کر اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

(۴۷۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِىْ دِيْنِىْ وَدُنْيَاىَ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ ❊ [5]

---

[1] الترمذی: ۲۵۷۵ر صفۃ الجنۃ، ابن ماجہ: ۴۳۴۰ر الزہد، النسائی ج ۸ ص ۲۷۹ر الاستعاذہ۔

[2] ابوداؤد: ۵۰۷۳ر الآدب، ابن ماجہ: ۳۸۷۱ر الدعاء۔

[3] ترمذی: ۲۵۷۵ر صفۃ الجنۃ، ابن ماجہ: ۴۳۴۰ر الزہد، نسائی ج ۸ ص ۲۷۹ر الاستعاذہ۔

[4] ترمذی: ۳۵۵۸ر الدعوات ب ۱۲۱، الحاکم ج ۱ ص ۵۳۸، احمد ج ۱ ص ۱۵۳ ۵ الحاکم ص ۵۱۷ البزار المجمع ج ۱۰ ص ۱۸۵)

اے اللہ میں تجھ سے اپنے دین، دنیا اور گھر کے لوگوں اور مال میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں

(۴۷۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ؁[1]

اے اللہ میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔

(۴۷۸) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ؁[2]

اے اللہ میرے فائدہ کی بات میرے دل میں ڈال اور میرے نفس کی بُرائی سے مجھے بچا۔

(۴۷۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ؁[3]

اے اللہ تیری محبّت اور تیرے دوست کی محبّت اور وہ کام جو مجھ کو تیری محبّت تک پہنچا دے تجھ سے مانگتا ہوں۔

(۴۸۰) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ ؁[4]

---

[1] ترمذی: ۳۵۵۳ رالدعوات، احمد ج ۱ ص۳، ابن ماجہ: ۳۸۲۱ رالدعاء۔

[2] ترمذی: ۳۴۸۳ رالدعوات۔ [3] ترمذی: ۳۴۸۹ رالدعوات۔

[4] الحاکم ج ۱ ص۵۱۰۔

اے اللہ جو تو نے مجھ کو سکھایا ہے اس سے نفع دے اور جو بات مجھے نفع دے وہ مجھے سکھا اور وہ علم جس کے سبب سے تو مجھے نفع بخشے مجھے نصیب کر۔

(۴۸۱) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ * [1]

اے اللہ اپنے دیے ہوئے پر مجھ کو قناعت دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور میری جو چیز غائب ہے تو اس کی اچھی طرح حفاظت فرما۔

(۴۸۲) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ * [2]

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔

(۴۸۳) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِیْ * [3]

[1] الحاکم ج ۱ ص ۵۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۶۸۲ ج ۱۰ ص ۳۶۸، البخاری فی الادب المفرد ج ۲ ص ۱۳۳
[2] الترمذی: ۲۱۴۱ القدر، الحاکم ج ۱ ص ۵۲۶۔
[3] الترمذی: (صحیح الجامع: ۱۳۲۱) الحاکم ج ۱ ص ۵۲۳۔

اے اللہ میری آنکھ اور کان کو سلامت رکھ کہ ان سے فائدہ اٹھاتا رہوں اور ان کو میرا وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اور اس کے مقابلہ میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

(۴۸۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1]

اے اللہ جو بہتری تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلّم نے تجھ سے مانگی ہے ہم بھی تجھ سے وہی مانگتے ہیں، اور جس برائی سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے ہم بھی اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں، تو ہی مدد مانگنے کے لائق ہے اور تو ہی منزلِ مقصود تک پہنچانے والا ہے، اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے۔

(۴۸۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

[1] الترمذی: ۳۵۲۱/الدعوات ۸۹۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞[1]

اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی بے شک تو قابلِ تعریف ہے۔ اور بزرگ ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔

عرفات سے واپسی

ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف اور ذکر و دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سورج چھپ جانے کے بعد مزدلفہ کی طرف چلو، غروب سے پہلے مت چلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ عرفات

[1] الکتب الستۃ (جامع الاصول ۲۴۶۶، ۳۴۷۱)۔

کے میدان سے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ہی چل پڑتے تھے جب کہ سورج لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا، اور مزدلفہ سے طلوعِ آفتاب کے بعد جب کہ آفتاب لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا چل پڑتے تھے، ہم میدانِ عرفات سے غروبِ آفتاب کے بعد چلیں گے اور مزدلفہ سے طلوعِ آفتاب سے پہلے واپس ہوں گے۔ ہم مشرکین اور بُت پرستوں کے غلط راستہ کے خلاف صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کیے گئے (بیہقی)[1]

مزدلفہ:۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستہ پر واقع ہے، جو حدِ حرم میں داخل ہے، یہاں زمانۂ جاہلیت کے عرب لوگ اپنے باپ دادوں کے کارنامے بیان کرتے تھے اس کو مشعر الحرام بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّينَ[2]

جب تم عرفات سے واپس ہو تو اللہ کو مشعر الحرام کے پاس یاد کرو اور جس طرح اس نے تمھیں بتایا ہے اسی طرح یاد کرو، اور اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔

اللہ کی یاد سے دونوں جہاں کی بھلائیاں ملتی ہیں۔ حج کے زمانے میں یہاں بازار لگ جاتا ہے اور ضروریات کی سب چیزیں

---

[1] البیہقی فی السنن ج ۵ ص۱۲۵، الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۳ ص۲۵۵)۔
[2] البقرہ: ۱۹۸۔

مل جاتی ہیں اس کو جمع اور مشعر الحرام بھی کہتے ہیں. مشعر الحرام کے پہاڑ کو جبل قزح کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز:۔ مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ، سب سے پہلے اذان وتکبیر کہلوا کر پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرو پھر دوسری اقامت کے بعد عشاء کی نماز قصر کرکے جماعت سے پڑھو. یہاں ان دونوں نمازوں کو جمع کرکے پڑھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے اور ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا[1]۔

لہٰذا آگے پیچھے سنتیں مت پڑھو. وتر چاہے اسی وقت پڑھو یا تہجد کے وقت پڑھو. مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے. جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ. البتہ عام راستوں اور وادیٔ مُحسّر میں مت ٹھہرو. رات کو جہاں تک ہوسکے خوب دُعائیں اور ذکر الٰہی کرو. اس جگہ دُعاء قبول ہوتی ہے. اس رات کو قیام کرنے سے دل روشن رہتا ہے اور جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”جو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ دونوں عیدوں کی دونوں راتوں

---

[1] بخاری: ۱۶۷۳ کتاب الحج باب من جمع بینہما، ابوداؤد: ۱۹۰۵۔

میں عبادت کے لیے قیام کرلے تو اس کا دل نہیں مرے گا جس دن اوروں کے دل مُردہ ہو جائیں گے۔"[1]

مزدلفہ کی شب باشی:- مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے، البتہ عورتوں، بچوں اور کمزوروں کے لیے رخصت ہے کہ وہ آخر شب کو کچھ دیر تک مشعرالحرام کے پاس ذکرالٰہی اور دُعا کرکے منیٰ کو چلے جائیں، منیٰ پہنچ کر آفتاب نکلنے کے بعد رمی کرکے احرام کھول دیں عورتیں عذر کے سبب سے طلوع آفتاب سے قبل صبح کے وقت رمی کرسکتی ہیں۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت سودہؓ کو اور دیگر کمزوروں اور بچوں کو رات کو آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی (احمد)

مزدلفہ میں فجر کی نماز:- شب باشی کے بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز اوّل وقت اذان و اقامت کے ساتھ با جماعت ادا کرو اور مشعرالحرام کے پاس آکر ذکرالٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مزدلفہ تشریف لائے۔ ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب و عشاء کی نماز ادا فرمائی، ان دونوں

---

[1] ابن ماجہ: ۱۷۸۲ الصوم، احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۲۸۔
[2] البخاری: ۱۶۷۹ الحج، مسلم: ۱۲۹۱ الحج، ابوداؤد: ۱۹۴۳ الحج۔
[3] البخاری: ۱۶۷۷، ۱۶۸۰ الحج، مسلم: ۱۲۹۰، ۱۲۹۲ الحج، ابوداؤد: ۱۹۳۹، ۱۹۴۰ الحج۔

نمازوں کے درمیان سنتیں نہیں پڑھیں، پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ جب صبح صادق ہو گئی۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد اذان و اقامت کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر قصوا سانڈنی پر سوار ہو کر مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے قبلہ رُخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی اور اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ کی وحدانیت بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی۔ پھر طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ وادی محسّر میں آکر ذرا اونٹنی کو تیز کر دیا، درمیانی راستہ سے جمرہ کے پاس آئے اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے پھر قربان گاہ میں تشریف لائے۔[1]

مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی:- مزدلفہ کے میدان مقدّس میں ایک منارہ بنا ہوا ہے، اس کے کنارے کنارے احاطہ بنا ہوا ہے اس کو مشعر الحرام کہتے ہیں تم اس کے پاس سواری پر یا بغیر سواری کے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر ذکرِ الٰہی کرو، اور خوب اُجالا ہونے تک تکبیریں اور تسبیحیں پڑھتے رہو اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پڑھتے رہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے اس پر چڑھ کر دُعا فرمائی اور تکبیر و تہلیل و توحید بیان

---

[1] مسلم باب حج النبیؐ: ۱۲۱۸، ابوداوٗد: ۱۹۰۵۔

کی۔ (مغنی)[1]

اس جگہ دُعاء قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے عرفات میں مظالم اور حقوق العباد کی معافی کے لیے دُعا کی تھی۔ تو قبول نہیں ہوئی، مشعر الحرام میں پھر وہی دُعا کی، جو قبول ہوئی۔ حضرت عبّاس بن مرواس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امّت کے لیے عرفہ کی شام کو دُعا فرمائی اللہ کی طرف سے جواب ملا کہ حقوق العباد کے علاوہ سب گناہوں کو میں نے بخش دیا ہے۔ آپ نے فرمایا خدایا اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنّت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، عرفہ کی شام کو یہ دُعاء نہ قبول ہوئی۔ مزدلفہ کی صبح کو پھر آپ نے یہی دُعاء کی تھی جو قبول ہوئی۔[2]

وادیٔ محسر سے کنکریاں اٹھاتے چلو

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی راستہ میں ایک محسّر نامی میدان آتا ہے جس کا طول پانچسو پینتالیس گز ہے۔ یہاں بجری کی قسم کا موٹا موٹا ریتا ہے اس کا بھُورا بھُورا میلا سا رنگ ہے۔ یہاں سے چنے کے دانے کے برابر ستّر کنکریاں اٹھا لو گر جانے کے خوف سے اگر کچھ زیادہ بھی اٹھا لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس جگہ سے بہت جلدی چلے

[1] مغنی ج ۳ صـ۴۲۱۔
[2] ابن ماجہ ؛ ۳۰۱۳ ، المناسک ، البیہقی (الترغیب ج ۲ صـ۲۰۳) احمد ج ۴ صـ۱۴-۱۳۔

جاؤ، یہ خطرناک مقام ہے۔ ابرہہ ظالم بادشاہ کو جو بیت اللہ کے گرانے کے ارادے سے آرہا تھا۔ خدا کے حکم سے چڑیوں نے چونچ میں کنکریاں لے کر اس پر اور اس کے لشکر پر پھینک کر اسی جگہ خاتمہ کر دیا تھا۔ جیسا کہ پورا واقعہ قرآن مجید کے سورۂ فیل میں بیان ہوا ہے۔

وادیٔ محسّر سے تھوڑا سا آگے ایک کشادہ میدان ہے یہاں متفرّق راستے ہیں۔ تم بیچ کے راستہ سے لبّیک پکارتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے جمرۂ عقبیٰ پر آؤ جو سب سے آخر بیت اللہ کی طرف ایک منارہ ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسّر میں سواری کو تیز کر دیا تھا اور سب کو ٹھیکری کے برابر کنکری پھینکنے کا حکم دیا۔" اور اگر پیدل چل رہے ہو تو اس میدان سے تیزی سے گزر جاؤ[1] زاد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طریق وسطیٰ بیچ کے راستے سے منیٰ تشریف لائے اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

ذی الحجہّ کی دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ میں پہنچ کر رمی ذبح حلق کر کے مکّہ مکرمہ جا کر طوافِ اضافہ کرو۔

رمی جمار:۔ رمی کے معنیٰ کنکری پھینکنے کے ہیں۔ جمار اور جمرات جمرہ کی جمع ہے جمرہ کنکری کو کہتے ہیں۔ چونکہ جمرہ عقبیٰ، وسطیٰ

[1] مسلم باب حج النبیؐ، ۱۲۱۸، ابوداؤد: ۱۹۰۵، ترمذی: ۸۸۷ باب ماجاء فی الافاضۃ من عرفات۔

اولیٰ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں اس لیے مجازاً ان کو جمرات یا جمار کہتے ہیں۔ منیٰ کے بیچ کے راستہ میں یہ تین جگہ ہیں ان پر پتھر کے تین ستون بقد آدم اونچے بنے ہوئے ہیں۔ ان تینوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں۔ اور الگ الگ ہر ایک کو جمرہ بولتے ہیں۔ ان میں سے جو مکّہ مکرّمہ کی طرف ہے اس کو جمرۃ العقبیٰ اور جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں اور بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں اور تیسرے کو جو مسجد خیف کے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔ ان جمرات پر کنکری پھینکنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام مناسک ادا کرنے کے لیے تشریف لائے تو جمرۃ الاخریٰ کے پاس شیطان نظر آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر آپ آگے چلے تو جمرۃ الوسطیٰ کے پاس شیطان پھر نظر آیا، وہاں بھی آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر آپ آگے بڑھے تو جمرۃ الاولیٰ کے پاس شیطان پھر نظر آیا تو آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ حضرت ابن عبّاسؓ نے فرمایا۔ شیطان کو مارتے رہو اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السّلام کے دین پر چلتے رہو[1]

بعض کے نزدیک یہ رمی واجب ہے اور مالکیہ کے نزدیک

[1] ابن خزیمہ (ترغیب ج ۲ ص۲۰۸)۔

رمی جمرۂ عقبیٰ حج کے رکنوں میں سے ایک رُکن ہے اس کے چھوڑنے سے حج باطل ہو جائے گا۔ (نیل الاوطار[1]) دسویں تاریخ کو صرف جمرہ اخریٰ کی رمی ہوتی ہے اور جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کی نہیں ہوتی۔ منیٰ میں بقرہ عید کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔ جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا عید کی دو رکعت نماز کے قائم مقام سمجھو کنکری مارنے کا وقت دسویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے زوالِ آفتاب تک ہے مجبوراً زوال کے بعد بھی جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحیٰ کے وقت یہ کنکریاں ماری تھیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ پر ضحیٰ کے وقت کنکریاں ماری تھیں بعد کی تاریخوں میں زوالِ آفتاب کے بعد"[2] (بخاری)

اور قریش کے لڑکوں سے فرمایا تھا لَا تَرْمُوْا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا عورتیں طلوع فجر سے پہلے مار سکتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ نے کیا تھا[3] (ابوداؤد) اور رمی جمرہ عقبہ کے وقت لبیک موقوف کر دو اور عقبہ رمی سوار ہو کر کرنا افضل ہے بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے جمرات کی رمی پیدل کرو تو اچھا ہے اور دائیں ہاتھ سے رمی کرو بائیں ہاتھ سے

---

[1] نیل الاوطار ج ۵ ص۱۴۴۔

[2] البخاری الحج ۱۳۴ب معلقاً: ۱۳۹۹ / الحج، ابوداؤد: ۱۹۷۱ / الحج۔

[3] ابوداؤد: ۱۹۴۰ / الحج، النسائی ص۲۷۱، ۲۷۲، ابن حبان (فتح الباری ج ۳ ص۵۲۰)

خلافِ سنّت ہے۔ اور رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرو کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔ حضرت ابن مسعودؓ جب جمرۂ عقبیٰ پر پہنچے تو بیت اللہ شریف کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے پھر فرمایا :۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کی ہے جس پر سورۂ بقرہ کا نزول ہوا۔“ (بخاری[1]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ تک لبیک کہتے رہے[2]۔ (بخاری)

کنکریوں کے مارنے کا طریقہ

جمرۂ عقبیٰ کے پاس پہنچ کر لبیک پکارنی چھوڑ دو، اس کے سامنے نیچی جگہ کھڑے ہو بیت اللہ شریف کو بائیں طرف اور منی کو دائیں جانب کرو، انگوٹھے کے ناخن پر کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے سات کنکریاں الگ الگ خوب تاک تاک کر جمرۂ عقبہ پر مارو، اگر یہ مشکل ہو تو انگوٹھے اور انگلی سے پکڑ کر مارد۔ پہلی کنکری پر لبیک موقوف کر دو، ہر کنکری ہمراہ مارنے سے پہلے یہ دُعا پڑھو۔

(۴۸۶) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ

---

[1] البخاری: ۱۷۵۰/الحج، مسلم: ۱۲۹۶/الحج، الترمذی: ۹۰۱/الحج۔
[2] البخاری: ۱۶۸۵/الحج، مسلم: ۱۲۸۱/الحج، ابوداؤد: ۱۸۱۵/الحج۔

وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ
ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا [1]

اللہ کے نام پر کنکری مارتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔ شیطان ذلیل ہو، خدا راضی ہوجائے، اے اللہ حج کو قبول فرما اور گناہوں کو معاف فرما اور کوشش کی قدردانی فرما۔ (نیل فتح)

قربانی کی دعاء

رمی جمار کے بعد قربانی کی جگہ آکر قربانی کرتے وقت یہ دُعا پڑھو۔

(۴۸۷) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ
صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا

[1] فتح الباری ج ۳ ص۵۸۳، نیل الاوطار ج ۵ ص۱۴۷۔

تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَمِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [ا] ؁

تحقیق متوجہ ہوا اپنے چہرے ساتھ واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا اس نے آسمانوں کو اور زمین کو یکسو ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز اور میری قربانی اور میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگار عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں سے ہوں اے اللہ قبول کر مجھ سے جیسے کہ قبول کی اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، اللہ کا نام لے کر (حلال کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۴۸۸) اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۲] ؁

اے اللہ محمدؐ، آل محمد اور اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبول فرما (مسلم شریف)

[ا] ابوداؤد: کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا: ۲۷۹۵، احمد ج ۳ ص ۳۷۵، ۳۵۶۔
[۲] مسلم: ۱۹۶۷/ الأضاحی، ابوداؤد: ۲۷۹۲/ الضحایا۔

حجامت کراکر احرام کھول دو

قربانی سے فارغ ہو جانے کے بعد حجامت کرلو۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے، قبلہ کی طرف مُنھ کرکے بیٹھ جاؤ اور اپنی داہنی جانب سے سر کا منڈانا یا کتروانا شروع کراؤ۔ سر کے منڈانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں دونوں جائز ہیں لیکن منڈانا افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس موقع پر سر منڈانے والوں کیلئے تین مرتبہ دعائے رحمت فرمائی ہے اور کتروانے والوں کے حق میں صرف ایک مرتبہ دُعا کی ہے[1] (مسلم)

عورتیں سر کے بال نہ منڈائیں بلکہ وہ چٹیا میں سے چند بالوں کو کترالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" عورتوں پر بال منڈانا ضروری نہیں ہے بلکہ کترانا ضروری ہے"[2] (ابوداؤد)

اب تم احرام کھول دو، نہاؤ غسل کرو، خوشبو لگاؤ، احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں اب سب حلال ہوگئیں مگر جب تک تم طوافِ اضافہ سے فارغ نہیں ہوگے بیوی سے جماع نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:" جب تم جمرۂ عقبہ کی رمی کر چکو تو سوائے عورتوں کے سب چیزیں حلال ہوگئیں"[3] اگر کوئی گنجا ہے سر پر بال بالکل

[1] البخاری: ۱۷۲۷ / الحج، مسلم: ۱۳۰۱ / الحج، ابوداؤد: ۱۹۷۹ / الحج۔ [2] ابوداؤد: ۱۹۸۵ / المناسک الدارمی: ج ۲ ص ۶۴ سنن دارقطنی ص ۲۷۷۔ [3] ابوداؤد: ۱۹۷۸ / المناسک، احمد ج ۱ ص ۱۳۴۔ (بقیہ حاشیہ آگے)

نہیں ہے تو سر پر استرا چلا دینا کافی ہے[1]۔ (مغنی) اس دن حجامت کرانے کی بڑی فضیلت ہے۔ ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے سر منڈانے سے ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور تمہارا ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔“ (ترغیب[2]) اور یہ بال قیامت کے دن نور بنے گا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا: ”جو منڈانے سے تیرے سر سے بال زمین پر گرے گا تو ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ملے گا۔“ (ترغیب[3])

طواف افاضہ کے لئے مکہ جاؤ: رمی، قربانی اور حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر طوافِ اضافہ کے لیے مکہ مکرمہ جاؤ اور باب بنی شیبہ سے داخل ہو کر سیدھے حجرِ اسود کی دُعا پڑھ کر اس کا استلام کر لو۔ بوسہ لو، چومو، پھر طواف کی دُعا پڑھتے ہوئے بدستور سابق طواف شروع کرو، سات پھیرے پورے کر کے دو رکعت نماز طواف کی مقامِ ابراہیم پر پڑھو، اگر تم متمتع ہو تو نماز کے بعد صفا و مروہ کی سعی کے لیے بطریق مذکور سعی کر لو۔ کیونکہ متمتع پر طواف اضافہ کے بعد سعی لازم ہے اور اگر تم قارن اور مفرد ہو اور شروع میں

(گذشتہ کا بقیہ) ابن ماجہ: ۳۰۴۱ المناسک، نسائی ۵/۲۷۷ باب ۲۳۱ مایحل للمحرم۔

[1] المغنی ج ۳ ص ۴۷۳۔

[2] البزار (المجمع ج ۳ ص ۲۷۴)، المغنی ج ۳ ص ۴۷۳، ترغیب ج ۳ ص ۱۷۳ نقلاً عن الطبرانی فی الکبیر۔

[3] الطبرانی الاوسط، الاصبہانی (المجمع ج ۳ ص ۲۷۶، الترغیب ج ۲ ص ۱۷۷-۱۷۸)

طوافِ قدوم کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے ہو تو اب باتفاق ائمہ صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے اور طوافِ اضافہ میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرو اس لیے کہ حلق اور ذبح کے بعد احرام کھول چکے ہو۔ البتہ مکہ والوں پر طوافِ اضافہ میں رَمل اور اضطباغ اور صفا و مروہ کی سعی ضروری ہے ۔

طواف زیارت کرکے پھر منیٰ واپس جاؤ:۔ طوافِ زیارت کے بعد منیٰ واپس چلے جاؤ۔ ظہر کی نماز مکہ میں نہیں پڑھی ہے تو منی میں جا کر پڑھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے یوم النحر میں طوافِ اضافہ کیا پھر مکہّ شریف سے منیٰ واپس تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی[1] (بخاری ومسلم)

یوم النحر کے بعد منیٰ میں تین رات تک شب باشی کرنا ضروری ہے بلا عذر خاص مکہ مکرّمہ میں رات بسر کرنی ضروری نہیں ہے حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مکہ میں رات گزارنے کی کسی کو اجازت نہیں دی۔ سوائے حضرت ابن عبّاس رضؓ کے کہ وہ حاجیوں کو زمزم سے پانی کھینچ کر پلائیں[2] (ابن ماجہ)

دسویں تاریخ کے ترتیب وار کام:۔ یوم النحر میں عرفات سے واپسی کے بعد منیٰ میں پہلے رمی اس کے

---

[1] البخاری: ۱۷۳۲، الحج موقوفاً، مسلم: ۱۳۰۸، الحج، ابوداؤد: ۱۹۹۸، الحج۔
[2] ابن ماجہ: ۳۰۶۶، الحج باب البیتوتۃ بمکۃ لیالی منیٰ۔

بعد قربانی، اس کے بعد حجامت، اس کے بعد مکہ میں طوافِ افاضہ پھر اس کے بعد منیٰ میں رات گزارنی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی ترتیب سے ادا فرمایا ہے۔ (ابوداؤد[1]) ہر کام ترتیب وار سُنّت کے مطابق کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر بے خبری میں ان کاموں کو ترتیب وار ادا نہ کرسکو تو کوئی گناہ و حرج نہیں ہے۔ (مسلم، دارقطنی[2])

چونکہ یوم النحر میں حج کے مناسک زیادہ ادا کئے جاتے ہیں اس لیے اس دن کو حج اکبر کہتے ہیں (بخاری[3]) یعنی احرام باندھ کر بیت اللہ شریف جانا اور بیت اللہ سے منیٰ، منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ، مزدلفہ سے منیٰ، منیٰ میں رمی نحر، حلق، اور مکہ میں طوافِ افاضہ اور پھر منیٰ میں راتیں گزارنی، بس ان سب کا نام حج اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

ایامِ تشریق کے وظائف:۔ گیارہ سے تیرہ تاریخ تک ایامِ تشریق کہلاتا ہے، ان دنوں کی بڑی فضیلت ہے یہ دن خدا کی مہمانی کے دن ہیں گویا اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اپنے بندوں کی مہمانی کرتا ہے، اس لیے ان دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے، یہ دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تشریق کے دن کھانے پینے اور یادِ الٰہی کے دن ہیں[4]۔ (مسلم) ان دنوں

---

[1] مسلم: ۱۲۱۸/الحج، ابوداؤد: ۱۹۰۵، ۱۹۵۸/الحج باب صفۃ حجۃ النبیؐ۔
[2] بخاری: ۸۳/العلم، مسلم: ۱۳۰۶/الحج، الدار قطنی ج ۲ ص ۲۵۲، ابوداؤد: ۲۰۱۴/الحج۔
[3] البخاری: ۱۷۴۱/الحج، مسلم: ۶۶/الایمان، ابوداؤد: ۱۹۴۶/الحج۔ [4] مسلم: ۱۱۴۲/الصوم←

میں روزانہ منیٰ میں زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تک طوافِ افاضہ سے فارغ ہوجاتے اس کے بعد منیٰ تشریف لاتے اور ایامِ تشریق میں منیٰ ہی میں قیام فرماتے۔ زوالِ آفتاب کے بعد جمرہ پر رمی کرتے ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری اللہ اکبر کہہ کر مارتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس ٹھہر کر گریہ وزاری فرماتے اور تیسرے جمرے کی رمی کرتے اور یہاں نہیں ٹھہرتے[1] (ابوداؤد)

جمرۂ اولیٰ:۔ یہ پہلا منارہ ہے جس کو پہلا شیطان کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد خیف کی طرف بازار میں ہے گیارہ تاریخ کو اسی سے کنکریاں مارنی شروع کرو، کنکریاں مارتے وقت قبلہ شریف کو بائیں اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف کرو۔ اللہ اکبر کہہ کر ہر ایک کنکری مارو جب سات کنکریاں پوری مار چکو تو قبلہ کی طرف چند قدم آگے بڑھو اور قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح و تہلیل و تحمید و تکبیر کہو اور دُعا مانگو۔ اگر اتنی دیر نہیں ٹھہر سکتے تو جتنا تم سے ہوسکے کرو (بخاری)

جمرۂ وُسطیٰ:۔ یہ بیچ کا منارہ ہے جس طرح جمرۂ اولیٰ کو کنکریاں ماری تھیں اسی طرح اس جمرہ کو بھی مارو، اور جس طرح پہلے جمرہ کے پاس ذکر اذکار اور دیگر دعائیں پڑھی تھیں یہاں بھی پڑھو۔

ابوداؤد: ۲۴۱۹ الصوم، الترمذی: ۷۷۳، الصوم۔ [1] ابوداؤد: ۱۹۷۳، الحج، احمد ج۶ ص۹۰۔
[2] البخاری: ۱۷۵۱، الحج، النسائی ج ۲ ص۴۷، الحج۔

جمرۂ عقبہ:۔ یہ بیت اللہ شریف کی جانب واقع ہے اس کو بڑا شیطان بھی کہتے ہیں اس کو بھی بدستور سابق سات کنکریاں مارو لیکن یہاں ٹھہرو نہیں۔ عورت مرد کے لیے رمی کے احکام برابر ہیں۔ مگر عورت کو رات میں ہی رمی کر لینا افضل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زوالِ آفتاب کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمی کرتے تھے۔[1] (احمد، ابن ماجہ)

حضرت سالمؒ اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور ہر ایک کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھ کر قبلہ رُخ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بہت دیر تک دعائیں کرتے۔ پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے۔ یہاں نہیں ٹھہرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔[2] (بخاری شریف)

سب ستّر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ دسویں تاریخ کو طلوعِ آفتاب کے بعد بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اور گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخوں میں زوالِ آفتاب کے بعد ہر ایک جمرہ کو سات سات یعنی روزانہ اکیس کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ سب ملا کر ستّر ہوئیں۔ ایامِ تشریق کے تینوں دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی خاص ضرورت والا مجبوری کی وجہ سے دو دن کی کنکری ایک ہی دن مار کر واپس

---

[1] ابن ماجہ: ۳۰۵۴ / الحج باب رمی الجمار، احمد ج ۱ ص ۲۴۸، الترمذی: ۸۹۸ / الحج۔
[2] نسائی ج ۵ ص ۲۷۶، بخاری: ۱۷۵۱ / الحج باب اذا رمی الجمرتین الخ۔

آجائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۔ (البقرہ آیۃ ۲۰۳)

اور اللہ کی یاد ان گنتی کے دِنوں میں کرتے رہو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

نزولِ محصّب:- محصّب ایک میدان کا نام ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کو ابطح اور خیف بنی کنانہ وحصبا بھی کہتے ہیں۔ اب آباد ہوگیا ہے آج کل اس کو معاہدہ کہتے ہیں کیونکہ اس جگہ قریش نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم سے ترکِ موالات پر اس میں معاہدہ کیا تھا، حجۃ الوداع میں یہاں ٹھہرے تھے۔ (بخاریؒ) اس جگہ ٹھہرنا حج کے مناسک سے نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ سے جاتے وقت محصّب میں ٹھہرتے تھے یہاں سے جانے میں آسانی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ظہر و عصر، مغرب اور عشار کی نماز محصّب میں ادا فرمائی پھر یہاں تھوڑی دیر کے لیے آرام فرمایا پھر سوار ہوکر بیت اللہ جاکر طواف کیا۔[1] (بخاری)

لہٰذا اس جگہ قیام کرنا اور ظہر و عصر و مغرب اور عشار کی نماز ادا کرنی جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی یہاں قیام نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اور نہ حج میں کوئی نقصان ہوگا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، محصّب میں ٹھہرنا ضروری نہیں ہے کہ اس کے چھوڑنے سے حج میں کسی قسم کی

---

[1] البخاری: ۱۵۸۹ را لحج، مسلم: ۱۳۱۴ را لحج، ابن خزیمہ: ۲۹۸۳ را لحج۔

[2] البخاری: ۱۷۶۳ را لحج، مسلم: ۱۳۰۹ را لحج، ابوداؤد: ۱۹۱۲ را لحج۔

نقصان ہو جائے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے کوچ کرنے کی آسانی کی وجہ سے ٹھہرے تھے[1] (مسلم)

منیٰ و محصّب سے مکہ کو روانگی:۔

رمی وغیرہ اور محصّب میں قیام کرکے مکّہ مکرّمہ میں آجاؤ اور یہاں سے قیام کو باعثِ سعادت دارین سمجھو، اور نماز روزہ صدقہ خیرات اور دیگر اعمالِ صالحہ کی کثرت کرو، اور نفلی طواف کثرت سے کرو۔ قرآن مجید کی تلاوت کرو، مکّہ والوں کو بُری نگاہ سے مت دیکھو۔ ان کے بعض ناجائز حرکات کی وجہ سے ان پر نکتہ چینی نہ کرو، اور نہ ان کی غیبت اور چغلی کرو، ان کی عزّت اور تعظیم کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونا:۔

بلا رشوت اور بلا تکلیف دہی کے داخل ہونا جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے لیکن دخول کی پریشانیوں کو مدّ نظر رکھ کر فرمایا، نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد میری امّت کو تکلیف ہو گی[2] (ترمذی) لیکن رشوت دے کر اور حاجیوں کو تکلیف دے کر داخل ہونا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ آجکل رواج ہے ایضاح الحجہ میں ہے عمر بن عبدالعزیز جب کعبہ میں جاتے تو یہ کہتے۔

---

[1] مسلم: ۱۳۱۱/ الحج، الترمذی: ۹۲۳/ الحج، البخاری: ۱۷۶۴/ الحج۔
[2] ابوداوٗد: ۲۰۲۹/ الحج، الترمذی: ۸۷۳/ الحج، ابن خزیمہ: ۳۰۱۴/ الحج۔

(۴۸۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ وَعَدْتَّ الْاَمَانَ لِدَاخِلِي بَيْتِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ اَمَانِيْ اَنْ تَكْفِيَنِيْ مَؤُنَةَ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى اَبْلُغَهَا بِرَحْمَتِكَ ۞[1]

الٰہی تُو نے اپنے گھر میں داخل ہونے والوں کے لیے امان کا وعدہ کیا ہے اور اپنے مہمانوں کی سب سے زیادہ عزت کرنے والا ہے۔ میرے لیے امان تُو اس کو ٹھہرا کر دنیا کی ہر قسم کی مصیبتوں اور جنت کے ورے ہر قسم کی پریشانیوں سے تُو میری کفایت کرتا کر تیری مہربانی سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ دعائے ماثورہ اس کی جگہ یہ ہے:

(۴۹۰) يَا رَبِّ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوْفَكَ تُغْنِيْنِيْ بِهٖ عَنْ مَّعْرُوْفِ مَنْ سِوَاكَ يَا مَعْرُوْفًا بِالْخَيْرِ ۞[2]

خدایا میں تیری بھلائیوں کی اُمید لے کر بہت دُور دراز سے آیا ہوں تو مجھے

---

[1] ایضاح الحجہ۔
[2] الاذکار ص۱۶۷۔

اپنی بھلائیاں اور مہربانیاں اس قدر عنایت فرما جو تیرے سوا دوسروں کی مہربانی سے بے پرواہ کردے۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے تھے تو بیت اللہ شریف کے دوستونوں کے متصل دروازہ کے درمیان بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا و استغفار پڑھی، پھر اُٹھ کر اس پر سینہ رخسار مبارک رکھ کر بہت دیر اللہ کی حمد وثنا تہلیل و تسبیح فرماتے رہے، پھر کعبہ کی طرف منہ کرکے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکل آئے[1]

طوافِ وداع:۔ وداع کے معنیٰ رخصت کرنے کے ہیں، حج کے بعد بیت اللہ شریف سے واپسی اور رخصت ہوتے وقت جو آخری طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف صدر و وداع کہتے ہیں یہ طواف آفاقی پر واجب ہے، مکّی پر نہیں اس طواف میں رَمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا۔ اور نہ اس کے بعد سعی ہوتی ہے۔ طواف کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ادا کرو اور ملتزم پر آکر ملتزم سے چمٹ کر سینہ اور داہنے رخسار کو اس سے لگا کر داہنا ہاتھ اوپر اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑ کر نہایت خشوع اور گریہ وزاری اخلاص ومحبت سے خوب دُعائیں کرو، یہ آخری اور چلنے چلانے کا وقت ہے جو مانگنا ہو مانگ لو۔ خدا جانے یہ سعادت پھر نصیب ہوتی ہے یا نہیں، گریہ وزاری

---

[1] النسائیؔ ج ۵ صـ۲۱۹ ، احمد ج ۵ صـ۲۰۸ ۔

کر کے دلی ارمان کو نکال لو۔

رونے سے غم دیں میں مزا ملتا ہے یعقوب سے کچھ رتبہ ہوا ملتا ہے
واں آنکھ کھلی جمالِ یوسفؑ دیکھا یاں بند ہوں آنکھیں تو خدا ملتا ہے

پھر بابِ ابراہیمؑ سے نکل کر بیت اللہ شریف سے رخصت ہو جاؤ۔

تنبیہ:- بعض لوگ رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلتے ہیں یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلّم کی سنّت کے خلاف ہے کسی نبی اور کسی صحابی اور کسی امام سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے۔ جس طرح دیگر مساجد سے نماز وغیرہ کے بعد چلتے ہو اسی طرح خانۂ کعبہ سے واپسی کے وقت چلو۔

بغیر طواف وداع کیے ہوئے بیت اللہ سے واپس ہونا جائز نہیں ہے۔ پہلے لوگ حج سے فراغت کے بعد اِدھر اُدھر جاتے تھے۔ طوافِ وداع نہیں کرتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی شخص آخری رخصتی طواف بیت اللہ کیے بغیر روانہ ہو۔ مگر حائضہ کے لیے اجازت ہے کہ وہ بغیر طواف کیے جاسکتی ہے"[1]

حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حائضہ عورت کے لیے طواف وداع سے پہلے کوچ کرنے کی رخصت دی ہے جب کہ یوم النحر میں طواف افاضہ کرچکی ہو[2] (احمد)

اگر طوافِ وداع کرچکے ہو اور اس کے بعد کسی وجہ سے مکّہ میں

---

[1] مسلم: ۱۳۲۷/الحج، ابوداؤد: ۲۰۰۲/الحج، ابن خزیمہ: ۳۰۰۰/الحج، بخاری باب طواف الوداع، ۱۷۵۵
[2] البخاری: ۱۷۵۱/الحج، مسلم: ۱۳۲۸/الحج، احمد ج ۱ ص ۳۷۰۔

چند دن رہنے کا اتفاق ہو جائے تو چلنے کے وقت پھر دوبارہ طوافِ وداع کرلینا چاہیے۔ بغیر طوافِ وداع ادا کیے ہوئے اگر تم مکّہ سے نکل گئے تو جب تک حرم میں ہو واپس آجاؤ اور طوافِ وداع کرکے واپس جاؤ۔

تبرکات:۔ آبِ زمزم کو تبرّک سمجھ کرلے جانا سنّت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی مبارک ہے بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ دنیا کے سب پانیوں سے بہتر یہ پانی ہے۔ فرمایا مَاءُ زَمْـزَمَ لِمَا شُرِبَ لَـهُ[1] دین و دنیا کی جس حاجت کے لیے پیا جائے وہ پوری ہو جاتی ہے فرمایا خَيْرُ مَاءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ[2] رُوئے زمین کے سب پانیوں سے بہتر زمزم ہے اس پانی کو آبِ تبرّک سمجھ کر ساتھ لے جاتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "وہ خود بھی زمزم لاتی تھیں اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی لے جاتے تھے۔"[3] (ترمذی)

لہٰذا آبِ زمزم کا لے جانا سنّت ہے، اور تسبیح، رومال، سرمہ وغیرہ تبرک سمجھ کرلے جانا جائز نہیں ہے۔ البتہ ہدیہ تحفہ سمجھ کر لیجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زمزم پینے کی دعاء:۔ اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم سے کوئی دُعا ثابت نہیں ہے مگر جلیل القدر

---

[1] دار قطنی ج ۲ ص ۲۸۹ ح ۲۳۹ باب الشرب من ماء زمزم، ابن ماجہ: ۳۰۶۲ /المناسک /الشرب من زمزم
[2] الطبرانی فی الکبیر /المجمع ج ۳ ص ۲۸۶) [3] الترمذی: ۹۶۳ /الحج، الحاکم (صحیح الجامع: ۴۸۰۷) البیہقی ج ۵ ص ۲۰۲

صحابی حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ زمزم پینے کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے۔

(۴۹۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ[1]

اے اللہ میں تجھ سے فائدہ مند علم اور کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

زیارت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وقبر مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

مسجدِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم کے لیے سفر کرنا مسنون اور وہاں پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کرنی باعثِ ثواب ہے۔ مدینہ کی آبادی کو دیکھ کر وہی دُعا پڑھنی چاہیے جو مکّہ کے داخلہ کے وقت پڑھی تھی۔

یہ دُعا بھی مسنون ہے۔

(۴۹۲) اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[2]

ہم لوٹ کر آنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں (مسلم)

---

[1] الحاکم ج ۱ ص۴۷۳، الدار قطنی ج ۲ ص۲۸۸۔

[2] مسلم: ۱۳۴۲ / الحج، الترمذی: ۹۵۰ / الحج۔

مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے وقت وہی دُعا پڑھے جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے۔ (اور جو حرم شریف مکّہ کے داخلہ کے بیان میں لکھی گئی ہے) اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ مسجد سے نکلتے وقت وہی دُعا پڑھے جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے۔ (یہ بھی گزر چکی ہے) مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم میں بلا ناغہ چالیس نمازیں پڑھنے والا دوزخ اور عذاب اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے[1] (مسند احمد) قبر مُبارک کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھے۔ سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں، جو ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے نماز میں پڑھنے کے لیے تعلیم فرمائے ہیں۔

اور درود کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں اور جو صیغے درود شریف کے آئے ہیں وہ پڑھ سکتا ہے۔

(۴۹۳) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ[2] ❁

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(۴۹۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ

---

[1] احمد ج ۳ ص ۱۵۵، ترغیب ج ۲ ص ۲۱۵، الطبرانی الأوسط (المجمع ج ۴ ص ۸)۔
[2] بخاری ج ۲ ص ۲۵۷، ۲۶۱ صفۃ الصلوٰۃ، مسلم: ۴۰۲ الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۹۷۱ الشہد۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ؕ [1]

اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما، جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائی بیشک تُو قابلِ تعریف ہے اور بزرگ ہے۔ اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی۔ بے شک تُو قابلِ تعریف ہے اور بزرگ ہے۔

زیارت قبور

شیخین جلیلین (حضرت ابو بکر صدّیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے مزار مبارک اور جنّت البقیع یا دیگر قبروں کی زیارت کے وقت

---

[1] صحاح ستہ، جامع الاصول: ۲۴۶۶، ۲۴۷۱۔

وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو زیارتِ قبور کے لیے احادیثِ صحیحہ میں وارد ہے۔ جن کا بیان اُوپر آچکا ہے ان میں سے ایک دُعا یہ ہے۔

(۴۹۵) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ؏[1]

اے مومنین و مسلمین اہلِ قبور تم پر سلام، ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

خاص اہلِ بقیع کے لیے یہ دُعا بھی وارد ہے۔

(۴۹۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ؏[2]

اے اللہ اہلِ بقیع کو بخش دے۔

مسجدِ قبا:۔ مسجد قبا میں جا کر دو رکعتیں پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے[3] (ترمذی، نسائی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

---

[1] مسلم: ۹۷۵ / الجنائز، نسائی ج ۴ ص ۹۴، ابن ماجہ: ۱۵۴۷ / الجنائز، احمد ج ۵ ص ۳۵۳۔

[2] مسلم: ۹۷۴ / الجنائز، النسائی: ج ۴ ص ۹۴ / الجنائز۔

[3] النسائی ج ۲ ص ۲۷ / المساجد، الترمذی: ۳۲۴ / الصلوٰۃ، الحاکم (صحیح الجامع: ۶۱۰۱)

ہر ہفتہ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (بخاری[1]) مگر اس کے لیے کوئی خاص دُعا وارد نہیں ہے۔

مسجدِ فتح:۔ مسجد فتح میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز متواتر دُعا مانگی تھی اور تیسرے روز قبول ہوئی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جا کر دُعا مانگتے تھے[2]

سفر سے واپسی کی دعا

جب اپنے وطن کو واپس ہو تو راستہ میں یہ دُعا پڑھے۔

(۴۹۷) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

---

[1] البخاری: ۱۹۳ / افضل الصلوٰۃ، مسلم: ۱۳۹۹ / الحج۔
[2] احمد ج ۳ ص ۳۳۲، البزار (المجمع ج ۴ ص ۱۲)۔

أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاۤءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْأَهْلِ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ؕ

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ کیا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کردیا ہے۔ ورنہ ہم میں اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہ تھی۔ اور بیشک ہم رب کی طرف جانے والے ہیں، اے اللہ اس سفر کو ہم پر آسان کر اور اس کی دوری کو نزدیک کردے، اے اللہ تو ہی رفیقِ سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا، اے اللہ میں سفر کی تکالیف اور برے حال اور مال اور اہل و عیال کی بری حالت سے تیری پناہ مانگتا ہوں ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

جب کوئی نشیب اور سخت زمین آئے تو یہ دعا پڑھے۔

(۳۹۸) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ

ﮯ مسلم: ۱۳۴۳، الحج، ترمذی: ۳۴۴۷، الدعوات، ابوداؤد: ۲۵۹۹، الجہاد، احمد ج ۲ ص ۱۴۴، ۱۵۰

عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ[1] ❁

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہ کو اکیلے شکست دی۔

اپنا شہر دیکھ کر

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دُعا پڑھے۔

(۴۹۹) اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[2] ❁

ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم شریف)

---

[1] البخاری: ۱۷۹۷/ العمرۃ، مسلم: ۱۳۴۴/ الحج۔
[2] مسلم: ۱۳۴۲/ الحج، ترمذی ص ۹۵۰/ الحج۔

اپنے شہر میں داخل ہوکر

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھے[1]

اپنے گھر میں داخل ہوکر

(۵۰۰) اٰوْبًا اٰوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَّا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا[2]

ہم لوٹ کر آئے ہیں۔ اللہ کے آگے توبہ کرتے ہیں وہ ہمارے سب گناہوں کو معاف فرمائے گا۔

حاجی کے استقبال کی دعاء

حاجی سے جو ملنے آئیں وہ اُسے یہ دُعا دیں۔

(۵۰۱) قَبَّلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ[3]

اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ بخشدے اور تیرے خرچ کا

---

[1] البخاری: ۳۰۸۸ / الجہاد، مسلم: ۲۷۶۹، الترمذی: ۳۱۰۲ / التفسیر۔
[2] احمد ج ۱ ص ۲۵۶، ابویعلٰی والطبرانی الکبیر (المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۰)
[3] الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۳ ص ۲۱۱) ابن السنی: ۵۳۸ ص ۳۰۰۔

نعم البدل عطا کرے۔ (مجمع الزوائد بحوالہ طبرانی کبیر و اوسط)

حاجی کا جواب

حاجی اپنے استقبال کرنے والوں کو کیا دُعا دے۔ یہ کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ حاجی جس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگے گا وہ بخشا جائے گا، (مستدرک[1]، حاکم) اس لیے اگر حاجی ان لوگوں کے لیے دعاءِ مغفرت کرے تو انشاء اللہ بے جا بات نہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔

اختتامِ سفر کی دعاء

جب سفر ختم ہو جائے تو یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

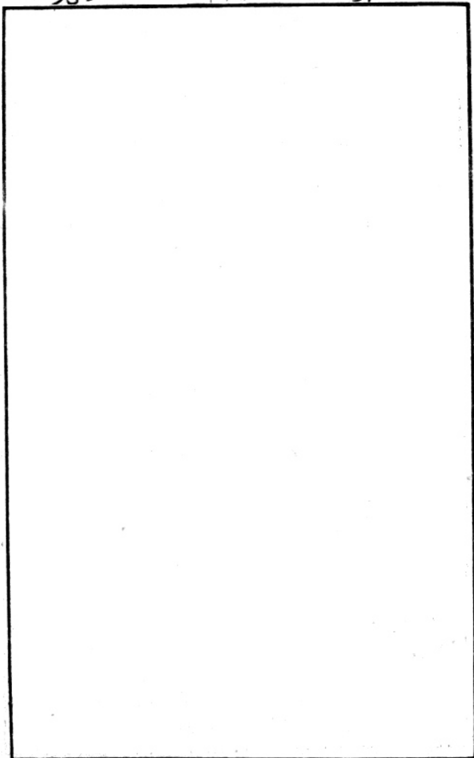
(۵۰۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ[2]

اللہ کا شکر ہے۔ جس کی عزت کی بدولت اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔ (مستدرک، حاکم)

---

[1] البزار، ترغیب ج ۲ ۱۶۷، الطبرانی الکبیر (المجمع ص ۲۱۱)۔

[2] ابن ماجہ: ۳۸۰۳ رالادب، الحاکم ج ص ۴۹۹، ابن السنی ص ۲۸۰۔



پانچویں منزل

جہاد کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد (جنگ) کے وقت ان دعاؤں کو پڑھتے تھے۔

(۵۰۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ ٭[1]

اے اللہ میں تیرے عہد و وعدہ کو طلب کرتا ہوں، اے اللہ اگر تُو چاہے، تو آج کے بعد سے تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

(۵۰۴) سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ ﴿۴۶﴾[2]

---

[1] البخاری: ۲۹۱۵ رالجہاد۔
[2] سورۃ القمر: ۴۵، ۴۶۔

کافروں کی جماعت کی عنقریب ہار ہو جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے گی اور قیامت میں ان کا وعدہ ہے۔ اور قیامت بہت خوفناک اور تلخ ہے۔

(۵۰۵) اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْنِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ ۞ [1]

اے اللہ پورا کر جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ دے جو تُو نے وعدہ کیا ہے اے اللہ اگر تُو ان مسلمانوں کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

(۵۰۶) اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۞ [2]

اے اللہ تُو وہ ہے جس نے کتاب کو اُتارا، بادل کو چلایا۔ اور جلد حساب کرنے والا، کافروں کے لشکر کو شکست دینے والا، اے اللہ تُو ان

[1] مسلم: ۱۷۶۳ / الجہاد، الترمذی: ۳۰۸۱ / تفسیر القرآن۔
[2] البخاری: ۲۹۳۳ / الجہاد، مسلم: ۱۷۴۲، الترمذی: ۱۶۷۸ / الجہاد۔

کافروں کو شکست دے اور ان کو ہلا دے اور ہماری مدد فرما۔ تاکہ ان کافروں پر غلبہ ہو۔

(۵۰۷) اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ *[1]

اللہ بہت بڑا ہے۔ خیبر کے رہنے والے (کفار) برباد ہوں، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُتر پڑتے ہیں تو خوفزدہ لوگوں کی صبح بُری ہوجاتی ہے۔

(۵۰۸) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ *[2]

یا اللہ تُو ہی میرا قوتِ بازو اور مددگار ہے۔ تیری قوت دینے سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے جہاد کرتا ہوں۔

(۵۰۹) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ *[3]

---

[1] البخاری: ۲۹۹۱ / الجہاد، مسلم: ۱۳۶۵ / النکاح، النسائی ج ۶ ص ۱۳۱ / النکاح۔
[2] الترمذی: ۳۵۸۴ / الدعوات ب ۱۲۲، ابوداؤد: ۲۶۳۲ / الجہاد، احمد ج ۳ ص ۱۸۳۔
[3] ابوداؤد: ۱۵۳۷ / الصلاۃ، احمد ج ۴ ص ۴۱۵۔

اے خدا میں تجھ ہی کو (بطور مدد) ان کافروں کے سینوں کے مقابل میں پیش کرتا ہوں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۵۱۰) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَاِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ [1]

اے اللہ تُو ہی ہمارا اور ان کا پروردگار ہے اور ہمارا دِل اور ان کا دِل تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور تُو ہی ان کے اوپر غالب ہے۔

(۵۱۱) يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ [2]

اے روزِ محشر کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔

(۵۱۲) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا [3]

اے اللہ تُو ہمارے عیبوں کو چھپا اور خوف سے امن دے۔

(۵۱۳) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ [4]

---

[1] الطبرانی الاوسط (مجمع الزوائد ۵ ص۳۲۸) ابن السنی: ۶۷۳ ص۲۴۸۔
[2] الطبرانی الاوسط (المجمع ۵ ص۳۲۸) ابن السنی: ۳۳۶۔
[3] احمد ۳ ص۳، البزار (المجمع ۱۰ ص۱۳۶)۔
[4] البخاری: ۴۵۶۳ التفسیر، الحاکم ۲ ص۲۹۸۔

ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے صدق دل سے شہادت کو طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجے پر پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے (مسلم[1]) اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

(۵۱۴) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ[2]

یا اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت فرما۔ اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔

فتح کی دعاء

اسلامی فتح کے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف و شکرگزاری کرنی چاہیئے۔ فخر و غرور ہرگز نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کی فتح کے موقع پر یہ دعا پڑھی تھی۔

(۵۱۵) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ لَاقَابِضَ لِمَا

[1] مسلم: ۱۹۰۹/ الجہاد، ابوداؤد: ۱۵۲۰/ الجہاد، الترمذی: ۱۶۵۳/ فضل الجہاد۔
[2] بخاری: ۱۸۹۰/ فضائل المدینہ، رزین، جامع الاصول ج ۴ ص ۳۵۰۔

بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِیَ
لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَیْتَ وَلَا
مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا
مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ
ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَ
فَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ النَّعِیْمَ
الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَآ اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا،
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا
وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ
وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ، اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا

مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ۞ له

الٰہی ساری خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں جس چیز کو تُو نے پھیلا دیا ہے کوئی سمیٹنے والا نہیں۔ اور اس چیز کا کوئی کھولنے والا نہیں جسے تُو نے سمیٹ دیا اور جسے تُو نے گمراہ کر دیا اُسے کوئی راہ سُجھانے والا نہیں اور نہ کوئی گمراہ کرنے والا ہے۔ جسے تُو نے سیدھا راستہ سُجھا دیا۔ نہیں ہے کوئی روکنے والا جس کو تُو دے۔ نہیں ہے کوئی نزدیک کرنے والا جس کو تُو دُور کر دے اور نہیں ہے کوئی دُور کرنے والا جس کو تُو قریب کر دے۔ اے اللہ ہمارے لیے اپنی برکتیں اپنی رحمت اور اپنی بخشش کے دروازے کھول دے۔ یا اللہ میں تجھ سے ہمیشہ کی نعمت چاہتا ہوں جو نہ رو کی جاتے اور نہ مٹے۔ اے اللہ میں تجھ سے خوف کے دن کا (قیامت کے دن) امن چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری اس برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو تُو نے دی ہے اور اس بُرائی سے جو ابھی تک نہیں آئی۔ الٰہی تُو ہمارے دِلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اس کو ہمارے دِلوں کی زینت بنا دے اور ہمارے

له النسائی فی عمل الیوم ۶۰۹، ص۳۹۶، الحاکم ۳ ص۲۳، ابن حبان (نزل الابرار ص۳۲۸)۔

دلوں میں کفر گناہ اور نافرمانی کی نفرت پیدا کردے اور نیک لوگوں میں سے کردے۔ اے اللہ تو ہم کو مسلمان کرکے مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملادے۔ ہم کو رسوائی اور فتنوں میں مبتلا نہ کر۔ اے اللہ کافروں پر تیری پھٹکار ہو۔ جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور ان کے اوپر مقرر فرمادے سختی اور اپنے عذاب کو اے سچے معبود تو ہماری اس درخواست کو قبول فرمالے۔

کھانے پینے کی دعا

جب کھانا سامنے رکھا جائے تو کیا دعا پڑھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ اس وقت اس دعا کو پڑھتے تھے:

(۵۱۷) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَارَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللهِ[1]

اے اللہ اپنی دی ہوئی روزی میں برکت دے اور آگ کے عذاب سے ہم کو بچا تیرا نام لے کر ہم کھاتے ہیں۔

بیمار کے ساتھ کھانا کھاتے وقت یہ دعا پڑھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجذوم (کوڑھی) کے ساتھ کھانا

[1] ابن السنی، ۵۹۴ ص۱۷۳، نزل الابرار۔

کھانے بیٹھے تو آپ نے یہ دعاء پڑھی تھی :

(۵۱۷) بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ [1]

اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اسی کے اوپر بھروسہ رکھتا ہوں۔

کھانا شروع کرنے کی دعاء

جب کوئی کھانا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے :

(۵۱۸) بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

اللہ کے نام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں۔

نوٹ : اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بھول جائے اور کھانے کے دوران میں یاد آجائے تو اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ کہہ لے۔ [2]

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاء

کھانا کھاچکنے کے بعد یہ دُعائیں مسنون ہیں ان میں سے کوئی بھی

[1] الترمذی: ۱۸۱۷ الاطعمۃ، ابوداؤد: ۳۹۲۵ الطب، ابن ماجہ: ۳۵۴۲ الطب۔
[2] مسند احمد، بخاری فتح ۶ ص ۱۹۶، مسلم ۳ ص ۱۵۹۹، ابوداؤد: ۳۷۶۷ الاطعمۃ، ترمذی: ۱۸۵۸ الاطعمۃ

دعا پڑھے:

(۵۱۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا[1]

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے۔ اے رَب پھر بھی وہ تیرے لیے کافی نہیں ہے اور نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے بے پروا ہی کی گئی۔

(۵۲۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ[2]

اس اللہ کے لیے سب تعریف ہے جس نے ہماری کفایت اور ہم کو سیراب کیا۔ اس حال میں کہ وہ نہ کفایت کیا گیا اور نہ ناشکری کی گئی۔

(۵۲۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ[3]

---

[1] البخاری: ۵۴۵۸ / الاطعمہ، الترمذی: ۳۴۵۶ / الدعوات، ابوداؤد: ۳۸۴۹ / الاطعمہ۔

[2] البخاری: ۵۴۵۹ / الاطعمہ باب مایقول اذا فرغ من طعام۔

[3] ابوداؤد: ۳۸۵۰ / الاطعمہ، الترمذی: ۳۴۵۷ / الدعوات، ابن ماجہ: ۳۲۸۳ / الاطعمہ، احمد ج۳ ص۳۲۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور ہم کو سیراب کیا اور ہم کو مسلمانوں میں سے کیا۔

(۵۲۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا[1] ❊

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانا کھلایا اور سیراب کیا اور اس کے نگلنے کے لائق کر دیا اور اس کے نکلنے کے لیے راستہ بنایا۔

(۵۲۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ[2] ❊

تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی نصیب کی بغیر میری کسی طاقت اور قوت کے۔

دودھ پینے کی دعاء

دودھ پی کر یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

(۵۲۴) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ[3] ❊

---

[1] ابوداؤد: ۳۸۵۱/الاطعمہ، ابن حبان: ۱۳۵۱/الموارد الاطعمہ۔ [2] ابوداؤد: ۴۰۲۳/اللباس، الترمذی: ۳۴۵۸/الدعوات، ابن ماجہ: ۳۲۸۵/الاطعمہ۔ [3] ابوداؤد: ۳۷۳۰/الاشربۃ (بقیہ حاشیہ آگے)

اے اللہ تُو اس میں ہمارے لیے برکت دے اور اس سے زیادہ دے۔

ہاتھ دھونے کی دعاء

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

(۵۲۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا ؕ

اللہ ہی کے لیے سب تعریف جو کھلاتا ہے خود نہیں کھاتا ہے ہم پر اس نے احسان کیا سیدھی راہ دکھائی اور ہم کو کھلایا اور سیراب کیا اور ہر قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں۔

(۵۲۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافِئٍ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ

(بقیہ حاشیہ) الترمذی: ۳۴۵۵، الدعوات، ابن ماجہ: ۳۳۲۲، الاطعمہ۔
[1] النسائی فی عمل الیوم: ۳۰۱ ص۲۶۹، الحاکم ج۱ ص۵۴۶، ابن حبان: ۱۳۵۲، الموارد۔

الشَّرَابِ وَكَسَىٰ مِنَ الْعُرْيِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ؕ[1]

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اس حال میں کہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے کفایت کی گئی اور نہ اس کی ناشکری کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی کی گئی۔ اس اللہ کے لیے تعریف ہے جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ننگے بدن کو پہنایا اور گمراہی سے نکال کر صحیح راستے پر چلایا اور اندھے پن سے بینا کیا اور بہت سی مخلوق پر اسے فضیلت دی۔

(۵۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا ؕ[2]

سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ الٰہی تُو نے آسودہ اور سیراب کیا، ہمارے حق میں اچھا ہو اور تُو نے روزی دی تو بہت دی اور بہت اچھی دی۔ لہٰذا اس میں زیادہ برکت عطا کر۔

[1] النسائی فی عمل الیوم : ۳۰۱، الحاکم ج ۱ ص۵۴۶، ابن حبان : ۱۳۵۲، الموارد۔
[2] حصن حصین بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ موقوفاً عن سعید بن جبیر۔

کھلانے والے کو دعاء دینا

کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دُعاء پڑھے۔

(۵۲۸) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ؕ[1]

اے اللہ اس چیز میں برکت عطا فرما جو تُو نے ان کو دی ہے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(۵۲۹) اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِىْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِىْ ؕ[2]

اے میرے اللہ تُو اس کو کھلا جس نے مجھ کو کھلایا اور اس کو سیراب کر جس نے مجھ کو سیراب کیا ہے۔

آں حضرت ﷺ بھی ان دعاؤں کو ایسے موقع پر پڑھا کرتے تھے۔

کپڑا پہننے کی دعاء

کپڑا پہنتے وقت یہ دُعا پڑھنی مسنون ہے۔

[1] مسلم: ۲۰۴۲، الاشربۃ، شرح السنۃ: ج ۱۱ ص ۳۴۳۔
[2] مسلم ج ۳ ص ۱۲۶، الاشربۃ باب اکرام الضیف۔

(۵۳۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ[1] ❊

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ کو وہ چیز پہنائی جس سے میں نے اپنی شرم گاہ کو چھپا لیا اور اس سے زینت حاصل کرتا ہوں اپنی زندگی میں۔

(۵۳۱) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ[2] ❊

اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تُو نے مجھ کو پہنایا۔ مانگتا ہوں میں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی بُرائی سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔

اور کپڑا اُتارتے وقت بسم اللہ کہہ لینا چاہیے۔ اس سے شیطانوں سے پردہ ہو جائے گا۔[3]

سلام و مصافحہ کی دعاء

جب دو مسلمان ملیں تو ایک دوسرے کو السلام علیکم

[1] الترمذی: ۳۵۶۰، الدعوات ۱۰۸، ابن ماجہ: ۳۵۵۷، اللباس، الحاکم ج ۴ ص ۱۹۳۔
[2] الترمذی: ۱۷۶۷، اللباس، ابوداؤد: ۴۰۲۰، ابن حبان: ۱۴۴۲، الموارد۔ (حاشیہ نمبر ۳ آگے صفحہ پر)

اور وعلیکم السلام کہیں، السلام علیکم کہنے سے دس نیکیاں اور رحمۃ اللہ کہنے سے بیس اور "برکاتہ" کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنے سے ہر ایک کو ۳۰۔۳۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں[۱]

مصافحہ کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

(۵۴۲) یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ[۲] ⁂

اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ بخش دے۔

(۵۴۳) نَحْمَدُ اللّٰہَ وَنَسْتَغْفِرُ لَکُمْ[۳] ⁂

ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے۔

شادی کی دعائیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم نکاح کرنے کا ارادہ کرو تو وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر اللہ کی

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) [۳] ابن السنی: ۲۷۵، الطبرانی الاوسط (صحیح الجامع: ۳۶۰۴) ابن ابی شیبہ ج ۱۰ ص ۳۹۵ مرسلاً

[۱] ابوداود: ۵۱۹۵، الآدب، الترمذی: ۲۶۹۰، الاستیذان، احمد ج ۴ ص ۴۳۹۔

[۲] مجمع الزوائد ج ۸ ص ۵۷۔

[۳] ابوداود: ۵۲۱۱، الآدب۔

حمد و ثنا بیان کر کے یہ دُعاء استخارہ پڑھو۔

(۵۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، فَاِنْ رَأَيْتَ اَنَّ لِيْ فِيْ فُلَانَةٍ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا ۔

اے اللہ تُو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں، تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تُو پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ اگر تُو یہ مناسب خیال کرتا ہے کہ فلاں عورت (اس جگہ عورت کا نام لے) میرے دین اور دُنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدّر کردے اور اگر دوسری بہتر ہے تو اس کو میرے حق میں مقدّر فرما دے۔

خطبۂ نکاح

نکاح کے وقت ایجاب و قبول سے پہلے اس خطبے کو مع آیاتِ قرآنی پڑھے۔[1]

[1] ابن حبان: ۶۸۵ ، الموارد ، الحاکم ص ۳۱۴ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۵۳۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ
اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ٭
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ٭
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَآءً ۚ وَّ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۰﴾

اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں میں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے رہیں اور اسی کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی بُرائی اور اپنے بُرے کاموں سے جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں

---

[1] ترمذی: ۱۱۰۵، النکاح باب خطبۃ النکاح، ابوداؤد: ۲۱۱۸، ایضاً، ابن ماجہ: ۱۸۹۲، النسائی النکاح ج ۳ ص ۱۰۴، الحاکم ج ۲ ص ۱۸۲۔

اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ صرف اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے اس کے بعد تحقیق بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام کاموں سے بُرا کام دین میں نیا کام اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے' جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوگیا۔ اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچایا۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے' اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، شروع کرتا ہوں۔ اے لوگو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلا دیے بہت سے مرد اور عورتیں، اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتے داروں کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو اللہ رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔

(۴:۲۶) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ، مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۞ [1]

[1] ابن ماجہ: ۱۸۴۶ / النکاح۔ صحیح الجامع: ۶۶۸۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سُنّت ہے جس نے میری سُنّت سے اعراض کیا وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔

(۵۳۷) وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ[۱] *

اور یہ بھی فرمایا محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ تمہاری وجہ سے اور اُمتوں پر فخر کروں گا۔

دولہا دلہن کو دعاء دینا

شادی و نکاح ہو جانے کے بعد دولھا دلہن کو یہ دُعا دینی چاہیے۔

(۵۳۸) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ[۲] *

اللہ تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کر دے۔

---

[۱] ابوداوٗد: ۲۰۵۰ ر النکاح، النسائی ج ۶ ص ۶۵ ر النکاح، احمد ج ۳ ص ۱۵۸۔

[۲] ابوداوٗد: ۲۱۳۰، ابن ماجہ: ۱۹۰۵ ر النکاح، الترمذی: ۱۰۹۱ ر النکاح، ابن حبان: ۱۲۸۴ (الموارد فی النکاح)، الدارمی ج ۲ ص ۱۳۳ ر النکاح، الحاکم ج ۲ ص ۱۸۳، احمد ج ۲ ص ۳۸۱۔

شبِ زفاف کی دعاء

پہلی ملاقات کے وقت بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے:

(۵۳۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ ﷺ[1]

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس چیز کی بھلائی کو جس پر تُونے اس کو پیدا کیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جس پر تُونے اس کو پیدا کیا ہے۔

جماع کے وقت کی دعاء

جماع کے وقت دخول سے پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

(۵۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ﷺ[2]

[1] ابوداوٗد: ۲۱۶۰، النکاح، ابن ماجہ: ۱۹۱۸، النکاح، الحاکم ج ۲ ص ۱۸۵، ابن السنی: ۶۰۰۔
[2] البخاری: ۶۳۸۸، الدعوات، مسلم: ۱۴۳۴، النکاح، ابوداوٗد: ۲۱۶۱، النکاح (بقیہ آگے)

اللہ کے نام کے ساتھ جماع کرتا ہوں، اے اللہ تو ہم کو شیطان سے بچا اور دور کر شیطان کو اس چیز سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے۔

جماع کے بعد کی دعاء

جماع کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

(۵۴۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا [۱]

اے اللہ جو چیز تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔

پھل اور میوے دیکھنے کے وقت کی دعاء

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۵۴۲) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا

(پیچھے کا بقیہ) احمد ج ۱ ص ۲۱۷، ابن ماجہ ۱۹۱۹/ النکاح، ترمذی: ۱۶۹۲/ النکاح۔

[۱] مصنف ابن شیبہ: ۹۷۸۳ ج ۱۰ ص ۳۹۵، مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۱۹۴۔

فِیْ مُدِّنَا ؕ[1]

اے اللہ برکت دے تو ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں۔

(۵۴۳) اَللّٰھُمَّ کَمَآ اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَآ اٰخِرَہٗ ؕ[2]

اے اللہ جیسا کہ تُو نے اس کے اوّل کو دکھایا اسی طرح اس کے آخر کو دکھا

آئینہ دیکھنے کی دعاء

آئینہ و شیشہ دیکھتے وقت یہ دُعاء پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آئینہ سے چہرہ انور دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

(۵۴۴) اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ؕ[3]

اے اللہ تُو نے میری بناوٹ اچھی بنائی پس میری سیرت و عادت کو بھی

---

[1] مسلم : ۱۳۷۳ / فضل المدینہ، الترمذی : ۳۴۵۴ / الدعوات، ابن ماجہ : ۳۳۲۹ / الاطعمۃ۔
[2] ابن السنی : ۲۸۱ ص۱۱۳۔
[3] ابن السنی : ۱۶۲ / ابوالشیخ (ارواء الغلیل ج ۱ ص۱۱۳)۔

اچھی بنادے۔

(۵۴۵) اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي وَحَرِّمْ وَجْهِي عَلَى النَّارِ[1]

اے اللہ جیسے تُو نے میری صورت کو اچھی بنائی ہے اسی طرح میری... سیرت کو بھی اچھی بنادے اور میرے چہرے کو آگ پر حرام کردے۔

(۵۴۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوّٰى خَلْقِي وَاَحْسَنَ صُوْرَتِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي[2]

سب تعریف اس کے لیے ہے جس نے میرے جوڑ جوڑ کو ٹھیک بنایا اور میری صورت کو اچھی بنائی اور زینت دی مجھ کو اس چیز میں جو دوسرے میں عیب کا سبب ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم گھر میں داخل ہوتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتے پھر یہ دُعاء پڑھتے۔

[1] ابن حبان کتاب اخلاق النبی وآدابہ ص ۱۸۳، الفتوحات الربانیہ ج ۶ ص ۱۹۵۔
[2] البزار المجمع ج ۱۰ ص ۱۳۸، المروزی فی زوائد الزھد: ۴/۱۱۷، ابن السنی: ۱۶۴ ص ۷۱۔

(۵۴۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا[۱]

اے اللہ میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور گھر سے باہر نکلنے کی بھلائی بھی۔ اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور ہم نے اپنے رب پر بھروسہ کیا۔

بازار میں داخل ہونے کی دعاء

بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دُعاء پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس سے دس لاکھ بُرائیاں دُور کریگا اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔

(۵۴۸) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ

[۱] ابوداؤد: ۵۰۹۶، الادب الطبرانی الکبیر (صحیح الجامع: ۸۰۲)۔

لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ جِلاتا اور مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵۴۵) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً [2]

اللہ کے نام سے، اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو اس بازار میں ہے مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی بُرائی سے اور جو بُرائی اس میں ہے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اس میں خرید وفروخت کا نقصان اُٹھاؤں۔

---

[1] الترمذی: ۳۴۲۸ ، الدعوات ب۳۶ ، ابن ماجہ: ۲۲۳۵ ، التجارات، الحاکم ۱/ ۵۳۸، ۵۳۹۔

[2] البیہقی فی الدعوات (المشکوٰۃ: ۲۴۵۶) الحاکم ا ص۵۳۹، ابن السنی رقم: ۱۸۱۔

مجلس کی دعاء

جب کسی مجلس و محفل میں بات چیت کرنے کے بعد جانے لگے تو یہ دُعا پڑھے، اس کے پڑھنے سے اس مجلس میں جو چھوٹے گناہ ہوں گے معاف کر دیے جائیں گے۔ اگر وہ اچھی مجلس ہے تو اس دُعا کی وجہ سے اس کو ثواب ہوگا۔

(۵۵۰) سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ[1]

اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں، اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تُو ہی معبود ہے اور تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں۔

مجلس سے اُٹھتے وقت اہلِ مجلس کے لئے دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب مجلس سے اُٹھتے تو اپنے اصحا

[1] الترمذی: ۳۴۳۳، الدعوات ب ۳۹، ابن حبان (۲۳۶۶ الموارد) فی الاذکار، البیہقی (بقیہ آگے)

کے حق میں یہ دُعا کرتے۔

(۵۵۱) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِى دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا [1]

(پیچھے کا بقیہ) (المشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۲۷)، احمد ج ۲ ص ۴۹۴۔

[1] الترمذی: ۳۴۹۷، الدعوات ۸۳، الحاکم ص ۵۲۸، ابن السنی: ۴۴۸۔

اے اللہ! تُو ہم کو اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہم کو تیری جنّت میں پہنچادے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تُو ہماری دنیا کی مصیبتوں آسان کردے۔ اور جب تک تُو ہم کو زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہم کو فائدہ پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا۔ اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اُوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے (ترمذی)

مزاج پرسی کی دعاء

(۵۵۳) جب کوئی پوچھے آپ کا کیا حال ہے اور کیسا مزاج ہے تو اس کے جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (یعنی اللہ کا شکر ہے) کہنا چاہیئے۔[۱]

جانور وغیرہ کے پھسلتے وقت کی دعاء

(۵۵۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جانور کے پھسلنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لیا کرو۔ اس سے شیطان ذلیل وخوار کبوتر اور مکھی کی طرح ہو جاتے گا۔[۲]

---

[۱] الطبرانی الکبیر (المجمع ج ۸ ص ۴۶)، ابویعلی (نزل الابرار ص ۳۹)۔
[۲] ابوداؤد: ۴۹۸۳ الآدب، الحاکم ص ۲۹۲، ابن السنی: ۵۱۰ ص ۱۹۰۔

بچہ پیدا ہونے کے وقت کی دعاء

(۵۵۴) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے بچے پیدا ہونے کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت کے لیے اُمّ سلمہؓ اور زینبؓ بنت جحش کو میرے پاس بھیجا کہ جاکر تم دونوں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس "آیت الکرسی" اور "اِنَّ رَبَّكُمُ" آخر تک اور معوذتین پڑھو۔[1]

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾[2]

[1] ابن السنی: ۶۲۵، نزل الابرار ص۳۶۰۔ [2] سورۃ البقرہ: ۲۵۵، ترجمہ ص۔۔۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا لا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿۵۴﴾ ۱

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ لا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ لا وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ لا وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ لا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ۲

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ لا مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ لا

۱ سورۃ الاعراف: ۵۴، ترجمہ ص ___ پر ۲ سورۃ الفلق: ترجمہ ص ___ پر

اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶ [1]

اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دائیں کان میں "اَذان" اور بائیں کان میں "اقامت" (تکبیر) کہی جائے[2] اور "تحنیک" (کھجور یا چھوارہ کسی نیک آدمی سے چبوا کر بچے کے منہ میں دینا) کے وقت برکت کی دعا دی جائے[3]

ساتویں روز عقیقہ کریں اور اس کا اچھا نام رکھیں۔ اور جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھایا جائے[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو "لا الہ الا اللہ" سکھا دو پھر مت پرواکرو کب مریں اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو[5]

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے وقت کی دعاء

عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت قربانی کے جانور کی طرح عمل کرے

[1] سورۃ الناس، ترجمہ ص پر۔
[2] ابوداؤد: ۵۱۰۵/الادب، الترمذی: ۱۵۱۴/الاضاحی، الحاکم ص۱۷۹/۳، احمد ۶/۹، ۳۹۱۔
[3] البخاری: ۵۴۶۸/العقیقہ، مسلم: ۲۱۴۶، ۲۱۴۷/الادب۔
[4] ابوداؤد: ۲۸۳۸/الاضاحی، الترمذی: ۱۵۲۲/الاضاحی، النسائی ص۱۶۶۔
[5] ابن السنی: ۴۲۵ ص۱۶۰، تحفۃ الذاکرین ص۲۳۱۔

اور وہی دُعا پڑھے جو قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت پڑھی جاتی ہے صرف آخر میں بسم اللہ عقیقہ فلاں کا اضافہ کرے اور فلاں کی جگہ بچے یا بچی کا نام لے۔ یعنی پوری دُعا اس طرح پڑھے۔

(۵۵۵) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَمِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَقِیْقَةُ فُلَانٍ (فلاں کی جگہ بچے کا نام لو) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ[1]

[1] فتح الباری ص۲۲ ج۲۸۱، مصنف ابن شیبہ ص۸ ج۵۷، ابوداوٗد: ۲۷۸۵ الضحایا، احمد ص۳ ج۳۶۵، ص۳۵۶۔

تحقیق متوجہ ہُوا میں اپنے چہرے کے ساتھ واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا اس نے آسمانوں کو اور زمین کو یکسو ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز اور میری قربانی اور میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگارِ عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں سے ہوں اے اللہ قبول کر مجھ سے جیسے کہ قبول کی تُو نے اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، اے اللہ تیری طرف اور تیری رضامندی کے لیے فلاں بچّے کی طرف سے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتا ہوں۔

سِنگھیاں لگانے کے وقت کی دعاء

(۵۵۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جس نے پہلے سِنگھیاں لگاتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لی تو سنگھیاں لگوانے سے اس کو فائدہ ہوگا۔[۱]

کان کے آواز کرنے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔ جب تمہارا کان آواز کرنے لگے تو مجھے یاد کرو اور مجھ پر درُود بھیجو اور یہ کہو۔

[۱] ابن السنی: ۱۶۶/ ص۱۷، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۰۸۔

(۵۵۷) ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ [1]

اللہ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔

خلاف شرع کام کے دور کرنے کے وقت کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکّہ کے دن کعبہ شریف میں سے بتوں کو نکالتے وقت یہ فرماتے تھے۔

(۵۵۸) جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ [2]

حق آگیا اور باطل جاتا رہا۔ تحقیق باطل مٹنے والا ہے۔ حق آ ہی گیا اب باطل ظاہر نہ ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

ہدیہ دینے والے کو دعاء

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا ہدیہ بھیجنے والے کو یہ دُعاء

---

[1] الطبرانی الکبیر (المجمع ج۱۰ ص۱۳۶) ابن السنی: ۱۶۵ ص۱۷۱۔
[2] البخاری: ۴۲۸۷ المغازی، مسلم: ۱۷۸۱ الجہاد، ترمذی: ۳۱۳۸ التفسیر۔

دیتی تھیں۔

(۵۵۹) بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ [1]

اللہ تمہارے مال میں برکت عنایت کرے۔

(۵۶۰) بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ [2]

اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔

جانور اور غلام خریدنے کے وقت کی دعا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور اور غلام خریدتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کرو۔

(۵۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ [3]

اے اللہ میں مانگتا ہوں بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی جس پر تُونے

[1] ابن السنی: ۲۷۹، ص۱۱۲، نزل الابرار ص۲۷۶۔
[2] البخاری: ۳۷۸۰ر مناقب الانصار۔
[3] ابن السنی: ۶۰۵، ابوداؤد: ۲۱۶۰ر النکاح، ابن ماجہ: ۱۹۱۸ر النکاح، الحاکم ۱۸۵/۲۔

اس کو پیدا کیا۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی بُرائی اور بُرائی اس چیز کی جس پر تُو نے اس کو پیدا کیا ہے۔

گھوڑے وغیرہ پر نہ ٹھہرنے کی دُعا

اگر کوئی سواری پر نہ ٹھہر سکے تو اس کو یہ دُعا دینی چاہیے۔

(۵۶۲) اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا [۱]

اے اللہ تُو اس کو ثابت رکھ اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب کہ وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا کی تھی۔

نیا کپڑا پہننے والے کو دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نیا کپڑا پہنے دیکھ کر یہ دُعا دی تھی۔

(۵۶۳) اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَّعِشْ حَمِيْدًا وَّمُتْ شَهِيْدًا سَعِيْدًا [۲]

---

[۱] البخاری: ۶۰۹۰/الادب، مسلم: ص۱۱۵/۲ فضائل الصحابہ۔

[۲] ابن ماجہ: ۳۵۵۸/اللباس، ابن السنی: ۲۶۹ ص۱۰۸۔

نیا کپڑا پہنو اور اچھی طرح زندگی بسر کرو اور نیک بخت شہید ہو کر مرو۔

چھینک کی دعاء

چھینکنے والے کو چاہیے کہ ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا ضرور پڑھے۔

(۵۶۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [۱]

ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

(۵۶۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى [۲]

اللہ کی تعریفیں بہت ہی پاکیزہ اور مبارک ہیں۔ جس طرح ہمارا رب پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے۔

(۵۶۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [۳]

---

[۱] ابوداؤد: ۵۰۳۳ / الآدب، النسائی فی عمل الیوم: ۲۱۲، الحاکم ج ۴ ص۲۶۶۔

[۲] ابوداؤد: ۷۷۴ / الصلوٰۃ، ترمذی: ۴۰۴ / الصلاۃ۔

[۳] النسائی فی عمل الیوم: ۲۲۴ ص۲۴۰، الحاکم ج ۴ ص۲۶۶، الطبرانی (المجمع ج ۸ ص۵۷)۔

سب تعریف اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔

سُننے والا چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔[1]

خادم کو دعاء دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے وضو کا پانی لاکر دیا تو آپ نے مجھے یہ دُعا دی۔

(۵۶۷) اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ[2]

اے اللہ! تُو اس کو فقیہ (بہت بڑا عالم) بنادے۔

ہنسی کی دعاء

(۵۶۸) اپنے دوست کو ہنستا ہُوا دیکھ کر اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ کہنا مسنون ہے۔[3]

---

[1] بخاری: ۶۲۲۴ ر الآدب، ابوداوٗد: ۵۰۳۳، احمد ۲/۳۵۳۔

[2] بخاری: ۱۴۳ ر الوضوء، مسلم: ۲۴۷۷ ر الفضائل۔

[3] بخاری: ۶۰۸۵ ر الآدب، مسلم ص ۱۵۷/۷۵ ر فضائل الصحابہ۔

چھٹی منزل

استعاذہ، پناہ مانگنے کی دعائیں

انسان زمانہ کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ تکلفیں عموماً اپنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں، ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہر شخص کوشش کرتا ہے، لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائب اور پریشانیوں سے پناہ مانگی ہے، اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تعلیم دی ہے۔ جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو تو اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں کو دُور کرے گا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دُور فرمایا اور عیش کی زندگی عطا فرمائی، اگر ہم بھی اپنی مصیبتوں کے دُور کرنے کے لیے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کریں تو انشاءاللہ مصیبتیں اور تکالیف دُور ہوں گی۔ آپ استعاذہ والی دعاؤں کو دیکھئے جن دُعاؤں میں شرارت نفس اور

شیطان اور دوزخ وغیرہ سے پناہ مانگی جاتی ہے) حسبِ معمول بوقتِ ضرورت ضرور پڑھا کیجیے، اللہ تعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی مشکلوں اور مصیبتوں کو دُور فرمائے۔ آمین۔

بُرے ہمسایہ سے پناہ کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم بُرے ہمسائے اور پڑوسی سے اللہ سے پناہ مانگتے رہو اور یہ دُعا پڑھا کرو۔

(۵۶۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ [1]

الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے ہمسائے سے سکونت کے گھر میں، کیونکہ جنگل کا ہمسایہ بدل جاتا ہے۔

(۵۷۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ

[1] النسائی ص ۲۷۴/۸ الاستعاذہ، الحاکم ص ۵۳۲، ابن حبان: ۲۰۵۶ "الموارد"۔

دَارِ الْمُقَامَةِ ۞[1]

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے دن اور رات اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے اور بُرے ہمسائے سے رہنے کے گھر میں۔

بدبختی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبختی سے پناہ مانگا کرتے تھے اور یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

(۵۷۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ۞[2]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے، اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے۔

رنج وغم سے پناہ کی دعا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رنج و غم سے پناہ مانگا کرتے تھے

[1] الطبرانی (المجمع ص۱۴۴/۱)۔ [2] البخاری: ۷/۶۳۴۷، الدعوات، مسلم: ۷۰۰۷، الذکر، النسائی ص۲۶۹/۸ الاستعاذہ

اور اس دُعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۵۷۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ[1]

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج و غم سے، اور عاجزی و بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے۔

آنکھ اور کان کی برائی سے پناہ کی دعاء

حضرت ابن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی کوئی ایسی دُعا مجھے بتائیں جس کو میں پڑھ لیا کروں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو

(۵۷۳) اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ[2]

[1] النسائی ج ۸ صـ۲۵۸ / الاستعاذہ، شرح السنۃ ج ۵ صـ۱۵۵۔
[2] النسائی صـ۲۶/۸ الاستعاذہ، ابوداوٗد: ۱۵۵۱، الترمذی: ۳۴۹۴ /الدعوات ۷۵، الحاکم ۱/۵۳۳۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان آنکھ اور دل و زبان اور منی کی برائی سے۔

زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

(۵۷۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ [1]

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔

کاہل وجودی اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعاء

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدحالی بزدلی اور بخیلی وغیرہ سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعاء سکھائی۔

[1] مسلم: ۲۷۳۹ الذکر، ابوداؤد: ۱۵۴۵ الصلاۃ۔

۵۷۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا، اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور کاہلی سے، اور بخیلی، بزدلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! تُو میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما، اور اس کو پاک کر۔ تو سب سے اچھا پاک صاف کرنے والا ہے۔ تُو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

[1] مسلم: ۲۷۲۲، الذکر، النسائی ج ۸ صفحہ ۲۶۰ الاستعاذہ۔

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعاء

محتاجی اور ذلّت سے پناہ مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دُعار کو پڑھا کرتے تھے۔

(۵۷۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ؕ[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، مال کی کمی اور ذلّت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعاء

حضرت سردار دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھوک ستاتی تو آپ اس دُعار کو پڑھتے تھے۔

(۵۷۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهٗ

[1] ابوداوٗد: ۱۵۴۴، الصلاۃ، النسائی ج ۸ ص ۲۶۲، الاستعاذہ، ابن حبان: ۲۴۴۲ "الموارد"

بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ[1]

یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، بُرا ساتھی ہونے کی وجہ سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بُری عادت ہے۔

نفاق اور بری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دُعار کو پڑھ کر نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگتے تھے۔

(۵۷۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ[2]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مخالفت اور نفاق اور بُرے اخلاق سے۔

(۵۷۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ[3]

[1] ابوداؤد: ۱۵۴۷/ الصلاۃ، النسائی ج ۸ ص ۲۶۳/ الاستعاذہ۔

[2] ابوداؤد: ۱۵۴۶/ الصلاۃ، النسائی ج ۸ ص ۲۶۳ ۔

[3] الترمذی: ۳۵۹۱/ الدعوات ۱۲۷، ابن حبان: ۲۴۲۲ (الموارد)۔

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عادتوں، اور بُرے کاموں اور بُری خواہشوں سے۔

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھ کر گمراہی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۵۸۰) اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ[1]

"پروردگار! میں تیرا فرماں بردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رُجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تیری عزت کا دامن تھام کر پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ کردے تُو مجھ کو، تُو ہی ہمیشہ زندہ رہے

[1] احمد ج ۱ ص ۳۰۲، مسلم: ۲۷۱۷، الذکر، الاذکار للنووی: ۲۳۵۔

گا اور جن اور انسان سب مر جائیں گے۔

کفر سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو پڑھ کر کفر سے پناہ مانگتے۔

(۵۸۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ[1]

یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔

ارذل (نکمی) عمر سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ دعا صحابہ کرام کو سکھاتے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۵۸۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[2]

---

[1] النسائی ج ۸ ص ۲۶۵، الحاکم ج ۱ ص ۳۵۔

[2] بخاری: ۴/ ۶۳/ الدعوات، ترمذی ۱/ ۳۵۶/ الدعوات، النسائی ج ۸ ص ۲۶۶/ الاستعاذہ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل، بزدلی اور نکمی عمر سے، اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

ڈوبنے، جل جانے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم یہ دُعا پڑھ کر ڈوبنے اور گر کر مرنے وغیرہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۵۸۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدَمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا [1]

الٰہی! دَب کر مَرنے، گر کر مرنے، ڈوب کر مرنے، جل کر مرنے اور انتہائی بڑھاپے (سٹھیا جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور پناہ مانگتا ہوں اس بات

[1] ابوداوٗد: ۱۵۵۲ الصلاۃ، النسائی ج ۸ ص ۲۸۳ الاستعاذہ، احمد ص ۵۳۔

ہے کہ شیطان موت کے وقت مجھ کو بدحواس کردے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستے میں میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مڑوں اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی کے ڈسنے سے مروں۔

دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اس دعا کو پڑھ کر مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

(۵۸۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ[۱]

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کی شرارت سے۔

---

[۱] البخاری: ۱۳۷۷/الجنائز، مسلم: ۵۸۸/المساجد، النسائی ج ۸ ص ۲۷۵۔

طمع اور لالچ کی برائی سے پناہ کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم طمع اور لالچ کی بُرائی سے پناہ مانگا کرو. یعنی یوں کہو۔

(۵۸۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَمَعٍ یَّهْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ[1]

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہُوں ایسے لالچ سے جو مہر لگنے تک پہنچادے۔

نفس کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعاء

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ دُعاء تعلیم فرمائی تھی۔

(۵۸۶) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ، وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ[2]

---

[1] البیہقی فی الدعوات (المشکوٰۃ: ۲۴۷/۴)، احمد ج ۵ ص ۲۳۲۔

[2] الترمذی: ۳۴۸۳، الدعوات۔

اے اللہ! میرے دل میں بھلائی ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا دے۔

دولت کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو پڑھ کر (غناء) دولت کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۵۸۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔ (حاشیہ آگے صفحہ پر)

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب اور آگ کے فتنہ اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب اور مسیح دجّال کے فتنہ کی بُرائی سے اور غنا کے فتنہ کی بُرائی سے، اور محتاجی کے فتنہ کی بُرائی سے۔ اے اللہ! تُو میرے گُناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے، اور میرے دل کو صاف کر دے جس طرح تُو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے، اور اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سُستی اور بڑھاپے اور قرضہ اور گناہ سے۔

استغفار

استغفار کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ استغفار یعنی معافی مانگنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے (ترمذی، مشکوٰۃ[1]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے اللہ اس کو رنج و تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا (احمد، ابو داؤد[2]) شیطان نے انسانوں کے گمراہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لازم کر رکھا ہے کہ جب تک اس کے بندے توبہ و استغفار کرتے رہیں گے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۱؎ النسائی ص ۲۶۲/۸ الاستعاذہ، مسلم: ۵۸۹ فی المساجد باب مایستعاذ منہ۔

۱؎ الترمذی: ۳۵۴۰/ الدعوات ب ۹۹، احمد ص ۱۶۷/۵، الدارمی ص ۳۲۲، مرعاۃ ۳/ص ۴۷۶۔

۲؎ ابوداؤد: ۱۵۱۸/ الصلاۃ، ابن ماجہ: ۳۸۱۹/ الآدب، احمد ص ۲۴۸/۱، المرعاۃ ص ۴۷۷/۳۔

وہ معاف فرماتا رہے گا[1]۔ قیامت کے دن لوگوں کو بڑے بڑے درجے ملیں گے جن کو پاکر کہیں گے الٰہی یہ درجے ہم کو کیسے مل گئے ہمارے تو ایسے اعمال نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری اولاد کے استغفار کی وجہ سے (احمد[2]) اور گناہوں سے توبہ و استغفار کرنے کی وجہ سے آدمی ایسا ہوجاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہیں[3] (ابن ماجہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم باوجود معصوم ہونے کے دن میں ستّر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے[4] اور ذیل کی دُعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرماکر نیک عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

(۵۸۸) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ[5]

اے پروردگار! تو مجھے بخش دے اور میرے اُوپر توجہ فرما تُو بہت زیادہ توجہ کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۵۸۹) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ

[1] الحاکم ص۲۶۱/۴، احمد ص۲۹/۳۔ [2] احمد ص۵۰۹/۲، الطبرانی (المجمع ص۲۱۰/۱۰)۔
[3] ابن ماجہ: ۴۲۵۰/ الزہد، الطبرانی (المجمع ص۲۰۰/۱۰)۔
[4] البخاری: ۶۳۰۷/ الدعوات، احمد ص۲۸۲/۲۔
[5] ابوداؤد: ۱۵۱۶/ الصلاۃ، الترمذی: ۳۴۳۴/ الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۱۴/ الآدب۔

الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ[1]

میں بخشش چاہتا ہوں اُس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی جو ہمیشہ زندہ رہے گا اور قائم رہے گا اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوں۔

(۵۹۰) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ[2]

اے اللہ! تُو ہی میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تُو ہی۔ تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں اور میں تیرے وعدہ اور اقرار پر ہوں۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے۔ اور اپنے کئے کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا میں معترف ہوں۔ تو بخش دے۔ بیشک گناہوں کا بخشنے والا تُو ہی ہے۔

(۵۹۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَ

---

[1] ابوداؤد: ۱۵۱۷ الصلاۃ، الترمذی: ۳۵۷۷ الدعوات ۱۱۸۔

[2] البخاری: ۶۳۰۶ الدعوات، الترمذی: ۳۳۹۳ الدعوات، النسائی ص ۲۷۹/۸ الاستعاذہ۔

إِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَ عَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

یا اللہ! تُو بخش دے میری خطاؤں کو، اور میری نادانی اور میری زیادتی کو میرے کام میں اور جس کام کو تُو بخوبی جانتا ہے۔
اے اللہ! تُو بخش دے میری واقعی بات کو، اور ہنسی مذاق کی خطاؤں کو، اور جو میں نے جان کر کیا ہو، اور ہر اس گناہ کو جو میرے پاس ہے۔ تُو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا اور ہر چیز پر تو ہی قادر ہے۔

(۵۹۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ [2]

اے اللہ! تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے خوش ہوجا

[1] البخاری: ۶۳۹۸ الدعوات، مسلم: ۲۷۱۹ الذکر۔
[2] ابن ماجہ: ۳۸۳۶ الدعاء، احمد ج ۵ ص ۲۵۳۔

اور ہماری دُعا قبول فرما اور ہم کو جنّت میں داخل کردے اور ہم کو دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سب کاموں کو سنوار دے۔

(۴۹۳) اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا، وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِیْٓ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَیْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا[1]

اے اللہ! تُو ہمارے دلوں میں اُلفت ڈال دے، اور ہمارے درمیان اصلاح کردے اور ہم کو سلامتی کی راہ دِکھا دے اور ہم کو تاریکی سے نجات دے کر روشنی کی طرف لے چل، اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں سے ہم کو بچالے اور ہمارے

[1] ابوداوٗد: ۹۶۹ الصلاۃ، الحاکم ج ا ص ۲۶۵، ابن حبان: ۲۴۲۹ "الموارد"۔

کانوں اور آنکھوں اور دلوں اور بیویوں، اور ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے اوپر توجہ فرما، تُو ہی تو سب سے زیادہ متوجہ اور رحم کرنے والا ہے اور ہم کو تو اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اور اس کی ثناء کرنے والا بنا دے اور ان نعمتوں کو ہمارے اوپر پوری کردے۔

(۶۹۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ[1]

اے اللہ! تُو میرے اُن گناہوں کو بخش دے جو میں نے پہلے کیے اور پیچھے کیے اور جو پوشیدہ اور جو ظاہر طور پر کیے اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

تسبیحات کی فضیلت

تسبیح کے معنی پاکی وصفائی بیان کرنے کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو سُبْحَانَ اللہِ کہتے ہیں اور فی الحقیقت اللہ تعالیٰ تو بذاتِ خود پاک وصاف ہے۔ اس کی پاکی بیان کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی پاکی بیان کرنے والے ان کلمات کی برکت سے اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ

[1] الحاکم ج ۱ ص ۵۲۸۔

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر روز سوؔ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم[1]) اور ایک مرتبہ کہنے سے دس نیکی، دس دفعہ کہنے سے سوؔ نیکی اور سوؔ بار کہنے سے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی[2]) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اللہ کے نزدیک بہت پیارے ہیں۔ زبان پر بہت آسان ہیں اور قیامت کے دن ترازو میں بہت وزنی ہوں گے (بخاری[3]) اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے سے جنّت میں کھجوروں کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی[4]) اور سُبْحَانَ اللّٰہِ نصف (آدھی) ترازو ہے، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ترازو بھر کر ثواب ہے۔ (ترمذی[5]) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے عورتوں کے واسطے فرمایا تم اپنی انگلیوں پر سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ قیامت کے روز یہ کلمات گواہی دیں گے (ابوداؤد[6]) اور آپ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے (مسلم[7]) نیز مندرجہ ذیل دعاؤں کو پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[1] البخاری: ۶۴۰۵، الدعوات، مسلم: ۲۶۹۱، الذکر، الموطا: ۴۸۹ ص ۱۴۰۔
[2] الترمذی: ۳۴۷۰، الدعوات۔
[3] البخاری: ۶۴۰۶، الدعوات اور آخری حدیث، مسلم: ۲۶۹۴، الذکر، الترمذی: ۳۴۶۷، الدعوات
[4] الترمذی: ۳۴۶۴، الدعوات، ابن حبان: ۲۳۳۵، الموارد۔ [5] الترمذی: ۳۵۱۸، الدعوات۔
[6] ابوداؤد: ۱۵۰۱، الصلاۃ، الترمذی: ۳۵۸۲، الدعوات ب ۱۲۱، الحاکم ج ۱ ص ۵۴۷۔ (حاشیہ نمبر ۷ آگے)

(۵۹۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ۞

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر، اور اس کی پاکی ہے اتنی جتنی کہ مخلوق دنیا میں ہے اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کی گنتی کے برابر اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کے بھراؤ

(بقیہ حاشیہ نمبر۷) کہ مسلم: ۲۷۲۶ر الذکر، ابوداؤد: ۱۵۰۳ر الصلاۃ۔
له البزار، الطبرانی فی الکبیر (تحفۃ الذاکرین ص۲۴۱، ۲۴۲ عدۃ الحصن والحصین ص۲۰۱): ۴۹۸، (مجمع الزوائد للہیثمی ۱۰/۹۲، ۹۴)۔

کے موافق، اللہ کی پاکی ہے اس چیز کے شمار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور اللہ کی پاکی ہے بقدر بھرنے اس چیز کے جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے، اور اللہ کی تعریف ہے اتنی کہ جتنی مخلوق اس نے پیدا کی۔ اور اللہ کی تعریف ہے اُس کی مخلوق کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کی گنتی کے برابر اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے اس گنتی کے مقدار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور اللہ کی تعریف ہے اس کی کتاب کے بھرت کے برابر۔

لاحول ولاقوۃ کے فضائل

(۵۹۶) اس دعا کی بڑی تعریف اور فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ جنت کے خزانوں[1] اور جنت کے دروازوں[2] اور درختوں میں سے ہے[3] اس کے پڑھنے سے ننانوے ۹۹ بیماریاں دُور ہوجاتی ہیں[4] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دُعا کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا مطلب جانتے ہو کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے "گناہ سے پھرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی حفاظت سے اور اللہ کی

---

[1] البخاری: ۶۳۸۴ / الدعوات، مسلم: ۲۷۰۴ / الذکر، ابوداؤد: ۱۵۲۶ / الصلاۃ۔
[2] الترمذی: ۳۵۸۱ / الدعوات، الحاکم ج ۴ صفحہ ۲۹۰۔
[3] احمد ۵ صفحہ ۴۱۸، ابن حبان: ۲۳۳۸ "الموارد"۔
[4] الحاکم ج ۱ صفحہ ۵۴۲، الطبرانی الاوسط / الترغیب ۲ صفحہ ۴۴۴، مرقاۃ ۳ صفحہ ۴۹۵۔

عبادت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔[1]

اللہ سے سوال کرنے کی دعاء

سوال کے معنی درخواست کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤں کی اُمّت کو تعلیم فرمائی ہے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حسبِ ضرورت پڑھا کرتے تھے۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

حسنِ عبادت، لسانِ صادق، قلبِ سلیم کیلئے دعاء

(۵۹۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ، وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا

---

[1] البزار (الجمع صـ۹۹)۔

صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ
خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۝[1]

اے اللہ میں مانگتا ہوں اسلام پر ثابت قدمی، اور مانگتا ہوں نیک کام کے ارادہ کو، اور مانگتا ہوں تیری نعمتوں کی شکرگزاری کو اور اچھی عبادت کو، اور مانگتا ہوں سچی زبان اور سلامت رہنے والا دل اور اچھی عادت اور پناہ چاہتا ہوں میری ان برائیوں سے جن کو تُو جانتا ہے۔ اور بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تُو جانتا ہے تُو ہی غیب جاننے والا ہے۔

محبتِ الٰہی کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محبّت الٰہی کے طلب کرنے کے لیے اس دُعاء کو پڑھا کرتے تھے۔

۵۹۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

[1] الترمذی: ۳۴۰۷، الدعوات، ابن حبان: ۲۴۱۷ (الموارد)

يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ[1]

اے اللہ! میں تیری محبت مانگتا ہوں اور تیرے چاہنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے۔ الٰہی تو اپنی محبت میرے جان و مال اور اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ مجھے عطا فرما۔

(۵۹۹) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا فِيمَا تُحِبُّ[2]

الٰہی! تو مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبت جن کی محبت

---

[1] الترمذی: ۳۴۸۹ / الدعوات۔
[2] الترمذی: ۳۴۹۱ / الدعوات۔

تیرے نزدیک مجھے نفع پہنچائے اے اللہ جو محبت کی چیز تُو نے مجھے دی ہے اس کو تُو اپنی محبوب چیز کے لیے میرے واسطے قوت بنا دے۔ اے اللہ! جو محبت تُو نے عطا فرمائی ہے اس کو تُو اپنی محبت کی چیزوں کے لیے میری دِل جمعی کا سبب بنا دے۔

خدا سے ڈرنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ڈر، خوف اور خشیتِ الٰہی کے بارے میں ہر مجلس سے اٹھتے وقت اس دُعا کو پڑھتے تھے۔

(۶۰۰) اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ

دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۞[1]

اے اللہ! تُو ہم کو ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہوجائے، اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہم کو تیری جنت میں پہنچا دے، اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تُو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کردے اور جب تک تُو ہم کو زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہم کو فائدہ پہنچا، اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا، اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرّر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما، اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا، اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلّط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔

اللہ کی رضا اور اس کے دیدار کی دعاء

اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے دیدار کے حصول کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دُعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۱) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى

[1] الترمذی: ۳۴۹۷ الدعوات، الحاکم ۱/۵۲۸، ابن السنی ۴۴۸۔

اَلْخَلْقِ اَحْيِنِىْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّىْ
وَتَوَفَّنِىْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ۔ اَللّٰهُمَّ
وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِى الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،
وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِى الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ،
وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِى الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْئَلُكَ
نَعِيْمًا لَّايَنْفَدُ، وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا
تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَ
اَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْئَلُكَ
لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى
لِقَآئِكَ فِىْ غَيْرِ ضَرَّآءٍ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ
مُّضِلَّةٍ۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا
هُدَاةً مَّهْدِيِّيْنَ ۞

اے اللہ! تو اپنے علمِ غیب کی برکت سے اور اپنی اُس قدرت کے ذریعے جو تیری مخلوق پر ہے۔ تُو مجھے زندہ رکھ، جب تک کہ تُو جانتا ہے کہ میرا جینا اچھا ہے، اور مجھے مار دے جب کہ تو جانتا ہے کہ میرا مرجانا بہتر ہے۔ اے اللہ! میں ظاہر اور باطن میں تیرا خوف چاہتا ہوں، اور خوشی اور غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق چاہتا ہوں، اور محتاجی اور آسودگی کی حالت میں میانہ روی چاہتا ہوں، اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں اور نہ موقوف ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک، اور تیری رضامندی مرنے کے بعد چاہتا ہوں اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں، اور نہ موقوف ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیری رضامندی مرنے کے بعد چاہتا ہوں، اچھے عیش کا طالب ہوں اور تیرے چہرۂ انور کے دیکھنے کی لذّت کا آرزومند ہوں، اور تیری ملاقات کا شائق ہوں بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے، اور بغیر کسی ایسے فتنے کے جو گمراہ کردے۔ اے اللہ تو ہم کو ایمان کی زینت سے مزیّن کردے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا رہنما بنا دے۔ آمین[1]

پرہیزگاری اور دیانتداری کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دُعاء کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَ الْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَآءَ بِالْقَدَرِ[2]

[1] النسائی ۳/ص ۵۴، ۵۵، الحاکم ۱/۵۲۴۔

[2] البیہقی فی الدعوات الکبیر (مشکوٰۃ: ۳۵۰۰ ج ۲/۷۷۰)، الطبرانی والبزار (المجمع ۱۰/۱۷۳)۔

اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی اور پرہیزگاری چاہتا ہوں اور دیانت داری خوش خلقی اور تقدیر پر راضی رہنے کی خواہش کرتا ہوں۔

دل کی صفائی کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دُعار کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۳) اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَا، وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ؕ[۱]

اے اللہ! تُو میرے دِل کو نفاق سے پاک صاف کردے اور میرے کام کو دکھاوے اور زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو چوری خیانت سے کیونکہ تو آنکھ کی خیانت اور دل کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔

(۶۰۴) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِیْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ

[۱] البیہقی (مشکوٰۃ: ۲۵۰۱/ ۲/ ۷۷۰)، تاریخ الخطیب ۵ ص ۲۶۸۔

مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ[1]

اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کردے اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کردے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تُو لوگوں کو عطا فرماتا ہے، یعنی اہل، مال اور اولاد جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں۔

عزّت اور مرتبہ چاہنے کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُعا کو پڑھتے تھے۔

(۶۰۵) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا[2]

اے اللہ! تو ہمارے مال اولاد تقویٰ، پرہیزگاری اور دینداری کو بڑھا، ہم کو بڑھا، گھٹا نہیں، اور ہم کو عزت دے اور ذلیل مت کر، اور ہم کو عطا

[1] ترمذی: ۳۵۸۶، الدعوات۔
[2] ترمذی: ۳۱۷۳، التفسیر، احمد ج ۱ ص ۳۴۔

فرما محروم نہ کر اور ہم کو بڑھا کر پسند فرما اور غیروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہم کو خوش کردے اور ہم سے راضی ہوجا۔

زیادتی علم کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیادتی علم کے لیے اس دُعاء کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۶) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ، وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ[۱]

اے اللہ! جو بات تُونے مجھے سکھائی ہے اس سے تو مجھے فائدہ دے اور فائدہ دینے والی بات مجھے سکھا دے اور میرے علم کو بڑھا دے ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ سے دوزخ والوں کی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔

دل کے غصّہ کو دور کرنے کی دعاء

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ

[۱] ترمذی، ۳۵۹۹، الدعوات، ابن ماجہ ص۲۵۱، المقدمہ۔

آپ مجھے کوئی ایسی دُعا بتا دیجئے جو میں مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا بتائی کہ تم اس کو پڑھتی رہو (احمد)

(۶۰۷) اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ، وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ؎

اے اللہ! نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل کے غصّے کو نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات دے۔

آخری عمر کو بہترین بنانے کی دعا

اس دُعا کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا ہے۔

(۶۰۸) يَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، وَيَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ

ؔ؎ المجمع ج ۱۰ ص ۱۷۶ ـ

وَمَكَايِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ
وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ
وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ
سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَّا فِي قَعْرِهِ وَلَا
جَبَلٌ مَّا فِي وَعْرِهِ، اِجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي اٰخِرَهُ
وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ
أَلْقَاكَ فِيهِ ؕ[1]

اے اللہ! وہ ذات کہ آنکھیں جس کے دیدار کی تاب نہیں لاسکتیں۔ خیالات وتفکرات جسے پا نہیں سکتے۔ ثنا خواں جس کی تعریف و توصیف نہیں کرسکتے۔ حوادث جسے متغیر نہیں کرسکتے۔ گردشِ زمانہ جسے ڈرا نہیں سکتی جو پہاڑوں کے بوجھ اور دریاؤں کے پیمانے جانتا ہے۔ مینہ کی بوندیں اور درختوں کے پتے جس کے شمار میں ہیں اور نیز اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپالیتی ہے اور دِن اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا

[1] طبرانی الاوسط (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۵۸)۔

اس چیز کو جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے۔ میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل فرما اور میرا بہترین دن وہ کر جس روز میں تجھ سے ملوں۔

آگ جہنّم سے بچنے کی دعاء

حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعاء بتائی تھی۔

(۶۰۹) يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ، يَا مَنْ لَّا تُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ، يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حُسْنَ التَّجَاوُزِ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى، يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ، يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّنَا، وَيَا سَيِّدَنَا، وَيَا مَوْلَانَا

وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تَشْوِىَ خَلْقِىْ بِالنَّارِ ؕ[1]

اے وہ ذات! جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور بُرائی کو چھپایا' اے وہ جو گناہوں پر مواخذہ نہیں کرتا' اور عیبوں کی پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بہت معاف کرنیوالے' اے بہت درگزر کرنیوالے' اے عام بخشش کرنیوالے' اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے' اے ہر راز کے رازدار' اے ہر شکایت کے منتہیٰ' اے بڑے درگزر کرنے والے' اے بڑے احسان کرنے والے' اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کو دینے والے۔ اے ہمارے پروردگار' اے ہمارے سردار' اے ہمارے مالک' اے ہماری رغبت کی انتہا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ جھونسنا۔

کارِ خیر کے طلب اور ترکِ منکر کی دعاء

یہ دُعاء اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کے لیے بتایا کہ تم اس کو پڑھتے رہو' اور آپ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اس دُعاء کو آپس میں سیکھو اور سکھلاؤ (ترمذی)

(۶۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ

[1] تحفۃ الذاکرین ص۲۹۴، حاکم ۱/۵۴۴۔

تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَ تَرْحَمْنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ

اے اللہ! میں نیک کام کرنے کی توفیق تجھ سے مانگتا ہوں اور بُرے کاموں کے چھوڑنے کی درخواست کرتا ہوں اور مسکینوں اور غریبوں کی محبت کی دُعا مانگتا ہوں اور تو مجھے بخش دے اور میرے حال پر رحم کر اور جب تُو کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرے، اس فتنہ سے پہلے تو مجھے اُٹھالے یعنی فتنہ میں مجھے مبتلا نہ کر اور اپنی اور اپنے محبّین کی محبّت مجھے دے اور ایسے نیک کام کی محبّت دے جو مجھے تیری محبّت کے قریب کردے۔

اسلام پر قائم رہنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکل اور مصیبت کے وقت اس دُعاء کو پڑھنے کے لیے بتایا۔ (حاکم)

(۶۱۱) اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ

بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ *[1]

اے میرے پروردگار! مجھے اٹھتے بیٹھتے اور جاگتے اسلام ہی پر قائم رکھ. اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے۔ الٰہی میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ الٰہی! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شر سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔

غریبی اور محتاجی سے بچنے کی دعاء

(۶۱۲) اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَّأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَّأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَّأَنْتَ الْبَاطِنُ

[1] الحاكم ۱/۵۲۵، الوابل الصيب ص۲۰۸، ابن حبان: ۲۴۳۰۔

فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ [۱]

اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تُو ہی اوّل ہے۔ تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تُو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تُو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، اور تُو ہی باطن ہے، تیرے نیچے کوئی چیز نہیں کہ میرے قرض کو تُو ادا کر دے۔ اور ہماری مفلسی اور محتاجی کو دولت مندی سے بدل دے۔

شکرگذار بننے کی دعاء

(۶۱۳) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا [۲]

اے اللہ! تو مجھے بہت صبر کرنے والا اور بہت شکر کرنے والا بنا دے، اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔

---

[۱] ابن ماجہ: ۳۸۳۱ / الدعاء، مسلم: ۲۷۱۳ / ۱۰ احمد ۲ / ص ۳۸۱، ص ۴۰۴، ابوداؤد: ۵۰۵۱ الادب، ترمذی: ۳۳۹۷ / الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۳۱، ۳۸۷۳ / الدعاء۔ [۲] مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۸۱

طلبِ رزق کی دعاء

(۶۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْ لِیَ الْخَیْرَ بِنَاصِیَتِیْ، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ، وَ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ، وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ [۱]

خدایا میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں، مجھے قوت دے۔ میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے۔ میں نقیر ہوں مجھے روزی دے۔

جامع دعاء

(۶۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ

[۱] مجمع ۱۰ ص ۱۸۳، طبرانی الاوسط۔

الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ، الَّذِىْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ، وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ، وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ فَرَّجْتَ[1]

اے اللہ تیرے پاکیزہ عمدہ، مبارک، محبوب اور پسندیدہ نام کی برکت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ جب تجھ سے دُعا کی جاتی ہے تو تُو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو تُو دیتا ہے اور جب رحم کی اپیل کی جاتی ہے تو تُو رحم فرماتا ہے اور جب خلاصی کی درخواست دی جاتی ہے تو تُو خلاصی فرماتا ہے۔

کاموں کے آسان کرنے کی دعاء

(۶۱۶) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِىْ فِىْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ، فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ، وَاَسْئَلُكَ

[1] ابن ماجہ: ۳۸۵۹/الدعاء۔

اَلْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [1]

خدایا تُو میرے شکل کاموں کو آسان کردے۔ کیونکہ ہر شکل کام تیرے نزدیک آسان ہے۔ میں تجھ سے ہر امور میں آسانی اور دنیا و آخرت کی معافی کا طالب ہُوں۔

ہدایت مانگنے کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حصول ہدایت کے لیے ان دُعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى [2]

اے اللہ میں ہدایت مانگتا ہوں اور پرہیزگاری وعفت اور بے پرواہی ہے۔

(۶۱۸) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَسَدِّدْنِىْ [3]

اے اللہ تو مجھے صحیح رہنمائی عطا کر اور سیدھا راستہ بتا دے۔

---

[1] مجمع الزوائد ج۱۰ ص۱۸۲ (طبرانی الاوسط)۔

[2] مسلم: ۴/۲۰۸۷، ترمذی: ۳۴۸۹ / الدعاء۔

[3] مسلم: ۲۷۲۵ / الذکر۔

(۶۱۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ[1]

یا اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور روزی عطا فرما۔

(۶۲۰) رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ، وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ، وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ، رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاهِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ[2]

اے میرے پروردگار تُو میری مدد فرما اور دوسرے کی میرے خلاف مت مدد کر، اور مجھے غلبہ دے اور دوسرے کو میرے اوپر مت غالب

[1] مسلم: ۲۶۹۷، الذکر۔ [2] ترمذی: ۳۵۴۶، الدعوات، ابوداؤد: ۱۵۱۰، الصلاة، ابن ماجہ: ۳۸۳۰، الدعاء

کر اور مجھے اچھی تدبیریں بتا دے اور کسی دوسرے کو میرے اوپر غالب آنے کی تدبیر نہ بتا اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے اور ظالموں پر میری مدد فرما۔ اے میرے رب تو مجھے اپنا شکر گزار بنا اور تیری یاد کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا تیرا حکم ماننے والا اور تیری طرف ڈرنے گڑگڑانے اور عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب تو میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا کو قبول فرمالے اور میری دلیل کو ثابت کر دے اور میری زبان کو سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینہ سے کینہ کو نکال دے۔

اصلاحِ دنیا کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے بارے میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۲۱) اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

اے اللہ! تو میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے، اور میری دنیاوی اصلاح فرمادے جس میں میری روزی ہے، اور میری آخرت کو ٹھیک کردے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے، اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کے زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے۔[۱]

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعاء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعاء تعلیم فرمائی تھی کہ اس کو پڑھا کرو۔

(۶۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَآءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَالْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِيْٓئَتِیْ، وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

[۱] مسلم ۲۷۲۰، الذکر والدعا الطبرانی الصغیر (المجمع ج ۳ ص۱۷۷)۔

فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ
وَاٰخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى
مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ
مَا اٰتِیْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا
بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ
الْجَنَّةِ اٰمِيْن ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ
ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ
ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْن ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ
فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ
وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْيَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ

وَفِی عَمَلِی، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِی، وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن[1]*

اے اللہ میں تجھ سے اچھی طرح مانگنے کی چیز مانگتا ہوں اور اچھی دعا اور اچھی کامیابی اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور جینے اور مرنے کی اچھائی کو، اور ثابت رکھ مجھ کو (دین اسلام پر) اور (میری نیکیوں کے) پلّے کو بھاری کردے اور میرے ایمان کو ثابت و قائم رکھ اور میرے درجہ کو بلند کر اور میری نماز کو قبول فرما اور میرے گناہ کو بخش دے اور میں مانگتا ہوں تجھ سے جنّت کے بڑے بڑے درجوں کو (اے اللہ قبول کر) اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اوّل بھلائی اور آخر بھلائی اور تمام بھلائیوں کو اور اوّل بھلائی اور آخر بھلائی کو اور ظاہری بھلائی اور باطنی بھلائی کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو ــــــــ اے اللہ اس کو قبول فرما۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس عبادت کی بھلائی جو میں لاتا ہوں اور اس کام کی بھلائی کو جو کرتا ہوں عضو سے اور اس بھلائی کو جو دل سے کرتا ہوں اور ظاہری اور پوشیدہ بھلائیوں کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو۔ اے اللہ اس کو تُو قبول فرما۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہُوں تجھ سے کہ میرے ذکر کو بلند کردے اور میرے گُناہ کو دُور کردے اور میرے کام کو اچھا کردے اور میرے دِل کو پاک کردے اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر میرے دِل کو روشن کر اور میرے گناہ کو معاف کر اور جنّت کے بڑے بڑے مرتبوں کو تجھ سے مانگتا ہوں الٰہی تُو اس کو قبول فرما۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہُوں تو میرے کان

[1] الحاکم ج ۱ صفحہ ۵۲، الطبرانی الاوسط (المجمع ج ۱۰ ص ۱۷۵، ۱۷۶)۔

اور میری آنکھ میں برکت دے اور برکت دے میری جان اور میری ظاہری اور باطنی عادتوں اور میرے اہل و عیال اور میرے جینے اور مرنے اور میرے کام میں اور میری نیکیوں کو قبول فرما اور جنت میں تجھ سے بڑے بڑے درجوں کو مانگتا ہوں۔ میری اس دُعا کو قبول فرما۔

قناعت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

(۶۲۳) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ[۱]

اے اللہ جو چیز تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اس میں قناعت دے اور برکت دے اور ہر غائب ہونے والی چیز پر تو بھلائی کے ساتھ میرا نگہبان اور محافظ ہو جا۔

(۶۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ

[۱] الحاکم ۱/۵۱۰، ابن شیبہ ۹۶۸۲، ج ۱۰ ص ۳۶۸، البخاری فی الادب المفرد ۳/۱۳۲۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ
مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ
إِنِّيْٓ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا
مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ
قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا [1]

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کو جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا و آخرت کی تمام برائیوں سے جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا۔ اے اللہ میں تجھ سے ان بھلائیوں کو مانگتا ہوں جن کو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے اور ان برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے اے اللہ میں تجھ سے جنّت مانگتا ہوں اور وہ بات اور وہ کام جو مجھے جنّت سے قریب کردے اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات اور کام سے جو دوزخ سے نزدیک کرے اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ ہر فیصلہ تقدیر کو میرے حق میں بہتر کردے۔

[1] ابن ماجہ: ۳۸۴۶، الدعاء، ابن حبان: ۲۴۱۳، الموارد، احمد ۶ ص ۱۳۴

روزی کی کشادگی کی دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کشائش رزق کے لیے یہ دُعا کرتی تھیں۔

(۶۲۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ[1]

کشادہ روزی کی دعاء

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے روزی کی تنگی کی شکایت کی۔آپ نے اس سے فرمایا کہ جب تو گھر میں داخل ہو تو سلام کر، خواہ کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اور ایک دفعہ سورۂ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورۃ پڑھ۔اس نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے کشادہ روزی اس کو عطا فرمائی اور وہ مالامال ہوگیا، اس نے اس دُعاء کو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں کو بھی بتایا جس سے سب کو فائدہ پہنچا۔ (نزول ابرار) اور اگر اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

(دار قطنی، بیہقی)

[1] الحاکم ۱/۵۴۲، الطبرانی الاوسط (صحیح الجامع: ۱۲۶۶)۔

مال تجارت میں برکت ہونے کی دعاء

(۶۲۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو چاہتاہے کہ جب تو سفر کو نکلے تو اپنے ساتھیوں سے حالت اور سہولت میں بہتر ہو اور توشہ میں اُن سے بڑھ کر، انھوں نے عرض کیا ہاں. آپ نے ارشاد فرمایا تم ان پانچوں سُورتوں کو پڑھ لیا کرو یعنی (۱) قُلْ یَاۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پوری سُورۃ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پوری سُورۃ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سُورۃ۔ (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سُورۃ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سُورۃ۔ ہرایک سُورۃ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ پر ختم کرو. حضرت جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مالدار ہوگیا جیسا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوگیا[1]

نظر بد اور مال کی حفاظت کی دعاء

(۶۲۷) انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے جس بندے کو اہل اور مال اور اولاد کی قسم سے کوئی نعمت عطا فرمائے اگر وہ کہے مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اُس نعمت میں موت کے سوا کوئی آفت نہ دیکھے۔ ٭٭٭

[1] مسند ابویعلی۔

ساتویں منزل

کلمۂ طیّبہ کی فضیلت

کلمۂ طیّبہ کی احادیث میں بہت فضیلت مذکور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ (مسلم[1]) اور دوسری حدیث میں فرمایا اگر تمام آسمان اور زمین والے ایک پلّے میں رکھے جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو دوسرے پلے میں تو کلمۂ طیّبہ کا پلّہ بھاری ہوگا۔ (ابن حبّان[2]) اور فرمایا قیامت کے روز سب سے زیادہ شفاعت کا وہی مستحق ہوگا جو سچّے دل سے کلمۂ طیّبہ پڑھتا ہے۔ (بخاری[3]) اور فرمایا قیامت کے روز ننانوے سجلات اور کلمۂ طیّبہ کا پرچہ ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا تو کلمۂ طیّبہ کا پرچہ بھاری ہوگا۔[4] (ابن ماجہ) اور فرمایا سب ذکروں سے بہتر ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے (ترمذی[5])

---

[1] البخاری: ۵۸۲۷، اللباس، مسلم: ۱۵۴، الایمان۔

[2] ابن حبان: ۲۳۲۴، الموارد، الحاکم ج ۱ ص ۵۲۸، شرح السنہ ج ۵ ص ۵۴۔

[3] البخاری: ۹۹، العلم۔

[4] الترمذی: ۲۶۳۹، الایمان، ابن ماجہ: ۴۳۰۰، الحاکم (الترغیب ج ۲ ص ۴۱۸)۔

[5] الترمذی: ۳۳۸۳، الدعوات، ابن ماجہ: ۳۸۰۰، الادب، ابن حبان: ۲۳۲۶، الموارد۔

اور فرمایا تم اپنے ایمان کو نیا کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کو کس طرح نیا کریں فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کثرت سے پڑھا کرو[۱]۔ (احمد، طبرانی) اور فرمایا جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب پائے گا[۲] اور سو مرتبہ پڑھنے سے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب پائے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ پڑھے[۳] (مصنف ابن ابی شیبہ)

اور فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ[۴] یہ دو کلمے ہیں پہلے کلمہ عرش تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں، اور آسمان اور زمین کے بیچ کو بھی بھر دیتا ہے۔

اور اگر ان دونوں کو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں[۵]۔

کلمۂ شہادتین کی فضیلت

(۶۲۸) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

---

[۱] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۸۲)، احمد ج ۲ ص ۳۵۹، الحاکم ج ۴ ص ۲۵۶۔
[۲] البخاری: ۶۴۰۴ الدعوات، مسلم: ۲۶۹۳ الذکر، الترمذی: ۳۵۵۳ الدعوات ص ۱۰۴۔
[۳] مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۵۲۵ ج ۱۰ ص ۳۰۸، البخاری: ۶۴۰۳ الدعوات، مسلم: ۲۶۹۱ الذکر۔
[۴] الطبرانی (المجمع ج ۱۰ ص ۸۶۔ [۵] الترمذی: ۳۴۶۰ الدعوات، الحاکم ۱ ص ۵۰۳، احمد (صحیح الجامع: ۵۵۱۳)۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے گا اس پر دوزخ حرام ہوجائے گی [1] (بخاری، مسلم)

اور فرمایا جو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل کرے گا اور وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے [2] (مسلم، بخاری)

درود شریف کے فضائل

درود شریف کی بہت بڑی بزرگی ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد سب سے بہتر عبادت درود شریف کا وظیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اپنے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

[1] مسلم: ۲۹ الایمان، الترمذی: ۲۶۴۰ ۔
[2] البخاری: ۳۴۳۵ الانبیاء، مسلم: ۲۹ الایمان ۔

(مسلم[1]) اور اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں[2] (نسائی) اور ایک روایت میں ہے کہ جو ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستّر رحمتیں بھیجتے ہیں[3]۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی دُعار کا ایک تہائی حصہ درود ہی کو بناتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر اس سے زیادہ کروگے تو افضل ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا دو تہائی کرتا ہوں فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ کروگے تو افضل ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا میں اپنی تمام دُعار کا وقت آپ کے اوپر درود بھیجنے کا مقرر کرتا ہوں آپ نے فرمایا اِذًا یَکْفِیْكَ اللّٰہُ اَمْرَكَ مِنْ دُنْیَاكَ وَاٰخِرَتِكَ اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے کاموں کو کافی ہوگا[4]۔ سچ ہے درود شریف کی برکت سے دُنیا اور آخرت کی مصیبت دُور ہوجاتی ہے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا یعنی اسی درود شریف ہی سے ملا جو کچھ ملا۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اوپر

---

[1] مسلم: ۴۰۸ ، الصلوٰۃ ، ابوداؤد: ۱۵۳۰ ، النسائی ج ۳ ص۵۰ السہو۔
[2] النسائی: ج ۳ ص۵۰ السہو، الحاکم ج ۱ ص۵۵۰، احمد (صحیح الجامع: ۶۲۳۵)۔
[3] احمد ج ۲ ص۱۸۷
[4] احمد ج ۵ ص۱۳۶ ، فضل الصلوٰۃ علی النبی ص۷۸۔

محبّت و شوق سے جتنا ہی زیادہ درود بھیجے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع و شہید ہوں گا۔ اور وہ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا[1] (القول البدیع)

اور فرمایا جو میرا نام سُن کر مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بخیل ہے[2] (ترمذی) اور فرمایا قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ ہوگا جو کثرت سے مجھے درود بھیجے ہے[3] (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں میری امّت کے سلام کو مجھ پر پیش کرتے رہتے ہیں[4] (نسائی، دارمی) اور اللہ میری رُوح کو لوٹا دیتا ہے میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں[5] (ابوداؤد)

اور فرمایا جو پورے پورے ثواب لینے سے خوش ہو تو اس کو چاہیے کہ نبی اور آلِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے[6] (ابوداؤد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تک نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو گے تمہاری دعائیں زمین و آسمان کے درمیان لٹکی رہیں گی۔ درود پڑھنے سے دُعا قبول ہوتی ہے[6] (ترمذی) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر دس مرتبہ درود

---

[1] القول البدیع [2] الترمذی: ۳۵۴۶ /الدعوات۔ [3] ترمذی کتاب الدعوات۔

[4] النسائی فی عمل الیوم: ۵۶ ص۱۶۳، احمد ص۱: ۲۰۱، النسائی ص۴۳ /السہو، الحاکم ص۴۲۱۔

[5] ابوداؤد: ۲۰۴۱ /الحج، احمد ج ۲ ص۵۲۷۔

[6] ابوداؤد: ۹۸۳ /الصلوٰۃ، ترمذی: ۴۸۶ /الصلوٰۃ، رزین (جامع الاصول)۔

[7] الطبرانی الاوسط (الترغیب ج ۲ ص۴۹۵، الطبرانی الصغیر ج ۲ ص۴۸۔

بھیجے گا. اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو سو بار پڑھے گا تو وہ نفاق و دوزخ سے بری ہو گا قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رہے گا۔[1] (طبرانی)

درود شریف کے بے شمار فضائل ہیں جن کو محرر سطور بیان کرنے سے قاصر ہے. علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع اور مجدد ملت حضرت سید صدیق حسنؒ نے نزل الابرار اور حافظ ابن قیمؒ نے جلاء الافہام میں نہایت بسط و تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ وَاِنْ شِئْتَ زِیَادَۃَ التَّحْقِیْقِ فَطَالِعْهَا

درود شریف کے پڑھنے کے مقامات واوقات

ان تینوں حضرات نے فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا چاہیے (۱) نماز کے تشہد اولیٰ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک، تشہد آخیرہ میں بالاتفاق (۲) قنوت کے آخر میں (۳) نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد (۴) خطبہ میں (۵) موذن کے اذان کے جواب کے بعد و اقامت کے وقت (۶) دُعا کرتے وقت اوّل، درمیان، آخر میں (۷) مسجد میں داخل ہوتے اور اس سے باہر نکلتے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) مجلس میں (۱۰) رسول اللہ

[1] ابوالشیخ (نزل الابرار ص۱۸۲) شرف اصحاب الحدیث ۵۶ ص۳۶۔

صلے اللہ علیہ کے نام مبارک سُننے کے وقت (۱۱) لبّیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۲) حجرِ اسود کے بوسہ لیتے وقت (۱۳) بازار میں جانے کے وقت، اور واپسی کے وقت (۱۴) رات کو سوکر کھڑے ہونے کے وقت (۱۵) قرآن مجید کے ختم کرنے کے بعد (۱۶) رنج و غم کے وقت (۱۷) جمعہ کے دن (۱۸) مسجد کے پاس سے گزرنے اور اس کے دیکھنے کے وقت (۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک لکھتے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃُ جَارِیَۃً لَہٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ۔[1]

جو کتاب لکھنے میں میرے اوپر درود بھیجے گا تو فرشتے ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا صلے اللہ علیہ وسلم دائما سبحان اللہ کیا شانِ عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ ہے۔ موجودہ زمانے کے مؤلفین اور مصنفین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے بعد صرف (صلعم) لکھ کر اکتفا کرتے ہیں۔ خاکسار محررِ سطور کے نزدیک یہ کفایت شعاری مستحسن نہیں ہے۔ محدّثینِ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کفایت شعاری کو

[1] ابو شیخ (نزل الابرار صہ ۱۸۲) شرف اصحاب الحدیث: ۶۵ صہ ۳۶۔

پسند نہیں فرمایا، بلکہ ہر جگہ نام مبارک پر صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ تحریر فرمایا اور اسی وجہ سے ان کی مغفرت ہوئی۔ (نزل الابرار ۱۴۲ ص۱۴۳) (۲۰) صبح وشام کے وقت (۲۱) گناہ سے توبہ کے وقت (۲۲) محتاجی کے وقت (۲۳) منگنی اور نکاح کے وقت (۲۴) وضو کے بعد (۲۵) نمازوں کے بعد (۲۶) ہر کام شروع کرتے وقت۔

ان مذکورہ اوقات کے دلائل کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں طوالت کی وجہ سے نہیں لکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔[1]

درود شریف کے بہت فوائد ہیں جو نزول الابرار اور جلاء الافہام القول البدیع، مفتاح الحسن وغیرہ میں وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے اس جگہ نہیں لکھے جارہے ہیں۔

درود شریف کے صیغے

درود شریف مختلف روایات سے متعدد طریق سے منقول ہے جن کو علامہ نووی ؒ نے شرح مہذب و اذکار میں اور علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اور حافظ ابن القیم ؒ نے جلاء الافہام اور مجدد

[1] ابن ماجہ: ۹۰۶، اقامۃ الصلوٰۃ بالصلوٰۃ علی النبی۔

ملّت سید صدیق حسن نے نزل الابرار میں اور ابن الہمام اور ابن حجر مکی اور صاحب ذخیرۃ الخیر اور عراقی نے اور ملا علی قاریؒ نے الحزب الاعظم میں اپنے طرز پر لکھا ہے ان صیغوں کی تعداد اسّی (۸۰) کے قریب ہے۔ چند صحیح صیغوں کو ذیل میں درج کرتے ہیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں اللہ نے سلام کا طریقہ تو ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہو۔

(۶۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ[1]

اے اللہ رحمت اتار محمدؐ پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ رحمت اتاری ابراہیم اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

(۶۳۰) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰىٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰىٓ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰىٓ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

[1] الدار قطنی ج ۱ ص ۳۵۴، جلاء الافہام ص ۲۱۔

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [1]

اے اللہ تو برکت نازل فرما (محمد صلے اللہ علیہ وسلّم پر) اور آلِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السّلام پر برکت اُتاری توہی لائقِ تعریف و بزرگ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر درود شریف کی خصوصیت کی دو وجہیں بیان کی جاتی ہیں (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں تمام نبیوں نے السّلام علیکم کہا مگر آپ کی اُمّت پر سوائے ابراہیم علیہ السّلام کے اور کسی نبی نے سلام نہیں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلے میں اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا کرو۔

۲- یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو سب گھر والوں کو جمع کرکے بیٹھے تو پہلے آپ نے یہ دعاء کی۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ شُيُوْخِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَنِّئْهُ مِنِّي السَّلَامَ۔

یا اللہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بوڑھوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ اس پر سب اہلِ بیت نے آمین

[1] بخاری مع الفتح ۱۱/۱۲۸ تا ۱۳۸ - ۲۸ ر فی الغزوات، باب الصلوٰۃ علی النبی وفی تفسیر سورۃ الاحزاب، مسلم: ۴۰۶ ر فی الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی، ابن ماجہ: ۹۰۶ ر اقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

کہی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ کُھُوْلِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّہٖ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالُوْا (اٰمِیْن) الٰہی امت محمدیہ کے بوڑھے میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی۔ پھر اسمٰعیل علیہ السلام نے دعا کی اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنْ شَبَابِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّہٖ مِنِّی السَّلَامَ فَقَالُوْا آمِیْن۔ یا اللہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نوجوانوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی۔ پھر حضرت سارہ علیہا السلام نے دعا کی اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنَ النِّسْوَانِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَنِّہٖ مِنِّی السَّلَامَ۔ اے اللہ جو عورت امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے اس گھر کا حج کرے اس کو میرا سلام پہنچا دے سب گھر والوں نے اس پر آمین کہی۔ پھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے دعا کی اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ مِنَ الْمَوَالِیْ وَالْمَوَالَاتِ۔ اے اللہ جو امت محمدیہ کے آزاد غلاموں اور باندیوں میں سے اس گھر کا حج کریں ان پر میرا سلام پہنچا دے۔ سب گھر والوں نے آمین کہی۔

جب ان لوگوں نے پہلے ہی اس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلے میں ان پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا:

(۶۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ [1]

اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ جس طرح رحمت بھیجی تونے ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اُتار محمد اور آلِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح برکت اتارا ابراہیمؑ پر۔

(۶۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [2]

اے اللہ رحمت بھیج محمد اور آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیمؑ پر۔ اور برکت نازل کر محمد اور آل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح کہ تونے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر سارے

[1] نسائی ج ۳ ص ۴۵ السہو، مسلم: ۴۰۵ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی، ابوداوٗد: ۹۸۰ الصلوٰۃ
[2] النسائی فی عمل الیوم: ۴۹ ص ۱۶۰، ابوداوٗد: ۹۸۱ الصلوٰۃ۔

جہاں میں تحقیق تو ہی ہے خوبیوں والا اور عزّت والا۔

(۶۴۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞

اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نبی امّی اور آلِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السّلام پر اور برکت نازل کر محمد نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم علیہ السّلام پر تو خوبیوں والا عزّت والا ہے۔

(۶۴۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞[1]

[1] الحاکم ج ا ص ۲۶۸، احمد ۴ ص ۱۱۹، ابن خزیمہ: ۷۱۱، الصلوٰۃ۔

اے اللہ رحمت بھیج محمد نبی امی اور آل محمد (صلے اللہ علیہ السلام) پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل کر محمد نبی امی اور آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی خوبیوں والا عزت والا ہے۔

(۶۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ [1]

اے اللہ تو درود بھیج محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی بیبیوں اور آپ کی اولاد پر جس طرح کہ درود بھیجی ابراہیمؑ پر اور برکت اتار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی اولاد پر جس طرح کہ برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی حمیدٌ مجید ہے۔

(۶۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ

---

[1] البخاری ۶۳۶۰ / الدعوات، مسلم: ۴۰۷ / الصلوٰۃ، ابوداؤد: ۹۷۹ / الصلوٰۃ۔

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ[1]

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہلبیت پر جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو حمیدٌ مجیدٌ ہے۔ اے اللہ تو رحمت اتار ہمارے اوپر ان لوگوں کے ساتھ۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں پر جس طرح برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ تو ہمارے اوپر برکت نازل کر، ان کے ساتھ اللہ کی رحمتیں اور مومنوں کا درود نازل ہو محمد نبی امی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر تمہارے اوپر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

(۶۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

[1] الدار قطنی ج ۱ ص ۳۵۴، جلاء الافہام ص ۲۱، الدار قطنی وابن القیم۔

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ[1]

اے اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت اُتار محمد صلی اللہ علیہ السلام اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور رحم فرما محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح رحمت فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔

(۶۳۸) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ
بَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

[1] ادب المفرد: ۶۴۱ ج ۲ ص۹۸ مع الشرح، تہذیب الارشاد (فتح الباری ج ۱۱ ص۱۵۱)۔

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ[1]

اے اللہ کردے تو اپنی رحمتوں اور برکتوں کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کیا تو نے اس کو ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تحقیق تو خوبیوں والا عزّت والا ہے اور برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ بزرگ ہے۔

(۶۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ[2]

الٰہی تو رحمت بھیج محمد نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں۔ اور آپ کی اولاد اور اہل بیت پر جس طرح رحمت بھیجی آل ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزّت والا ہے۔

---

[1] احمد ج ۵ ص۳۵۳۔
[2] الدارقطنی ج ا ص۳۵۵، جلاء الافہام ص۲۱، الدارقطنی وابن القیم۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ

يَقُوْلُ مُؤَلِّفُ ذَالِكَ الْكِتَابِ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمِسْكِيْنُ الْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ الرَّاجِيْ لُطْفَهُ الْقَوِيِّ اَبُو الصَّمْصَامِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ يَادِ عَلِي الْبَسْتَوِيِّ سَلَّمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ عَنْ حَوَادِثِ الْجَلِيِّ وَالْخَفِيِّ اِنَّهٗ قَدْ فَرَغَ مِنْ تَسْوِيْدِهٖ وَتَرْصِيْفِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقْتَ الضُّحٰى سَبْعَةً وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْجَمَادِي الْاُوْلٰى سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَثَلٰثَ عَشَرَةَ مِنْ مِّائَةٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا اَلْفُ اَلْفُ صَلٰوةٍ وَتَحِيَّةٍ بِمَدْرَسَةِ دَارُ الْقُرْاٰنِ وَ الْحَدِيْثِ الشَّهِيْرَةِ بِمَدْرَسَةِ الْحَاجِّ عَلِيْ جَانِ الْمَرْحُوْمِ الْوَاقِعَةِ فِيْ بَلْدَةِ دِهْلِيْ حَمٰهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفِتَنِ اَلَّفَ هٰذِهِ الزُّبُرِ فِيْ اٰوَانِ الْحُرُوْبِ الَّتِيْ اِشْتَدَّ ضِرَامُهَا وَاشْتَعَلَ لَهَابُهَا فِيْ اَرْجَاءِ الْهِنْدِ وَجَاءَتْ سُمُوْمُهَا وَشَرَارُهَا وَوَجَلُهَا وَفَزَعُهَا فِيْهِ بِذَالِكَ الْخَلَائِقِ الْمُتَحَيِّرُوْنَ الْخَائِفُوْنَ عَلٰى نُفُوْسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَ اَوْلَادِهِمْ وَنِسَآءِهِمْ فَرَقَمَ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ لِيَلْجَؤُا وَيَتَضَرَّعُوْا بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ تِلْكَ الْاٰفَاتِ وَيَسْتَغْفِرُوا الذُّنُوْبَهُمْ وَيَسْتَنْصِرُوْا مِنْ رَّبِّهِمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ لِاَوْلَادِيْ عَبْدُ الرَّشِيْدِ وَعَبْدُ الْحَلِيْمِ وَعَبْدُ الْحَيِّ وَاٰمِنَةَ وَمَحْمُوْدَةَ وَمَسْعُوْدَةَ وَسَعِيْدَةَ وَعَبْدُ الْحَنَّانِ وَعَبْدُ الْمَنَّانِ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ وَنِسَائِيْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ مَحْمُوْدَةَ بَتُوْلَ وَسَائِرِ تَلَامِيْذِيْ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُ بِذَالِكَ ۔

اس کتاب کا مؤلف عاجز مسکین اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے والا اس کی قوی رحمت کا امیدوار عبدالسلام بن یاد علی بستوی (ان دونوں کو اور آپ حضرات کو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کی چھوٹی بڑی تمام مصیبتوں سے بچائے) عرض گزار ہے کہ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ کو مدرسہ حاجی علی جان دہلی میں جمعہ کے روز چاشت کے وقت اس کتاب کے لکھنے سے فارغ ہوا۔ یہ کتاب ایسے جنگ کے زمانہ میں لکھی ہے جس کے آگ کے شعلے ہندوستان سے باہر بھڑک رہے ہیں اور اس کی چنگاری اور دہشت اس میں بھی پہنچ رہی ہے مخلوقِ خدا اسی وجہ سے اپنی جان و مال اور بیوی بچوں پر خوف زدہ و پریشان ہے۔ اس کتاب کو اس لیے لکھا ہے تاکہ ان دعاؤں کو پڑھ کر مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات حاصل کریں اور اپنے گناہوں سے معافی مانگ کر اپنے رب سے اپنے دشمنوں پر مدد طلب کریں۔ اللہ ہی کے اوپر اعتماد کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور بہت اچھا کارساز ہے۔ ان دعاؤں کو پڑھنے کی میں نے اجازت دی ہے، اپنی اولاد عبدالرشید، عبدالحلیم، عبدالحیٔ آمنہ، محمودہ، مسعودہ، وسعیدہ و عبدالحنان و عبدالمنان اور عبدالعزیز اور اپنی دونوں بیویوں ام سلمہ و ام محمودہ بتول کو اور تمام شاگردوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور جو اس کے اہل ہیں۔

عرضِ مؤلف

فَيَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ اَیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فَلْتَسَعْنِیْ رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا مَنْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنِّیْ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِكَ فَارْحَمْنِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا مَنْ قَالَ فِیْ كِتَابِهٖ قُلْ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ، اِنِّیْ مِنْ هٰؤُلَاۗءِ الْمُسْرِفِيْنَ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

وَاَوْلَادِیْ وَاَهْلِیْ وَاَقَارِبِیْ وَمَشَائِخِیْ وَاَحِبَّائِیْ وَلِمَنْ قَرَأَ وَكَتَبَ وَسَمِعَ هٰذَا الْكِتَابَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔

پس اے وہ ذات پاک جس کی رحمت تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے میں بھی ان چیزوں میں سے ایک چیز ہوں، اے ارحم الراحمین تیری رحمت مجھے بھی گھیر لے اور اے وہ ذات جس نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا ہے میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں، پس اے ارحم الراحمین تو میرے حال پر رحم فرما اور اے وہ ذات جس نے اپنی کتاب میں یہ فرمایا ہے کہ اے میرے نبیؐ آپ میرے اُن بندوں سے کہہ دیجیے جن لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ سب گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ پس میں بھی اُن نافرمانوں میں سے ہوں لہٰذا تو میرے سب گناہوں کو معاف فرما دے تو غفور الرّحیم ہے۔ الٰہی تو مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور میری اولاد اور میرے اہل بیت اور میرے خویش و اقارب اور اساتذہ کرام اور دوست و احباب کو اور اس کتاب کے پڑھنے والوں اور لکھنے والوں اور سُننے والوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے۔ اے میرے مولیٰ تو میرے تمام کاموں کے انجام کو اچھا کردے اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔ اے میرے رب تو میری اس دُعا کو قبول فرمالے کیونکہ تو ہی سُننے اور جاننے والا ہے اور سب کے آخر میں ہماری یہی دُعا ہے کہ ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور درود و سلام بھیجتے ہیں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے آل و اصحاب پر اور تمام نبیوں اور رسولوں پر اور اللہ کے تمام بندوں پر۔

○○○

اسلامی اکیڈمی

خالص دینی اسلامی نشریاتی ادارہ ہے جہاں سے
ہر قسم کے قرآن مجید عربی، انگریزی اور اردو زبانوں
میں قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کردہ دینی کتب
شائع کی جاتی ہیں دینی کتابوں کے مطالعہ سے اپنے
نور ایمانی کو اجاگر کریں خود بھی پڑھیں اور
اپنے احباب کو بھی دعوت دیں